Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوزِ غم

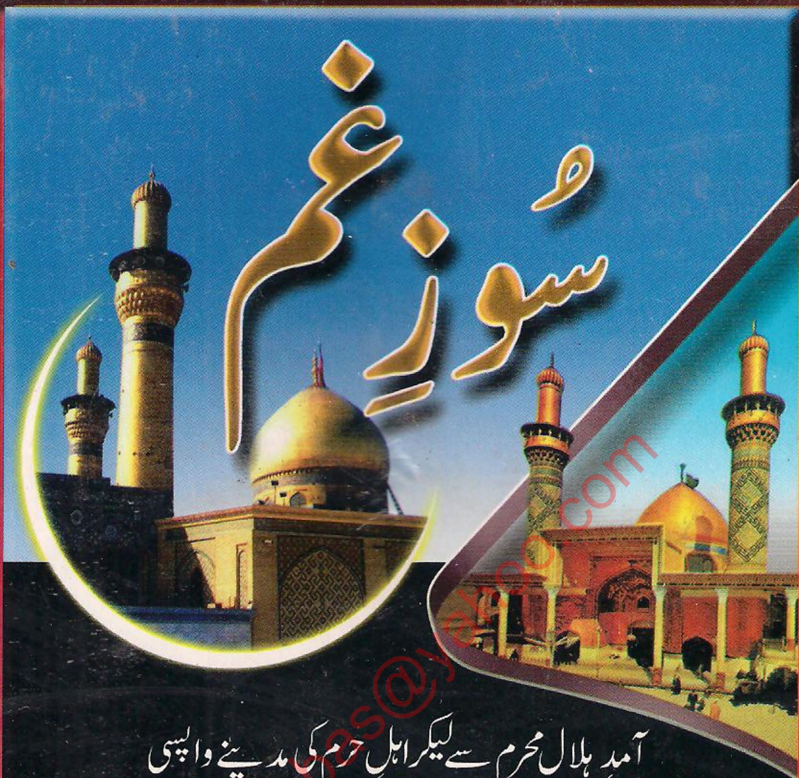

آمدِ ہلال محرم سے لیکر اہلِ حرم کی مدینے واپسی
تک نایاب مراثی اور رباعیات پر مشتمل

تاریخ وار مرثیوں کا مجموعہ

منتخبہ و مرتبہ
سید قیصر حسین قیصر مشہدی

MBA محفوظ
محفوظ بک ایجنسی
امام بارگاہ شاہ نجف مارٹن روڈ کراچی
Tel : 412 4286 - 491 7823 Fax : 431 2882
Email : anisco@cyber.net.pk

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوکِ نیزہ پہ تلاوت اسطرح سرور نے کی ❀ لوح سے ہو کے جدا محفوظ قرآں ہو گیا

سوزِ غم

آمدِ ہلالِ محرم سے لیکر اہلِ حرم کی مدینے واپسی تک مشاہیر شعرائے کرام کا نایاب مراثی اور رباعیات پر مشتمل فقید المثال مجموعہ

❀ منتخبہ و مرتبہ ❀

سید قیصر حسین قیصر مشہدی

محفوظ بک ایجنسی ❀ مارٹن روڈ کراچی

Tel: 424286, 4917823 Fax: 4312882

E-mail:anisco@cyber.net.pk

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انتباہ :-

زرِ کثیر و قیمتی وقت صرف کر کے یہ مراثی یکجا کیے گئے ہیں۔ ہم پیشہ حضرات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اخلاقی طور پر انہیں جزوی یا کلی شائع کرنے سے احتراز فرمائیں۔ بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ (ناشر)

نام کتاب ... ... سوزِ غم

مرتب ... ... سید قیصر حسین قیصر مشہدی

ناشر ... ... محفوظ بک ایجنسی۔ مارٹن روڈ کراچی

کاتب ... ... سید شبیہ الحسن نقوی

مطبع ... ... سندھ آفسٹ پریس

تاریخ اشاعت ... ... محرم الحرام ۱۴۲۱ھ، اپریل ۲۰۰۰ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِنتساب:-

شہدائے کربلا کے نفوسِ قدسیہ
کے نام کہ جنہوں نے کربلا کے
تپتے ریگزار میں اپنی جان و مال اور
اولاد کی لازوال قربانیاں دے کر
انسان کو "زندگی و بندگی" کا سلیقہ
سکھا دیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرستِ مراثی

نمبر شمار	مرثیے کا مصرعۂ اوّل	تعداد بند	مرثیے کی نوعیت	تخلص شاعر	صفحہ نمبر
	راہِ حق کے جاں نثار		خصوصی مقالہ		۷
	۵۳ منتخب رباعیات قطعات		سوز خواں حضرات کیلیے		۱۰
۱	حق کی تبلیغ کا پیغام ابوطالبؑ ہیں	۳۰	حالات حضرت ابوطالبؑ	حضرت نسیم امروہوی	۱۹
۲	رسولِ رب کے نگہبان ہیں ابوطالبؑ	۱۹	حالات حضرت ابوطالبؑ	〃 〃 〃	۲۷
۳	کان میں نالۂ زہراؑ کی صدا آتی ہے	۱۵	آمدِ ہلالِ محرّم	مرزا دبیر	۳۲
۴	کیوں مدینہ ہے پریشان خدا خیر کرے	۱۹	مدینے سے روانگی الحرم	فراست زیدپوری	۳۶
۵	تربت پہ مصطفےٰ کی گئے شاہِ کربلا	۲۳	〃 〃 〃	میر مونس	۴۱
۶	دشتِ غربت میں وطن سے شہِؑ دیں جاتے ہیں	۱۹	〃 〃 〃	میر انیس	۴۷
۷	پہنچا جو کربلا میں مدینہ کا ماہتاب	۲۳	امام کا کربلا میں ورود		۵۲
۸	دریا لہو کے حر کی شجاعت سے بہہ گئے	۱۵	شہادت جنابِ حُر	مرزا دبیر	۵۸
۹	ناصرانِ شہِ والا کی محبت دیکھی	۲۳	〃 〃 〃	حیدر رجارچوی	۶۲
۱۰	جب نونہالِ گلشنِ مسلمؑ قلم ہوئے	۲۳	شہادت حضرت عونؑ و محمدؑ	میر مونس	۶۸
۱۱	آتے ہیں کس شکوہ سے زینبؑ کے نونہال	۲۳	〃 〃 〃	میر مونس	۷۴
۱۲	دی رن کی رضا شاہؑ نے جب ابنِ حسنؑ کو	۲۳	شہادت حضرت قاسمؑ	میر انیس	۸۰
۱۳	جب بہرِ جنگ قاسمِ شیریں سخن چلے	۱۵	〃 〃 〃	میر انیس	۸۶
۱۴	جب فوجِ ستم میں گھرا دلبرِ حسنؑ	۱۹	〃 〃 〃	حیدر رجارچوی	۹۰
۱۵	میداں کو جب حسینؑ کا نورِ نظر چلا	۲۷	شہادت حضرت علی اکبرؑ	میر انیس	۹۵

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مرثیے کا مصرعۂ اوّل	تعداد بند	مرثیے کی نوعیت	تخلص شاعر	صفحہ نمبر
۱۶	گھوڑے سے جب حسینؑ کا یوسف لقا گرا	۱۵	شہادت حضرت علی اکبرؑ	میرزا دبیرؔ	۱۰۲
۱۷	کھائی جب چاڑ سی چھاتی پہ سناں اکبرؑ نے	۲۳	〃 〃 〃 〃	میر مونسؔ	۱۰۶
۱۸	نبیؐ کے لال سے آرام جاں بچھڑتا ہے	۱۵	〃 〃 〃 〃	حضرت نسیمؔ امروہوی	۱۱۲
۱۹	مجروحِ درح جبکہ اکبر یوسف لقا ہوئے	۱۸	〃 〃 〃 〃	—	۱۱۶
۲۰	جب گھر گیا اعداء میں علمدارِ حسینیؑ	۱۹	〃 حضرت عباسؑ علمدار	میر انیسؔ	۱۲۱
۲۱	جہاں میں آئے ہیں جسدن سے آدم و حوّا	۲۳	〃 حضرت علی اصغر	حیدر جارچوی	۱۲۶
۲۲	غروب رو نہ ہم جبکہ آفتاب ہوا	۲۳	درحال شبِ عاشور	مرزا دلگیرؔ	۱۳۲
۲۳	بیماری میں جب شہؑ سے جدا ہوگئی صغراؑ	۱۹	بیقراریٔ فاطمہ صغریٰؑ	میر انسؔ	۱۳۸
۲۴	ذبح کے وقت جو شہؑ کو خطِ صغراؑ آیا	۱۹	نامہ بر کا خطِ صغریٰؑ لانا	میر مونسؔ	۱۴۳
۲۵	حرم سے بادشہؑ کربلا کی رخصت ہے	۱۵	اہلحرم سے رخصتِ آخر	حضرت نسیمؔ امروہوی	۱۴۸
۲۶	جب خلد میں پہنچے رفقائے شہِؑ ذیجاہ	۱۵	〃 〃 〃 〃	میر نفیسؔ	۱۵۲
۲۷	جب صدرِ زیں سے دوشِ نبیؐ کا مکیں گرا	۱۵	شہادت حضرت امام حسینؑ	میر انیسؔ	۱۵۶
۲۸	گھوڑے سے خاک پر جو گرے شاہِ نیکخو	۱۵	〃 〃 〃 〃	میر مونسؔ	۱۶۰
۲۹	بزمِ ماتم میں سنبھل جائیں عزادارِ حسینؑ	۱۵	〃 〃 〃 〃	میر عشقؔ	۱۶۴
۳۰	زخمی جو رن میں فاطمہؑ کا گلبدن ہوا	۱۵	〃 〃 〃 〃	—	۱۶۸
۳۱	جب باغِ فاطمہؑ پہ خزاں کی ہوا چلی	۱۵	〃 〃 〃 〃	—	۱۷۲
۳۲	تاراج ہو چکے جو خیامِ شہؑ انام	۱۵	تاراجیٔ خیام و اسیریٔ اہلحرم	مرزا دبیرؔ	۱۷۶
۳۳	جب دولتِ اولادِ شہِؑ دیں نے لٹا دی	۱۹	〃 〃 〃 〃	مرزا دبیرؔ	۱۸۰
۳۴	جب بادشاہِ یثرب و بطحا ہوا شہید	۱۳	〃 〃 〃 〃	میر ضمیرؔ	۱۸۵
۳۵	جب شام میں حسینؑ کے اہلحرم گئے	۱۵	اہلحرم و دربارِ شام	میر عشقؔ	۱۸۹

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمبر شمار	مرثیے کا مصرعۂ اوّل	تعداد بند	مرثیے کی نوعیت	تخلص شاعر	صفحہ نمبر
۳۶	برباد اے خدا نہ کوئی بادشاہ ہو	۱۹	″ ″	میر ضمیر	۱۹۳
۳۷	جب شام غم انجام میں اہل حرم آئے	۱۹	″ ″	میر مونس	۱۹۸
۳۸	جب قیدیوں کو راہ میں ماہِ صفر ہوا	۱۵	اہل حرم و زندان شام	مرزا دبیر	۲۰۳
۳۹	جب بنی فاطمہؑ زندانِ بلا میں آئے	۱۹	زندان شام میں آمد بند	حضرت نسیم امروہوی	۲۰۷
۴۰	چہلم کو ملی قبر جو ہفتاد و دو تن کو	۱۵	اہل حرم کی مدینہ واپسی	میر مونس	۲۱۲
۴۱	چھٹے جو آلِ نبی قید سے ستمگر کی	۱۹	″ ″ ″ ″	حیدر رجارچوی	۲۱۶
۴۲	قیدِ ستم سے جب حرم مصطفےٰ چھٹے	۱۵	″ ″ ″ ″	″	۲۲۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خصوصی مقالہ:

راہِ حق کے جانثار

انسانی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ روزِ ازل سے دنیا میں باطل قوتیں حق پرستوں سے برسرِپیکار رہی ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں دو ہی طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک شمشیر کی طاقت اور دوسری تدبیر کی طاقت اور یہ وقت کا فیصلہ ہے کہ شمشیر کی طاقت خواہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔ اس کو تدبیر کے مقابلے میں ہمیشہ شکست ہوتی ہے۔

امام مظلوم اور ان کے جانثاروں نے کربلا کے تپتے ہوئے ریگزار میں اپنی عظیم قربانیوں کے ذریعہ ظالم اور طاغوتی طاقتوں کے چہرے سے نقاب اُلٹ کر ہمیشہ کے لئے مظلومیت اور حق کے پرچم کو سربلند کر دیا۔ کربلا کے قافلے میں تمام شہداء کے ایمان و کردار کا کمال تھا کہ وہ اس عمل اور اپنی شہادت کے الیقان کے ساتھ ساتھ شہادت گاہ کی طرف گامزن ہوئے کہ حق کی پاسداری اور ایمان کی پختگی کی مثال قائم کر دی۔

تاریخ شاہد ہے کہ سرخروئی۔ قربانی اور روحانی تڑپ وجودِ حسینؑ کا خاصہ تھی۔ آپ کی شہادت دین کی حقانیت اور انسانی عظمت کی لازوال مثال ہے۔ جس نے اس امر کا بیّن ثبوت فراہم کر دیا کہ حق نے باطل کے آگے کبھی سر نہیں جھکایا۔ واقعۂ کربلا ایک ایسی سچائی ہے جسے رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ یہ وہ غم انگیز اور دلخراش داستان ہے جس نے مسلمانوں میں حق و باطل میں تمیز کرنے اور اصولی فتح حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کر دیا۔

کربلا کے میدان میں ہونے والی جنگ تخت و تاج اور حکومت کے حصول کے لیے نہیں تھی بلکہ یہ حق و باطل کی جنگ تھی، تحفظ ناموسِ مصطفٰےؐ اور اعلائے کلمۃ الحق کے لئے امام مظلومؑ نے لازوال

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قربانیاں پیش کیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود اس حقیقت کو یاد رکھا جا رہا ہے، واقعۂ کربلا حکمت کا ایک دفتر اور معارف کا ایک سمندر ہے جو نینوا کے ہر ذرّے سے موجزن ہے۔ اگر ایک طرف جگر خراش داستان ہے تو دوسری طرف فداکاری کا ایک ایسا جذبہ کارفرما نظر آتا ہے کہ جس میں کمزور دلوں کے لئے ہمّت پنہاں ہے، آپ کی قربانی کردار سازی اور انسانیت نواز اسباق کا مجموعہ ہے۔ آپ نے ایک ایسا نصاب تشکیل دے دیا کہ جس میں یہ سبق دیا گیا کہ سر کٹانا تو منظور ہے۔ سر جھکانا منظور نہیں۔

اگر امام مظلوم اپنے اور جانثاروں کے خون سے حدِّ فاصل قائم نہ کرتے تو یہ جاننا مشکل ہو جاتا کہ اسلام کا اصل نمونہ کیا ہے۔ آپ کی قربانی سے دینِ اسلام ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو گیا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ دینِ اسلام کا وجود ذات ختمی مرتبت ہے اور دین کی بقاء امام مظلوم کی ذات ہے۔ اسلام کی بقا اور شریعت کی بالادستی کے لئے دی جانے والی قربانی نے اسلام کو حیاتِ نو بخشی اور اسے زندۂ جاوید کر دیا۔

امام مظلوم کی بے مثال قربانی نے ان کی ذات کو حق کا عنوان اور ان کے کردار کو صداقت کی پہچان بنا دیا۔ اور یہ اس شہادت کبریٰ کا فیض تھا کہ ملوکیت کے اصولوں اور اسلامی اقدار کے درمیان ہمیشہ کے لیے "خونِ ناحق" سے ایک ابدی لکیر کھینچ کر اسلامی قدروں کو دائمی حیات عطا کر دی اور اُمّتِ محمدیؐ کو "زندگی و بندگی" کا شعور بخش دیا۔

انسانی تعلیمات میں صبر، ایثار، ضبطِ نفس، ایفائے عہد اور وفاداری کے اصولوں کو بہت اہمیت دی گئی ہے یہ اصول انسانیت کی زینت اور عظمتِ بشر کے آئینہ دار ہیں۔ اُن ہی اصولوں کو اجاگر کرنے کے لئے امام مظلوم نے نہ صرف بیش بہا قربانیاں دیں بلکہ فلسفۂ جہاد کو زندہ رکھا آپ کی شہادت نے بنی نوعِ انسان کے ذہنوں میں ایک نئی سوچ پیدا کر دی۔ ان کا برسرِ میدان آنا اسلام کی بالادستی اور سربلندی کے لئے تھا۔ ان کا جہاد طاقت کے مقابلے میں حق کی فوقیت کے لیے تھا۔

امام مظلوم اور ان کے ساتھیوں نے دنیا کو محبّت، قربانی، رواداری اور صدق و اخلاص

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کا جو درس دیا اس کی ابدی صداقت کی دل آویزی رہتی دنیا تک ملّتِ مسلمہ کو سرفراز کرتی رہے گی۔ ان شہداء نے تلوار کی طاقت کو اپنے خون کی شرافت سے شکستِ فاش دے کر یزیدی طاقتوں کو ہمیشہ کے لیے سرنگوں کر دیا۔ امام مظلوم نے اپنی شخصیت و مرتبت نسبت و قرابت اور ایمانی غیرت و حمیّت کے مطابق نہایت راست اقدام کرتے ہوئے اسلام کو دائمی تابندگی اور اس کو سربلند رکھنے کے لیے لازوال قربانیاں دیں۔ ان کا مقصد احیائے دینِ اسلام اور تحفّظ قرآن تھا۔ آپ نے ظلم کے خلاف جہاد کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ دشتِ کربلا میں نواسۂ رسولؐ اور آپ کے جانثاروں نے درجۂ شہادت پر فائز ہوتے ہوئے بارگاہِ اُلوہیت میں سر جھکا کر پرچمِ اسلام کو سربلند کر دیا۔ حق کے جانثاروں کے سر تن سے جدا ہو گئے مگر وہ سرفراز ہو کر حیاتِ سرمدی پا گئے۔

واقعۂ کربلا نے تاریخ میں شکست و فتح کے معیار بدل دیئے کہ بظاہر فاتح نظر آنے والے بدترین شکست کے سزاوار ٹھہرے اور جان سے گزر جانے والے انسانی تاریخ کے وہ زرّیں باب کہلائے کہ جس پر انسانیت ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کربلا کے میدان میں حسینؑ اور ان کے ساتھیوں نے انسانی کردار و عمل کی وہ حدیں متعیّن کی ہیں جو دین کی تاریخ میں عدیم المثال ہیں۔ صبر کی تلقین، عزّتِ نفس کا سبق رضائے الٰہی کا حصول، ایفائے عہد کا پاس، مقصد کی عظمت کا لحاظ کربلا کی تاریخ سے ہمیں راہِ حق کے علمبرداروں کی بدولت نہ جانے کتنے رازِ حیات ملتے ہیں۔ اس دلخراش و دلگداز سانحے نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ جیت ہمیشہ حق و صداقت کی ہوتی ہے۔ امام مظلوم اپنے مشن میں ایسے کامیاب ہوئے کہ ایسی کامیابی کائنات میں کسی اور فرد کو نصیب نہ ہو سکی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سوزخواں حضرات کے لئے

چند فقید المثال منتخب رباعیات و قطعات

(۱)

پیمبرؐ کے فدائی، حق کے دلدادہ ابوطالبؑ
ہیں مولودِ حرم کے قبلہ و کعبہ ابوطالبؑ
محمدؐ تک پہنچنا ہو تو پہلے ان کے پاس آؤ
محمدؐ کے مکاں کا پہلا دروازہ ابوطالبؑ

(۲)

نگاہیں معرفتِ حق کی ضو سے جلتی ہیں
کہ جیسے بتیاں بجلی کی لو سے جلتی ہیں
خدا کا نور محمدؐ سے تا محمدؐ ہے
یہ چودہ شمعیں ہیں جو ایک لو سے جلتی ہیں

(۳)

بکھرے انمول یہ موتی ہیں، پرونا سیکھو
آؤ کوزے میں سمندر کو سمونا سیکھو
گر یہ چاہتے ہو تمہیں دولتِ کونین ملے
آؤ، بیٹھو، غمِ شبیرؑ میں رونا سیکھو

(۴)

جب بھی اشکوں کو غمِ شہؑ کا سہارا مل گیا
فاطمہؑ زہرا کے دامن کا کنارا مل گیا
سیلِ گریہ دمبدم اس شان سے بڑھتا رہا
حوضِ کوثر سے مرے اشکوں کا دھارا مل گیا

(۵)

روشنی کچھ بھی نہ تھی شمعِ ولا سے پہلے
ظلمتیں عام تھیں اربابِ وفا سے پہلے
پردے اٹھ جائیں گے خود تابِ نظر پیدا کر
آنکھ کو غسل تو دے اشکِ عزا سے پہلے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶)

دل کی دنیا میں بھی اک کعبہ بنانا چاہیے
عہدِ مولودِ حرم اس میں منانا چاہیے
پہلے کر لو حاجیو اجرِ رسالت تو ادا
سنتے ہیں مقروض کو حج پہ نہ جانا چاہیے

(۷)

مشکل سے بچا ہو کوئی دنیا کے ہدف سے
اک بات بھی کہتا نہیں میں اپنی طرف سے
کتنی یہ عجب فکر تماشائے جہاں ہے
گوہر سے حسد اور محبت ہے صدف سے

(۸)

مرے سر تیری الفت کا ابھی الزام باقی ہے
حسینؑ آغاز کا مرے حسینؑ انجام باقی ہے
یہ جنت تو صلہ ہے مرے کچھ اعمال کا مولا
مرے ان آنسوؤں کا تو ابھی انعام باقی ہے

(۹)

ایسا میخانہ نظر اب نہیں آتا ساقی!
نشہ تیرہ سو برس کا نہیں جاتا ساقی
کربلا والوں کی تقدیر میں خالص تھی شراب
پانی ملتا ہی کہاں تھا جو ملاتا ساقی

(۱۰)

ہم جہاں مجلسِ شاہِ شہداء پاتے ہیں
رونے رلوانے کو اس سمت چلے جاتے ہیں
بخدا اپنے لیے کیا یہی کم ہے نعمت
ذاکرِ سبطِ نبیؐ خلق میں کہلاتے ہیں

(۱۱)

اگر ہے شوق دل میں تو حاصل یہ سعادت کر
خدا کا نام لے اور دل سے اقرارِ رسالت کر
طوافِ کعبہ کے شائق ذرا یہ سوچ لے دل سے
یہ سب بیکار ہے پہلے ادا اجرِ رسالت کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(١٢)

عادل ہے خدا اور عدالت زہراؑ
شافی نبیؐ ہیں، اور شفاعت زہراؑ
قرآں کا ہر لفظ یہ بتلاتا ہے
مخلوقِ تقدّس کی ہیں عظمت زہراؑ

(١٣)

کسی کا چھین کے گلشن بڑا کمال کیا!
یہ اہلِ عدل ہیں یہ کیوں کسی کا حق جائیں
مگر بہار یہ کہتی ہے آج بھی اُن سے
جو باغِ خلد کو چھینو تو ہم تمہیں جانیں

(١٤)

تطہیر انّما کا ہیں عنواں لیے ہوئے
عصمت کی روح، نعمتِ یزداں لیے ہوئے
بر آئی ہے جنابِ خدیجہؑ کی آرزو!
ہیں گود میں خلاصۂ قرآں لیے ہوئے

(١٥)

جنابِ فاطمہؑ زہرا کا مرتبہ کوئی کیا سمجھے!
کہ جس کے دم سے دینِ حق نے روحِ زندگی پائی
مسیحا کچھ زمانے کیلئے پایا تھا مریم نے!
ہے قائم ان کے قائم سے قیامت تک مسیحائی

(١٦)

بیاں ہو کیا شرف بنتِ پیمبرؐ کی کنیزی کا
ہوئیں مامور حوّا اور مریم انکی خدمت پر
جھکائی انبیاء کی بیویوں نے جب یہاں گردن
تو گویا فخر فرمائی ہے فضّہ کی فضیلت پر

(١٧)

ہوئی ہے ابتدا احمدؐ سے اور زہراؑ و حیدرؑ سے
ملی ہے انتہا اسلام کو، شبیرؑ و شبّرؑ سے
یہ صدقہ ہے جنابِ فاطمہؑ کے آستانے کا
زمانے بھر میں پھیلا دینِ خالق آپ کے گھر سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۸)

عجب کمال کا حامل ہے فاطمہؑ کا پسر
نبیؐ کا خلق، حسن ہے، علیؑ کی فکر و نظر
نبیؐ کی صلح کے مقصد کو زندگی دینے
خدا کے فضل سے دنیا میں آ گئے شبرؑ

(۱۹)

زیرِ نگیں آئمہ کے کون و مکاں ہیں
وہ اپنے ہیں تو اپنے ہی دونوں جہاں ہیں
چودہ ۱۴ طبق میں ارض و سما کی ہیں وسعتیں
بھٹکیں گے کس طرح کہ یہ چودہ ۱۴ نشاں ہیں

(۲۰)

زینبؑ جنت کی صداقت کا نام ہے
زینبؑ امانتوں کی حفاظت کا نام ہے
ثقلین جس نے صبر کو معراج بخش دی
زینبؑ مصیبتوں میں عبادت کا نام ہے

ثقلین بخاری

(۲۱)

تقدیر بھی، تدبیر بھی، تنویر نہ ہوتی
احمدؐ کے جگر بند کی تصویر نہ ہوتی
دنیا میں خدا کا بھی کوئی نام نہ لیتا
کربل میں اگر زینبؑ دلگیر نہ ہوتی

(۲۲)

بہ تقاضائے محل کیا نہ کچھ بنی زینبؑ
کبھی تھی فاطمہؑ زہراؑ کبھی نبیؐ زینبؑ
کبھی تھا خلق حسنؑ اور کبھی تھا صبر حسینؑ
کبھی جلال کے عالم میں تھی علیؑ زینبؑ

(۲۳)

جس قدر اسلام پر احسان ہے شبیرؑ کا
اس میں حصہ ہے برابر زینبؑ دلگیر کا
تربیت کا ماں کی دونوں میں برابر ہے اثر
کربلا ہے کارنامہ فاطمہؑ کے شبیر کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۴)

دینِ نبوی کو جس نے شہرت دے دی
بدلے میں خدا نے اسکو عظمت دے دی
اسلام پہ دولت کی خدیجہؑ نے جو خرچ
اللہ نے فاطمہؑ سی دولت دے دی
(استاد قمر جلالوی)

(۲۵)

ہر سو خبر ولادتِ زینبؑ کی ہو گئی
ظلمت کا پھر پتہ نہ لگا ایسی کھو گئی
کیونکر نہ جگمگانے لگے فاطمہؑ کا گھر
اب دو چراغ ہو گئے، اک شمع ہو گئی
(استاد قمر جلالوی)

(۲۶)

معزز تھا مقدس تھا مگر پہلے نہ تھا قبلہ
علیؑ پیدا ہوئے کعبہ میں پھر کعبہ بنا قبلہ
یہ تاریخی حقیقت ہے جو بدلی ہے نہ بدلے گی
علیؑ کا جو بھی دشمن ہے بنالے دوسرا قبلہ

(۲۷)

بہ شکل سایۂ محبوبِ دو جہاں پہنچے
جہاں بھی پہنچے بہ اندازِ دوستاں پہنچے
گواہ ذاتِ رسالت ہے اس حقیقت کی
جہاں کوئی نہیں پہنچا وہاں علیؑ پہنچے

(۲۸)

یہ کون کہتا ہے، حیدرؑ کو تم خدا سمجھو
سوال یہ ہے کہ حیدرؑ کا مرتبہ سمجھو
بس اتنا کہتے ہیں مسلک یہی ہے مومن کا
کہ علیؑ کو ذاتِ محمدؐ سے مت جدا سمجھو

(۲۹)

صراطِ حق و صداقت کے رہنما ہیں علیؑ
ازل سے تا بہ ابد حجتِ خدا ہیں علیؑ
جو دشمنوں کے لیے بھی ہیں زندگی کی نوید
شعورِ زیست سے اس درجہ آشنا ہیں علیؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۰)

بتوں نے کعبہ سے کب اپنے رُخ کو پھیرا ہے
پھر اس پہ کفر کی تاریکیوں نے گھیرا ہے
علیؑ حرم میں نہ آئیں تو پھر کہاں آئیں
وہیں چراغ جلے گا جہاں اندھیرا ہے

(استاد قمر جلالوی)

(۲۱)

تصوّر یار تھا جن کا وہی اب یاد آتے ہیں
نظر اس انقلاب دہر پر ہم مسکراتے ہیں
جو کہنا یا رسولؐ اللہ بھی بدعت سمجھتے تھے
وہی اب یا علیؑ کا ہر قدم نعرہ لگاتے ہیں

(نظر جعفری)

(۲۲)

گردوں سے اور نہ عرش کی رفعت سے پوچھیے
حیدرؑ کا اوج دوشِ رسالت سے پوچھیے
ان کے قدم کے بوسے کی لذت کے کیف کو
کعبے میں جا کے مُہرِ نبوت سے پوچھیے!

(۲۳)

نظامِ گلشنِ عالم کہیں بدلتا ہے
پتہ یہیں سے بہارِ چمن کا چلتا ہے
پسرِ خدا نے دیا ہے علیؑ کو سبز قبا
شجر میں پہلے پہل سبز پھل نکلتا ہے

(استاد قمر جلالوی)

(۲۴)

زہراؑ کی گود میں جو یہ گلِ پیرہن بڑھے
نگراں تھے مصطفیٰؐ و علیؑ، علم و فن بڑھے
رفتار میں، کلام میں، سیرت میں، شکل میں
اتنا ہی حسن بڑھ گیا جتنے حسنؑ بڑھے

(استاد قمر جلالوی)

(۲۵)

شبیرؑ خدا کی طرح فضائل ہیں آپ کے
چاہیں تو آسمان و زمیں رکھ دیں ناپ کے
بعد علیؑ، حسینؑ ہیں دوشِ رسولؐ پر
بیٹا وہی قدم بہ قدم ہو جو باپ کے

(استاد قمر جلالوی)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳٦)

اس طرح فرزندِ زہراؑ دیں پہ قربان ہو گیا
جینا مشکل ہو گیا اور مرنا آسان ہو گیا
نوکِ نیزہ پر تلاوت اسطرح سرورؑ نے کی
لوح سے ہو کر جدا محفوظ قرآں ہو گیا

(۳۷)

علیؑ کے لاڈلے حیراں ہوں کیا کر دیا تو نے
یہ کیسا حشر قبل از حشر برپا کر دیا تو نے
بجھا کر کربلا میں اپنے خیمے کے چراغوں کو
ابوسفیان کے گھر میں اندھیرا کر دیا تو نے

(۳۸)

حیدرؑ کا ہوں غلام یہ میرا نصیب ہے
میرے خدا سے میری دعا بھی مجیب ہے
ٹوٹے نہ دل مرا، میرے مولا رہے خیال
یہ دل نہیں ہے قبرِ حسینؑ غریب ہے

(۳۹)

غرور ٹوٹ گیا، کوئی مرتبہ نہ ملا
جفا کے بعد بھی کچھ حاصلِ جفا نہ ملا
سرِ حسینؑ ملا تو یزیدلعین کو، لیکن
شکست یہ ہے، وہ سر جھکا ہوا نہ ملا

(۴۰)

ابھار لے ڈوبتا سورج جو اک اشارے سے
اُسے لغت میں شہؑ مشرقین کہتے ہیں
لگا دے ڈوبتا اسلام جو کنارے سے
اُسے نبیؐ کی زباں میں حسینؑ کہتے ہیں

(۴۱)

کسی کے زانوئے اقدس پہ گر ہو وقتِ غروب
نبیؐ کا سر تو شہؑ مشرقین بنتا ہے
امامت اور رسالت کو شیر زہراؐ ملیں
اگر ملا کے چلا دیں، حسینؑ بنتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴۲)

اللہ وہ بھی وقت زمانے میں لائے گا
ڈھونڈے سے بھی نشان نہ باطل کا پائے گا
خاموش اس طرح جو رہے گی کتابِ حق
دنیا میں بولتا ہوا قرآن آئے گا
(استاد قمر جلالوی)

(۴۳)

حسن کمال دیکھو مولودِ مہ جبیں کا
چمکا دیا ستارا کعبے کی سرزمیں کا
حیرت میں ہر نجومی کیوں کر نہ اے قمر ہو
تاریخ تیرہویں ہے اور چاند چودھویں کا
(استاد قمر جلالوی)

(۴۴)

امام آخری بن کر محمدؐ کا پیام آیا
جہاں میں چودھویں شعبان کا ماہِ تمام آیا
ہدایت کے لیے بندوں کی دنیا میں رسولؐ آئے
رسولوں کی ہدایت کے لیے میرا امام آیا

(۴۵)

تیری درگاہ سے کیا عزت و توقیر ملی
نقد ایمان ملا، دین کی جاگیر ملی
کون سی شے نہ ملی تیرے کرم سے مولا
نازاں اس پر ہے کہ مداحِ شبیرؑ ملی

(۴۶)

کامرانی پہ مری کس لیے شک ہوتا ہے
ہر طرف ذکر مرا زیرِ فلک ہوتا ہے
اس کا مداح ہوں اہلِ زمانہ سن لو
جسکی ڈیوڑھی کا بھکاری بھی ملک ہوتا ہے

(۴۷)

حسین دنیا میں جسے راحتِ عقبیٰ مل جائے
شدتِ عشق ملے غم کا سلیقہ مل جائے
کاسۂ دل لیے حاضر ہیں درِ دولت پر
فاطمہؑ آپ کی اولاد کا صدقہ مل جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۸

بلندی سے زمیں پر گرنے والا گرتا ہے جبکہ
زمیں پر ٹیک کر ہاتھوں کو وہ اپنے سنبھلتا ہے
تصور شرط ہے عباسؑ کے گھوڑے سے گرنے کا
کٹے ہیں ہاتھ، ہر موئے بدن سے خوں ٹپکتا ہے

۴۹

اعتبارِ زینبؑ و سبطِ نبیؐ عباسؑ ہیں
کیوں نہ ہو آخر تو فرزندِ علیؑ عباسؑ ہیں
فاطمہؑ نے فخر سے فرزند فرمایا انہیں
اللہ اللہ کیسے قسمت کے دھنی عباسؑ ہیں

۵۰

کس کو کہتے ہیں وفا سمجھا دیا عباسؑ نے
مرنے جینے کا سبق سکھلا دیا عباسؑ نے
واہ رے شانِ شجاعت واہ ری دریا دلی
فتح کر کے نہر کو ٹھکرا دیا عباسؑ نے

۵۱

آیا لبِ فرات وفاؤں کا جب امام
موجوں نے سر کو پاؤں پہ رکھا بہ احترام
عباسؑ نامور نے بھی ایک ایک بوند پر
لکھا ہے اپنے خونِ جگر سے وفا کا نام

۵۲

اپنی خلقت سے جو پہلے تھے تمنائے علیؑ
خالقِ ارض و سما کی وہ عطا عباسؑ ہے
اپنی جانب جس نے گھر بھر کی توجہ موڑ دی
عہدِ طفلی ہی سے وہ بخت رسا عباسؑ ہے

۵۳

نظر کی راہ سے دل میں سما گئے عباسؑ
تمام عالمِ امکاں پہ چھا گئے عباسؑ
وفا بھی ان کی وفا پر ہے آج تک نازاں
کہ چار چاند وفا کو لگا گئے عباسؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱)

در حالات حضرت ابو طالبؑ و شہادت حضرت عباسؑ

(۱)

حق کی تبلیغ کا پیغام ابو طالبؑ ہیں | سر بسر جرأتِ اقدام ابو طالبؑ ہیں
بانیِ دعوتِ اسلام ابو طالبؑ ہیں | سب مسلمان ہیں، اسلام ابو طالبؑ ہیں

طورِ سینا سے نہ وہ کعبے کے دَر سے نکلا
پَل کے دینِ نبوی ان کے ہی گھر سے نکلا

(۲)

مرسلِ حق کا بغیر ان کے نہ کچھ کام چلا | دین سائے میں انہی کے سحر و شام چلا
یہ اُٹھے بہرِ حمایت تو پھر اسلام چلا | ان سے بیٹا جو ملا نسل چلی، نام چلا

جاہلیت میں عَلَم علم کا لے کر نکلے
قبلِ بعثت یہ صداقت کے پیمبر نکلے

(۳)

جو محمدؐ کی، وہی ان کی بھی عالی نسبی | وہی اسلاف کے اوصاف وہی خوش لقبی
خود بھی مسلم ہیں، اب و جد بھی تھے ہاشمی و اُبی | ان کے گھر میں ہوئے مبعوث رسولِ عربیؐ

عینِ معبود بھی اک نورِ نظر ان کا ہے
جو نصیری کا خدا ہے وہ پسر ان کا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

ان کی امداد سے ہموار ہوئی راہِ نجات   پھر بھی دنیا نے کہی ان کے لئے کفر کی بات
دوستو نرغۂ کفّارِ عرب میں دن رات   ان کے ایمان کا ثبوت احمدؐ مرسل کی حیاتؐ

سب دلیلوں پہ دلیل ایک مگر غالب ہے
کُلِّ ایمان تو اک جزوِ ابو طالبؑ ہے

(۵)

ہم کو تاریخ میں کوئی یہ دکھلائے تو کہیں   کب جھکی اور کہاں بُت کی طرف ان کی جبیں
گود میں ان کے پلے اور بڑھے بانیِ دیں   گھٹنوں ان کی ہی منزل میں چلا دینِ مبیں

خانۂ صدق و امانت کے یہ سرکردہ ہیں
اک رسولؐ، ایک امامؑ آپ کے پروردہ ہیں

(۶)

بولے اک دن یہ علیؑ سے کہ "کسی کو نہ کھلو   اپنے بھائیؐ کی روش پر جو مری جان چلو"
"زندگی بھر نہ کبھی پھر کفِ افسوس ملو"   "بات اتنی سی ہے سانچے میں محمدؐ کے ڈھلو"

"مل گیا ابنِ عم السبا تمہیں خوش بختی سے"
"دین و دنیا میں بچائے گا جو ہر سختی سے"

(۷)

سختیاں دین کی، دنیا کی، بہ حدِّ تعبیر   لفظ ہیں چند مگر ان کی بڑی ہے تفسیر
زندگی، موت، لحد، اس کی صعوبات کثیر   حشر و میزان و حساب و ارمِ دنارِ سعیر

کون ان سب کا سبق غیرِ نبیؐ سے لے گا
کیا یہ تعلیم پیمبرؐ کو کوئی کافر دے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٨

جبکہ کفّار میں مبعوث ہوئے ختمِ رسل — گھر کے کانٹوں میں کھلا باغِ براہیم کا گل
ذرّے ذرّے کو یہ بھی فکر کہ یہ شمع ہو گل — در و دیوار مخالف تو معاند جزو کل
جو یہاں اِن کا محافظ تھا وہ ذبیح اللہ تھا کون
یعنی اس فرض پہ مامورِ من اللہ تھا کون!

٩

اور اس فرض پہ مامور نہ تھا کوئی اگر — سنّتہ اللہ ہو تبدیل یہ مانیں کیونکر
ہو وہ موسیٰ کی حفاظت کہ حمایت پیمبر — فرض مخصوص تھی اک مرد اور اک عورت پہ
بس یونہی چاہیئے اب ختمِ رسالت کیلئے
زن حمایت کے لیئے مرد حفاظت کے لیئے

١٠

جس مورخ سے بھی پوچھا یہ کیا اس نے کلام — دیکھنے بھر کے تھے اُس دور میں احباب تمام
وہ، جنھیں صرف حمایت سے حفاظت سے تھا کام — ایک خاتون تھیں، اک مرد اور اللہ کا نام
مرحلے جتنے بھی پیش آئے یہی غالب تھے
مادرِ فاطمہؑ تھیں اور ابو طالبؑ تھے

١١

مادرِ فاطمہؑ جب عقدِ نبیؐ میں آئیں — شاملِ ذات ہوئیں حسبِ اصول و آئیں
تربیتیں سب یہ حمایت کی جزا میں پائیں — تن بے سایہ تھے حضرتؐ تو یہ تھیں پرچھائیں
مدعا ایک تھا دو قلب تھے دو قالب تھے
اور محافظ بہمہ حال ابو طالبؑ تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

اِن کے دادا تھے خلیل اُن کی ہیں یہ ذرّیت منصبِ جاعلکَ آپ کی ہے ملکیت
ہے علیؑ سا جو پسر، ثمرۂ صدقِ نبت مرتے دم سونپ گئے اُس کو یہ ماموریت
اب محافظ خلفِ الصدقِ ابوطالبؑ ہے
اور اسی وجہ سے وہ غالبِ ہر غالب ہے

۱۳

رات دن راحتِ تن کھو کے نگہبانی کی نیند بھی آئی تو منہ دھو کے نگہبانی کی !!
بعد طفلی کے جواں ہو کے نگہبانی کی شبِ ہجرت جو ہوئی سو کے نگہبانی کی
وقف تھے آپ رسالت کی حفاظت کے لئے
فاطمہؑ جائے خدیجہؑ تھیں حمایت کے لئے

۱۴

وہ دمِ معرکہ بابا سے محمدؐ کا سوال مسکرا کر وہ جگر بند سے حیدرؑ کا مقال
شانِ سبطین سنو مجھ سے مرے ماہ کمال میرے فرزند ہو تم اور پیمبرؐ کے ہیں لال
کل تھا یہ فخر کہ احمدؐ کا محافظ ہوں میں
آج ابنائے محمدؐ کا محافظ ہوں میں

۱۵

حفظِ سبطین محمدؐ جو فریضہ تھا اہم اہتمام اس کا علیؑ کر کے گئے مرتے دم
چھوٹے بیٹے کو بلا کر یہ کہا دے کے علم اب تمھیں سونپتے ہیں اپنے بڑے فرض کو ہم
پسرانِ شہِ لولاک کے حافظ تم ہو
ہے حمایت کو جو زینبؑ تو محافظ تم ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

جس طرح شاہِ رسل کے لئے ہم بن گئے ڈھال | تم امامت کی سپر ہو یونہی اے ماہِ کمال
خاص کر نہر کے ساحل پہ ہو جب جنگ و جدال | جانشیں باپ کا اپنے کو سمجھنا مرے لال

~~تم کو ہم سونپتے ہیں کام ابوطالبؑ کا~~
کربلا یاد رکھے نام ابو طالبؑ کا!!

۱۷

باپ کی تھی جو تمنّا وہی بیٹے نے کیا | جیتے جی غم کوئی شبیرؑ کو ہونے نہ دیا
جنگ میں ضبط کا تھا حکم تو غصّے کو پیا | شہ نے جو اسلحہ لے جانے سے روکا، نہ لیا

تشنگی بھول گئے، نہر کی نباری میں
جنگ کی نفس سے تکمیل وفاداری میں

۱۸

کس قدر شہ کی انھیں جان بچانے کا ہے پاس | مشک اک اُن کی امانت جو ہے جرّار کے پاس
اس امانت کی حفاظت میں جنابِ عباسؑ | خون میں ہوتے چلے جاتے ہیں تر بے وسواس

گرز بھی، تیر بھی، شمشیر بھی کھا لیتے ہیں
مشک کو سینۂ زخمی سے چھپا لیتے ہیں

۱۹

لاکھ روباہوں نے روکا یہ غضنفر نہ رکا | گر گئے سینے میں نیزے پہ دلاور نہ رکا
فوج کے مکر و دغا سے بھی یہ صفدر نہ رکا | کٹ گئے ہاتھ مگر بازوئے سرورؑ نہ رکا

گر گیا گو کہ علم پھر بھی نہ زنہار گرے
چھن گئی مشک تو رن ہی پہ علمدارؑ گرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۰

گرتے گرتے یہ کہا، شاہِ ہدا اُدرِکنی
دلبرِ بنتِ رسولِ دوسرا اُدرِکنی!
راحتِ قلبِ شہِ عقدہ کشا اُدرِکنی
پسرِ حضرتِ محبوبِ خدا اُدرِکنی
مرتے دم حسرتِ دیدار ہے آقا آؤ
وقت یٰسین کا ہے، دلبرِ طاہا آؤ

۲۱

یہ صدا سنتے ہی مولا نے جگر کو تھاما
ضعفِ پیری نے شہِ جن و بشر کو تھاما
پاؤں تھرآئے تو اکبرؑ نے پدر کو تھاما
درد نے اُٹھ کے مسافر کی کمر کو تھاما
یوں قضا باغِ تمنا کی فضا لوٹ گئی
دم بدم رو کے کہا، ہائے کمر ٹوٹ گئی

۲۲

گرتے پڑتے جو لبِ نہر گئے شاہِ اممؑ
دیکھ کر بھائی کو مجروح کہا ہائے ستم
گرز سے سر ہے فگار اور ہے چہرہ پہ ورم
مشک سینے پہ ہے پہلو میں محمدؐ کا علم
شان یہ دیکھنے والوں کو گماں ہوتا ہے
گھاٹ روکے ہوئے بے خوف اسد سوتا ہے

۲۳

جھک کے آہستہ پکارے یہ شہؑ کون و مکاں
ابھی زندہ ہو کہ جنت میں گئے بھائی جاں
بولے گھبرا کے یہ عباسؑ کہ مولائے زماں
السلام اے جگر و جانِ رسولِؐ دوجہاں
نہر پر آنے کی تکلیف جو فرمائی ہے
آپ کے ساتھ سکینہؑ تو نہیں آئی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۴

روکے فرمایا کہ بھیا تری غیرت کے نثار   میرے جانباز برادر تری جرأت کے نثار
میری نادان کے سقّے تری ہمت کے نثار   اے مرے چاہنے والے تری چاہت کے نثار
پسرِ بادشہِ بدر و حنین آیا ہے!
اُٹھو بھائی تمھیں لینے کو حسینؑ آیا ہے

۲۵

کہہ کے یہ بیٹھ گئے خاک پہ شاہِ شہدا   سرِ علمدارِ دلِ افگار کا زانو پہ رکھا
اب جو اس شیر کی آنکھوں پہ نظر کی تو کھلا   کوئی صدمہ ہے کہ روتے ہیں کہا بھائی یہ کیا
اپنے بچوں کے لیے محوِ قلق ہوتے ہو
بھائی عباسؑ کہو تو سہی کیوں روتے ہو

۲۶

عرض کی اور ہی کچھ فکر ہے اے ابرِ کرم   اپنے بچوں کا نہ کچھ دھیان نہ صدمہ نہ الم
بس اگر ہے تو فقط شہؑ کی حفاظت کا ہے غم   عصر کی یاد میں بیتاب ہوں یا شاہِ امم
مرتے دم بھی تو وہ صدمہ مجھے تڑپاتا ہے
کس طرح عرض کروں منہ کو جگر آتا ہے

۲۷

وہ بزرگوں کا دمِ نزع، وہ دنیا سے سفر   وہ نبیؐ اور وہ آغوشِ یداللہ وہ سر
وہ سرِ شیرِ خدا اور سرہانے شبرؑ   اور پھر فرقِ حسنؑ آپ کے وہ زانو پر
حیف یاں تو کوئی بھائی نہ بھتیجا ہوگا
ہائے پھر کیا سرِ سرورؑ کا نتیجا ہوگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(٢٨)

جانِ زہرؑا نے کہا آہ نہ پوچھو بھیّا — یہ الم یہ غمِ جانکاہ نہ پوچھو بھیّا
کوئی مونس نہ ہوا خواہ نہ پوچھو بھیّا — میرے انجام کو للّٰہ نہ پوچھو بھیّا
لب پہ امّت کی دُعا خلق پہ خنجر ہوگا
خاک پر گود میں زہرؑا کی مرا سر ہوگا

(٢٩)

یہ سخن سنتے ہی عباسؑ کو ہچکی آئی — جب حفاظت سے ہوئی یاس شہادت پائی
روکے بولے شہِ مظلوم کہ ہے ہے بھائی — اک ذرا اور ٹھہر جاؤ مرے شیدائی
اپنی معصوم حزینہ سے تو ملتے جاؤ
بھائی عباسؑ سکینہؑ سے تو ملتے جاؤ

(٣٠)

ناگہاں آئی یہ آواز کہ آؤ عمّو! — تم سے روٹھی ہوں مجھے اُٹھ کے مناؤ عمّو
نہ کرو پیار نہ چھاتی سے لگاؤ عمّو — مشک تو پھیر دو پانی نہ پلاؤ عمّو
بس نسیمؔ اب کہ نہ غم سے دلِ مضطر لٹے
مختصر کر نہ کہیں لاشِ دلاور لٹے

(از نتیجۂ فکر)
حضرت نسیمؔ امروہوی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲)

درحالات ابوآلائمہ حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب علیہ السّلام

(۱)

رسولؐ رب کے نگہبان ہیں ابوطالبؑ ۔ نبیؐ ہیں دین تو ایمان ہیں ابوطالبؑ
نزولِ وحی کا عنوان ہیں ابوطالبؑ ۔ بغیر لفظوں کا قرآن ہیں ابوطالبؑ
انھیں کے دم سے ہوئی ابتدائے بسم اللہ
انھیں نے نقطہ دیا زیرِ بائے بسم اللہ

(۲)

شریکِ دعوتِ اسلام ہیں ابوطالبؑ ۔ نبیؐ کو حق کا اک انعام ہیں ابوطالبؑ
حریمِ وحی میں الہام ہیں ابوطالبؑ ۔ حرم کے عزم کا احرام ہیں ابوطالبؑ
یہ چمن کے لائق جو غنچہ وہ پھول ہو جائے
پھر ان کے گھر میں پلے، پھر رسولؐ ہو جائے

(۳)

پیمبریؐ کی بلاؤں کا رد ابوطالبؑ ۔ مدد خدا کی ہے شکلِ مدد ابوطالبؑ
نبیؐ کی ڈھال دمِ جدّ و کد ابوطالبؑ ۔ نشانہ ختمِ رسلؐ اور زد ابوطالبؑ
جہاد ان کا ہے پس منظرِ جہادِ علیؑ
علیؑ ہیں بعد میں ان کے، یہ پہلے نادِ علیؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

ہر اک محل میں ہیں مشکل کا حل ابوطالبؑ — نبیؐ کی جرأتِ عزم و عمل ابو طالبؑ
مخالفوں کی یورش میں اٹل ابوطالبؑ — کہ سیلِ تند کی زد پر کنول ابو طالبؑ
انھیں کے رعب سے خائف عرب کے خود سر تھے
گِنو تو فرد تھے، سمجھو تو ایک لشکر تھے

(۵)

چڑھا ہے جن کی حمایت میں دینِ حق پروان — رسالت اور شریعت پہ جن کے ہیں احسان
پیمبرِ عربیؐ پر نثار جن کی ہے جان — نبیؐ کے عزم کی تکمیل جن کا ہے ایمان
وہی بتائیں گے، پوچھو نبیؐ سے کیسے ہیں
پھر بھی ان کا ہے ایمانِ کُل یہ ایسے ہیں

(۶)

کہاں ہے تنگ نظر ہم سے بھی تو آنکھ ملا — ہے ان کے کفر کا دعویٰ تو کچھ ثبوت بھی لا
کوئی تو رسمِ جہالت کی ان کے گھر میں دکھا — بتوں کے آگے جھکا ان کا سر؟ سر اپنا جھکا
خدا کے نور پہ او خاک ڈالنے والے
یہ بُت شکن کو ہیں گودی میں پالنے والے

(۷)

نہ دیکھو یہ کہ نقابِ رُخِ نکو کیا ہے — تم ان کے دل کو ٹٹولو کہ آرزو کیا ہے
بیانِ قلب میں قالب کی گفتگو کیا ہے — لہو کے آگے پسینے کی آبرو کیا ہے
تمھیں بتاؤ کہ اعلیٰ ہیں ایک پست ہیں یہ
خدا ہے سر پہ محمدؐ کے سرپرست یہ ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

رسولؐ ان کا بڑا احترام کرتے ہیں — صوابدید سے تنظیم عام کرتے ہیں
سحر کو اُٹھتے ہی اوّل یہ کام کرتے ہیں — انھیں نماز سے پہلے سلام کرتے ہیں
نبیؐ، اگر کسی کافر کا یوں سلامی ہے
تو پھر ضرور نبوت میں کوئی خامی ہے

۹

نظر میں رکھ کے حقائق جنابؑ کا ایمان — نگاہِ باقرِ علم رسولؐ سے پہچان!!
کہ "ہر وزنِ یقیں نصب ہو اگر میزان — تُلے عمل کی ترازو میں خلق کا ایقان
مقابلے میں نمایاں رہیں ابوطالبؑ
ہوں ایک پلّے میں سب ایک میں ابوطالبؑ

jabir.abbas@yahoo.com

۱۰

نہ جانچیے یہ روایت، نہ سیرت و کردار — نبیؐ کی آنکھ سے اب ان کو دیکھیے اک بار
یہ بارگاہِ رسالت میں آپ کا تھا وقار — پچھاڑے کھا کے انھیں روئے احمد مختارؐ
وہ "عامِ حُزن" بنا ان کا جب وصال ہوا
یہ غم رسولؐ کی اُمّت میں ایک سال ہوا

۱۱

یہ مرنے والا اگر ایمان ہی نہ لایا تھا — تو کیا رسولؐ نے کافر کا غم منایا تھا
زباں پہ وا ابتا بار بار آیا تھا — وہ خود بھی روئے تھے اوروں کو بھی رُلایا تھا
جتا دیا تھا کہ جو محسنِ رسالت ہے
تو اُس کو رونا رُلانا نبیؐ کی سنّت ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

یہ بات ، اگر ہو اجازت تو پوچھ لوں میں بہن !
حسینؑ ابنِ علیؑ کیا نہیں تھے محسنِ دیں
ہم ان کو روئیں تو پھر کیوں ہو کوئی چیں بجبیں
بنے تھے ان کا تو ناقہ رسولِ عرش نشیں
حسینؑ سوئے شہِ مرسلیںؐ کے سینے پر
غضب ہے شمرِ لعیں کا زانو انھیں کے سینے پر

۱۳

بگوشِ ہوش کچھ اب حالِ کربلا سنیئے
سُنا جو میرے تصوّر نے وہ ذرا سنیئے
بیانِ ہمّت و صبرِ شہِ ہدیٰ سنیئے
وہ آتی ہے ملک الموت کی صدا سنیئے
ملا جو حکم کہ سر سے نکال جانِ حسینؑ
کہا کہ سخت ہے یارب یہ امتحانِ حسینؑ

۱۴

لگا ہے زخمِ تبر، بہ رہا ہے سر سے لہو
بھرے ہیں خون میں جانِ رسولؐ کے گیسو
قریب جا کے، رکھوں دل کیسطرح قابو
کہ اس لہو میں تو ہے فاطمہؑ کے دودھ کی بو
ندا یہ آئی کہ آنکھیں تو ڈال آنکھوں میں
کہا، بہن کا ہے اس دم خیال آنکھوں میں

۱۵

ندا یہ آئی کہ گردن سے کھینچ جان ان کی
کہا، میں کیا کہوں گردن پہ چل رہی ہے چھری
چھری پکڑ کے یہ چلّاتی ہے کوئی بی بی
نہ ذبح کر مرے بچّے کو، میں دعا دوں گی
جہاں رواں ترے خنجر کی آب ہے ظالم
یہ بوسہ گاہِ رسالتمآبؐ ہے ظالم!

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

ندا یہ آئی کہ سینے سے قبض کرلے جان — کہا، وہ تیروں سے چھلنی ہے اے مرے رحمان
ابھی تو مار کے برچھی ہٹا تھا اک شیطان — اور اب تو ہے تہِ زانوئے شمر یہ قرآن
یہ کرب ہے کہ رُخِ پاک زرد ہے یارب
ترے حسینؑ کے سینے میں درد ہے یارب

۱۷

ندا یہ آئی کہ مظلومیت کے رتبہ شناس — کمر سے کھینچ لے صابر کی جان بے وسواس
کہا مَلَک نے تڑپ کر بدرد و حسرت و یاس — کمر تو ٹوٹ گئی جب سے مرگئے عباسؑ
ندا یہ آئی کہ چہرے کا حال دیکھا ہے
کہا کہ خون سے اصغرؑ کے لال دیکھا ہے

۱۸

یہ گفتگو تھی کہ مرجھا گیا رسولؐ کا پھول — فلک سے آ گئے روح الامین حزین و ملول
کہا پکار کے، منہ ڈھانپ لو برائے بتولؑ — پسر کی لاش پہ کھولیں گی بال بنتِ رسولؐ
صدا یہ سُن کے اسی سمت چل پڑیں زینبؑ
تڑپ کے خیمے سے باہر نکل پڑیں زینبؑ

۱۹

نسیم اُدھر سے تو قدسی کی وہ صدا آئی — اِدھر تڑپتی ہوئی بنتِ مرتضیٰ آئی
قریبِ لاش جو خواہر بصد بُکا آئی — اخی کے حلق بریدہ سے یہ صدا آئی
بزرگ اب کوئی باقی نہ خورد ہے زینبؑ
نبیؐ کی آل تمھارے سپرد ہے زینبؑ

(از نتیجۂ فکر
حضرت نسیم امروہوی اعلی اللہ مقامہ)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۳

آمدِ ہلالِ محرم

(۱)

کان میں نالۂ زہراؑ کی صدا آتی ہے — باغ میں خاک اُڑانے کو صبا آتی ہے
اِن دنوں آہ چمک برق کی دکھلاتی ہے — اور زمیں شیون و فریاد سے تھراتی ہے
تعزیہ لینے کو ہر صاحبِ ماتم نکلا
آج گردوں پہ اگر ماہِ محرم نکلا

(۲)

اُٹھ گئی عالمِ ایجاد سے اب رسمِ خوشی — پھرتا ہے غمِ شبیرؑ ہر اک دل پہ چھری
جا بجا ہے یہ صدا ہائے حسینؑ ابنِ علیؑ — تعزیہ خانوں میں ہے فرش بچھاتا کوئی
ہے کہیں شمع کسی جا پہ اگر جلتا ہے
اک طرف فاطمہ زہراؑ کا جگر جلتا ہے

(۳)

تعزیہ لایا ہے گھر میں کوئی با شیون و شین — اور عَلم کوئی کھڑے کرتا ہے ہو کر بے چین
کوئی کہتا ہے کہ مہماں ہیں دس دن کے حسینؑ — ہے روا خاطرِ مہمان کہ ہے دل کا چین
بعد دس دن کے نہ یہ ماتم و غم ہوئے گا
نہ تو یہ تعزیہ ہوگا، نہ عَلم ہوئے گا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

کوئی رکھتا ہے سبیل آج یہ فریاد و بکا | دیکھ کر پانی کو کہتے ہیں یہ سب اہلِ عزا
اسی پانی کے لئے تیر ہے اصغرؑ کے لگا | اسی پانی کے لئے غش تھی سکینہؑ دکھیا

~~مرتے دم تشنہؑ کو میسر نہ یہ زنہار ہوا~~
اسی پانی کے لئے قتل علمدارؑ ہوا

(۵)

در و دیوار سے آتی ہے صدائے فریاد | کہتے ہیں اہلِ عزا رو کے بہ قلبِ ناشاد
ان دنوں شاہ پہ کی اہلِ جفا نے بیداد | دوپہر میں کیا گھر سبطِؑ نبی کا برباد

پٹتا جوب سے نقارہ ہر اک چھاتی ہے
واحسیناؑ کی صدا جو ہے بھی آتی ہے

(۶)

تعزیہ سید والا کا دھرا ہے جس جا | سر کھلے آئی ہے فردوس سے اس جا زہراؑ
ساتھ ان کے ہیں نبیؐ و حسنؑ و شیرِ خداؑ | زینبؑ خستہ جگر اور سکینہؑ کبریٰؑ

دیکھ کر تعزیہ کو بنتِ نبیؐ روتی ہے
اور رو رو کے کبھی خاک پہ غش ہوتی ہے

(۷)

صاحبِ خانہ سے کہتی ہے یہ رو کر زہراؑ | تو عزادار ہے شبیرؑ کا میں تجھ پہ فدا
تعزیہ تو نے جو شبیرؑ بیکس کا رکھا | بہ خدا فاطمہؑ کی روح پہ احسان کیا

میرے فرزند کو تو روتا ہے دل شاد رہے
تعزیہ رکھا ہے تو گھر ترا آباد رہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

مرثیہ پڑھتا ہے جس وقت کوئی مرثیہ خواں　　روتی ہے فاطمہؑ سر پیٹ کے بہ آہ و فغاں
ہوتے ہیں آنکھ سے مومن کی جو نہی اشک رواں　　فاطمہؑ پونچھ کے چادر سے یہ کرتی ہے بیاں
~~مول ان اشکوں کا محشر میں پیمبرؐ دیں گے~~
اشک جو دیں گے ہمیں، حشر میں گوہر دیں گے

۹

پھر یہ فرماتی ہیں رو خوب سا اے اہلِ عزا　　چند روزہ کی تو عمر پہ غافل ہو ذرا!
سائے کی طرح ترے پاس ہے موجود قضا　　بارِ عصیاں سے سبکدوش ہو اے عبدِ خدا
گر نہ روئے گا بہت دل میں تو پچھتائے گا
بعد اک سال کے پھر ماہِ عزا آئے گا

۱۰

اک ذرا غور یہ کر دل میں تو اے اہلِ عزا　　سالِ آئندہ میں آتے تھے جو مومن اس جا
اکثر ان میں سے سدھارے طرفِ ملکِ بقا　　بیوفا عمر ہے رکھ اپنی توقع نہ ذرا
جو کہ روتے نہیں اور خلق سے اُٹھ جاتے ہیں
عرصۂ حشر تلک گور میں پچھتاتے ہیں

۱۱

آگے راوی نے یہ لکھا ہے بہ اندوہ تمام　　کربلا میں ہوئے وارد جو شۂ عرش مقام
نہر پر تب کئے عباسؑ نے استادہ خیام　　چشم تر خیموں میں اُترے حرمِ خیر انام
خود بہ رو رو کے ہر اک بی بی جو رُلاتی تھی
رونے کی فاطمہؑ زہرا کے صدا آتی تھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

تھے کھڑے نہر پہ عباسؑ بصد شوکت و جاہ
ہاتھوں میں نیزۂ و شمشیر لئے کچھ گمراہ
خیمۂ شاہؑ کی جانب ہوئے وارد ناگاہ
اُن لعینوں سے یہ بولا پسرِ شیرِ الٰہ
~~خوف کچھ دل میں پیمبرؐ کا نہیں لاتے ہو~~
جانبِ خیمۂ شبیرؑ چلے آتے ہو!!

۱۳

کہہ کے یہ میان سے شمشیر کو اپنی کھینچا
اُس گھڑی تیغیں علم کر کے وہ سب اہلِ جفا
مستعدِ جنگ پہ اک بار ہوئے دا ویلا
جا کے یہ خیمہ میں شبیرؑ سے اکبرؑ نے کہا
اپنے لشکر پہ ہیں مغرور ستمگار ہوئے
لڑنے پر حضرتِ عباسؑ ہیں تیار ہوئے

۱۴

سُن کے یہ خیمہ کے باہر گئے شاہِ دوسرا
دیکھا نرغے میں ہے عباسؑ میانِ اعدا
بولے شہؑ میری کمر توڑ دو نہ اسدم بھیّا
کہا عباسؑ نے کچھ آپ نے سُنا آقا
خوف حضرتؑ کا یہ کچھ دل میں نہیں لاتے ہیں
خیمہ دریا سے لعیں آپ کا اٹھواتے ہیں

۱۵

شہؑ نے فرمایا کہ تم رنج نہ کھاؤ بھیّا
ہم اٹھا لیتے ہیں خیمہ کو جو مرضیٔ خدا
اتنی سی بات پہ لڑتے ہو تم اے ماہِ لقا
رنج کیا خیمہ جو دریا پہ نہ ہوگا میرا
حق کی مرضی ہے تو پیاسے ہی مریں گے بھائیؑ
شکوہ پانی کا نہ کچھ منہ سے کریں گے بھائیؑ

(از نتیجۂ فکر)
مرزا دبیر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۴

مدینے سے روانگیٔ اہلحرم

۱

کیوں مدینہ ہے پریشان خدا خیر کرے — راستے ہو گئے سنسان خدا خیر کرے
دیکھو مسجد ہوئی ویران خدا خیر کرے — کوچ کا کس کے ہے سامان خدا خیر کرے
حاملِ رنجِ غریب الوطنی جاتے ہیں
گھر لٹانے کو امامِ مدنی جاتے ہیں

۲

رہنما کا ہے سفر شہرِ خموشاں کی طرف — قصدِ سلطانؑ مدینہ ہے بیاباں کی طرف
رخِ رگِ جاں نے کیا خنجرِ عریاں کی طرف — شیر جاتا ہے سنانوں کے نیستاں کی طرف
تشنہ لب نہر کے پانی کو ترستے ہوں گے
وہیں رہنا ہے جہاں تیر برستے ہوں گے

۳

ہو گیا فاطمہؑ کا ماہ سفر پر تیار — کہہ دیا آلِ پیمبرؐ سے کہ چھوڑو گھر بار
آب و دانہ جو اٹھا یہ تو نہیں کچھ دشوار — غم یہ ہے چھوٹتا ہے احمدِ مرسلؐ کا مزار
تازہ حسرت کا سماں پیشِ نظر بندھنے لگا!
گھر کی رونق گئی، اسباب سفر بندھنے لگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

حکم جمّالوں کو پہنچا کہ خبردار رہو — جتنے ناقے ہیں کسے جائیں گے، ہشیار رہو
دیکھو جانا نہ کہیں، حاضرِ دربار رہو — سفر اپنا ہے، کمر باندھ کے تیار رہو
شان و شوکت سے غرض کیا کسے دکھلائیں گے
ہم کو کیا کرنا ہے، چپکے سے چلے جائیں گے

۵

سب سواری کے فرس یاں سے ہیں جانے والے — ساتھ دیتے ہیں مرا میرے گھرانے والے
چند رہ جائیں گے تکلیف اٹھانے والے — کیا کروں وہ یہ سعادت نہیں پانے والے
پنجۂ فکر و تردّد میں گرفتار کوئی
کوئی تقدیر سے مجبور ہے، بیمار کوئی

۶

رات کو روضۂ جد پر ہوئے حاضر شہِؑ دیں — فرقتِ صاحبِ معراج سے دل تھا غمگیں!
قبرِ پُرنور کو دیکھا تو ہوئے اور حزیں — شمعیں روتی ہوئی حضرت کو نظر آنے لگیں
کیا اثر گریۂ شہزادۂ جبرئیل میں تھا
داغ وہ اور جلا جو دلِ قندیل میں تھا

۷

گر پڑے قبر پہ اس طرح سے ہو کر بے چین — جیسے طفلی میں لپٹ جاتے تھے نانا سے حسینؑ
رو کے بولا یہ دل و جانِ شہِؑ بدر و حنین — ہو سلام آپ پہ مولا مرے شاہِ کونین
دیجئے بیکس کو جگہ نانا اپنے سائے میں
رہنا دشوار ہوا آپ کے ہمسائے میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

کلمہ پڑھ کے یہ کیا کرتے ہیں سُنیے تو ذرا — میرے ماں باپ نثار آپ پہ اے خیرِ وریٰ
موت برحق ہے اگر کل نہ مَرا آج مَرا — یہ تو میں جانتا ہوں عالمِ فانی ہے سَرا
ہاں زبردستیٔ دشمن سے ہے مغموم حسینؑ
رہ سکا آپ کی تُربت پہ نہ مظلوم حسینؑ

(۹)

سو گیا قبر سے لپٹا ہوا وہ عرش جناب — آخری سینۂ محبوبِ خدا پر تھا یہ خواب
نورِ حق آیا نظر، اُٹھ گیا آنکھوں سے حجاب — یہ کیا احمدِ مرسلؐ نے گلے مِل کے خطاب
تم پہ بھی جَد کا سلام اے مرے پیارے آؤ
سب ہیں مشتاق یہاں پاس ہمارے آؤ

(۱۰)

پہونچے ماں باپ تمھارے ہوئی راحت کی سبیل — آملاہم سے حسنؑ، تم بھی کرو اب تعجیل!
وہ جگہ پاؤ گے جو قدرتِ حق کی ہے دلیل — جس پہ چھایا ہوا ہے نورِ خداوندِ جلیل
باغ کھِل جائے گا رحمت کا سحاب اُٹھے گا
ساتھ ہی بارِ شہادت کے حجاب اُٹھے گا

(۱۱)

عرض کی آپ نے نانا مجھے سب کچھ ہے قبول — غم یہ کس طرح مٹے چھوٹتی ہے قبرِ رسولؐ
گر پڑے اشک، پیمبرؐ ہوئے یہ سُن کے ملول — ہوگئی ختم یہ صحبت، نہ ہوا خواب کو طول
مژدہ جنّت کا سُنا، سیّدِ ذی جاہ اُٹھے
عُقدۂ دل کی طرح آنکھ کھُلی شاہ اُٹھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

ماں کی تربت پہ گیا راہِ خدا کا سفری !! رو رہی تھی قبر کہ بیٹا ہے چراغِ سحری
گوشِ دل سن رہا تھا والدہ کی نوحہ گری خاکِ مدفن پہ وہ مظلوم کے اشکوں کی تری
بعدِ غم فاطمہؑ پھر شاد ہوں پہلو پہ نہ تھے
جو نکل آتے تھے بچپن میں وہ آنسو نہ تھے

۱۳

وقت کم شوق بہت سخت قلق حال عجب کیا کرے بادیہ پیمائے صعوباتِ عرب !
کر کے تسلیم چلا محوِ قضا ہائے رب مِل کے مرقد سے برادر کے بڑھا اور تعب
آ کے گھر اونٹوں پہ سامانِ سفر بار کیا
کارواں قافلہ سالار نے تیار کیا

۱۴

ہو گئی اہلِ محلّہ کو خبر جانے کی ! ہو گئی درپیش جو تھیں صورتیں سمجھانے کی !
راہ کہتی تھی کہ امید نہیں آنے کی ! گھر میں سب روتے تھے حالت تھی عزاخانے کی
کس کے سمجھانے سے رکتے کہ قضا کھینچتی تھی
گُلِ حیدرؑ کو بہشتوں کی ہوا کھینچتی تھی !!

۱۵

دیکھنے والوں نے مینہ آنسوؤں کے برسائے شہر تاریک ہوا غم کے وہ بادل چھائے
سر جھکائے ہوئے مظلوم کے گھوڑے آئے اشتر دل کو درِ دولت پہ شتربان لائے
بانوئے سیّدِ عالم کی عماری آئی
خاک اڑاتی ہوئی زینبؑ کی سواری آئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۶)

کہہ رہا تھا یہ اس آغاز سے رو کر انجام — ہو سکا جو نہ کسی سے یہ ہے وہ کوچ و مقام
دور منزل ہے جسے چاہتے ہیں شاہِ انامؑ — دیکھ کر چاند محرم کا سفر ہوگا تمام
وارد اس دشتِ مصیبت میں ناقے ہوں گے
قحط پانی کا جہاں ہوئے گا، فاقے ہوں گے

(۱۷)

غم ابھی کیا ہے کہ یثرب ہے نہیں دشتِ قتال — ساتھ عزت کے چلی احمدِ مختارؐ کی آل!
سنگدل پردہ نشینوں کا کریں گے نہ خیال — نہ عماری نہ کجاوہ نہ یہ صورت نہ یہ حال
وہ شتر ہوں گے برہنہ جو حرم پائیں گے
بے ردا بستیوں میں پھرتے ہوئے جائیں گے

(۱۸)

گھر سے ناگاہ شہِ یثربؑ و بطحا نکلا — آیت اک پڑھتا ہوا مصحفِ زہراؑ نکلا
پڑ گئی جس کی نظر منہ سے کلیجا نکلا — در سے اک شیر جواں کرنے کو پردا نکلا
غیر جب ہٹ گئے تب گھر سے نمودار ہوئیں
بیٹھ کر ناقے اٹھے بیبیاں اسوار ہوئیں

(۱۹)

محملوں میں ہوئیں حرمت سے کنیزیں اسوار — بچے بھی بیٹھ گئے بڑھ گئی اونٹوں کی قطار
راکبِ دوشِ پیمبرؐ ہوا زیبِ رہوار — پیروِ شاہؑ ہوئے جو تھے سفر پر تیار
خبرِ بے وطنی جانبِ افلاک اڑی!
قافلہ چھوڑ کے بستی کو چلا خاک اڑی!

(از نتیجۂ فکر
فراست زیدپوری)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۵

اہلِ حرم کی مدینے سے روانگی

jabir.abbas@yahoo.com

۱
تربت پہ مصطفیٰ کی گئے شاہِ کربلا — لپٹے ضریحِ پاک سے اور رو کے یہ کہا
ہوتا ہوں اب حضورؐ کے مرقد سے میں جدا — اعدا مجھے ستاتے ہیں اے فخرِ انبیاء
یہاں سے نکل کے کونسی بستی بساؤں میں
ملتی نہیں پناہ کدھر آہ جاؤں میں

۲
آگاہ آپ خوب ہیں اے عرشِ احتشام — دنیا کے ملک و مال سے مجھکو نہیں ہے کام
تھی آرزو غلام کی چھوٹے نہ یہ مقام — مجبور ہوں کہ رہنے نہیں دیتے اہلِ شام
ہر صبح صبحِ حشر سے کچھ مجھ کو کم نہیں
وہ رات کونسی ہے کہ جس میں الم نہیں

۳
نانا نواسا آپکا ہوتا ہے بے وطن — یثرب اجاڑ ہوئیگا اے سرورِ زمن
اُمّت کا رہنما سے ہے بگڑا ہوا چلن — کیا دور ہے جو قتل کریں اور نہ دیں کفن
حالت ہے غیر رنج سے مجھ دلِ دو نیم کی
نانا خبر لو جلد تم اپنے یتیم کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس دن سے آپ اُٹھ گئے اے سرورِ زماںؑ — راحت نہ دیکھی ہم نے کبھی زیرِ آسماں
سنتا نہیں ہے کوئی مری زاری و فغاں — (۴) — مجھکو لحد سوا نہ ملے گی کہیں اماں
دشوار زندگی ہے غموں سے ہلاک ہوں
کیجئے دعا کہ جلد میں پیوندِ خاک ہوں

رونے لگے یہ کہہ کے جو حضرتؑ بحالِ زار — صدمہ ہوا یہ دل پہ کہ غش آ گیا ایکبار
جنبش زمیں کو ہو گئی ہلنے لگا مزار — (۵) — آئی صدا لحد سے کہ نانا ترے نثار
بیٹا ترے الم سے مَلک بیحواس ہیں
نوحؑ و خلیلؑ و آدمؑ و یحییٰؑ اُداس ہیں

اس غم میں ذبحیات نہ ہوں کسطرح ہلاک — سب حاملانِ عرش ہیں صدمے سے دردناک
دل حیدرؑ و بتولؑ کا ہے غم سے چاک چاک — (۶) — جبرئیلؑ نامدار اُڑاتے ہیں سر پہ خاک
غربت پہ تیری سب کفِ افسوس ملتے ہیں
خنجر غم و الم کے کلیجوں پہ چلتے ہیں

ہرگز تو غم نہ کھا مرے چھٹنے کا اے پسر — میں بھی ہوں اس سفر میں ترے ساتھ نوحہ گر
ہمراہ تیرے چلتی ہے زہراؑ بھی ننگے سر — (۷) — حیدرؑ نجف سے نکلے ہیں مرقد کو چھوڑ کر
تیری رکابِ خاص میں سب حُلّہ پوش ہیں
انسان کا ذکر کیا ہے مَلک سرفروش ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸
ماتم میں تیرے تڑپیں گے سب انس و وحش و طیر — روئیں گے بیکسی پہ تری ساکنانِ دیر
میں نے بھی چھوڑی آج ترے باغِ جناں کی سیر — گو سخت منزلیں ہیں پہ ہے عاقبت بخیر

تیرے قدم سے دینِ نبیؐ کو ثبات ہے
جاتا ہے تو جدھر وہی راہِ نجات ہے

۹
اے افتخارِ جد و پدر میں ترے نثار — بس لب پہ رو حسینؑ مرا دل ہے بیقرار
فرما چکا ہے مجھ سے خدا اے بزرگوار — بخشش کا عاصیوں کی تجھی کو ہے اختیار

غمگیں ہو برائے خدا دل کو شاد رکھ
ہاں اے حسینؑ وعدۂ طفلی کو یاد رکھ

۱۰
نزدیک ہے کہ دور ہو سب کلفتِ محن — سکانِ خلد ہیں تری فرقت میں نعرہ زن
بے تیرے خوش انہیں نہیں آتی وہ انجمن — داغِ فراق دل پہ ہیں سب کے چمن چمن

زہراؑ کے سر پہ دشتِ مصیبت کی خاک ہے
مانندِ گل علیؑ کا گریبان چاک ہے

۱۱
ہے سب کو آرزو کہ ملیں گے حسینؑ سے — دل شاد ہوں گے فاطمہؑ کے نورِ عین سے
گزرے گی خوب خدمتِ آقا میں چین سے — حوریں بھی منتظر ہیں تری زیب و زین سے

سب کے دلوں میں تری زیارت کے شوق ہیں
غلماں کی گردنوں میں غلامی کے طوق ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جسدم سنا حسینؑ نے نانا سے یہ حال   جاتا رہا وہ حزن مسرت ہوئی کمال
فرطِ خوشی سے ہو گئے رخسار لال لال   (۱۲)   دستِ ادب کو جوڑ کے بولے بصد ملال
جینا اب ایکدم کا بھی خادم کو شاق ہے
قربِ خدا کا دل کو مرے اشتیاق ہے

یہ بات کہہ کے جونہی شبیرؑ نامدار   قبلے کی سمت جھک گئے سجدے کو ایکبار
کی عرض سر کو خاک پہ رکھ کر بانکسار   (۱۳)   مولا تری غلام نوازی کے ہیں نثار
ذرے کو تو نے مہرِ درخشاں بنا دیا
اک مور کو کرم سے سلیماں بنا دیا

پھر سر اٹھا کے سجدے سے شبیرؑ نیکنام   لائے بجا طوافِ ضریحِ فلک مقام
کی عرض ہاتھ جوڑ کے اے سیدالانام   (۱۴)   رخصت طلب حضورؐ سے ہے آپکا غلام
کیجئے دعا کہ جلد شہادت نصیب ہو
وعدہ ہے جس جگہ کا وہ سرحد قریب ہو

نکلے حسینؑ روضۂ احمدؐ سے شاد شاد   یہ شوقِ وصل تھا کہ نہ تھی کچھ کسی کی یاد
خالق سے تھی یہ عرض کہ اے مالک العباد   (۱۵)   جلدی عطا غلام کو ہو منزلِ مراد
جب سے سنا ہے لطف و کرم تیرا خواب میں
اُس وقت سے ہے آتشِ شوق التہاب میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

داخل ہوئے جو گھر میں امام فلک جناب — زینبؑ کو روتے دیکھ کے آنکھیں ہوئیں پُرآب
فرمایا اے بہن یہ نہیں جا ہے اضطراب — حق نے کرم سے اپنے کیا مجھ کو کامیاب
شکوے کی ہے جگہ نہ محل رنج و طیش کا
خوش ہو خدا نے کر دیا سامان عیش کا

۱۷

بولیں بلائیں لیکے یہ زینبؑ جگر فگار — رکھے خدا جہاں میں سدا تم کو برقرار
صدقے میں اس زبان و دہن کے ہزار بار — ہر دم رہیں تمہاری سپر شاہِ ذوالفقار
پشت و پناہ خلق میں خیر البشر رہے
اعدا کی ہو شکست تمہاری ظفر رہے

۱۸

بھیا بہن نثار مفصل کہو یہ حال — کیا دشمنی سے ہاتھ اٹھاتے ہیں بدخصال
فرمایا شاہ دیں نے کہ زینبؑ یہ ہے محال — رکھو نہ ان لعینوں سے اس بات کا خیال
باز آئیں گے نہ ظالمِ بیدیں فساد سے
جب تک نہ مجھکو قتل کریں گے عناد سے

۱۹

پیاسے ہیں میرے خون کے یہ بانیٔ فساد — انکو بس اہلبیتؑ محمدؐ سے ہے عناد
کب چھوڑتے ہیں ظلم کو اپنے یہ بدنہاد — مظلوم کی غریب کی اللہ دے گا داد
ظالم جو ہے سزا وہ جفا کار پائے گا
بیکس کا صبر یہ کبھی ضائع نہ جائے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نانا کو میں نے خواب میں دیکھا ہے اے بہن — بہتے تھے اشک آنکھوں سے مثلِ دُرِ عدن
جاری زبانِ پاک نبیؐ پر تھا یہ سخن (۲۰) خواہاں ہے تیرے قرب کا معبود ذوالمنن

صدقے ہزار جان کرم ذوالجلال کے

گزری شبِ فراق دن آئے وصال کے

رونے لگے رسولؐ یہ فرما کے زار زار — تڑپا جو قلب سینے میں جاتا رہا قرار
چلّائے گر کے خاک پہ محبوبِ کردگار (۲۱) اے ابنِ فاطمہؑ تری غربت پہ میں نثار

بہتے تھے اشک آنکھوں سے غم سے نڈھال تھے

تر آنسوؤں سے ریشِ مبارک کے بال تھے

یہ سُن کے رنگ ہو گئے اہلِ حرم کے فق — نزدیک تھا کہ رنج سے ہو جائیں سینے شق
سب سے زیادہ زینبؑ مضطر کو تھا قلق (۲۲) چلّاتی تھی کہ لُٹ گئی بنتِ رسولِ حق

ہے ہے کہاں سے ڈھونڈ کے لاؤں بتولؑ کو

پُرسا دیں آکے بیٹے کا نانا رسولؐ کو

زینبؑ جو بین کر کے تڑپتی تھی دمبدم — فرماتے تھے یہ رو رو کے شاہنشہِ اُمم
مجھ غمزدہ کو دیتی ہو اس وقت اور غم (۲۳) ایسا نہ ہو غضب کہ نکل جائے تن سے دم

ناحق ابھی سے شیون و فریاد و آہ ہے

زینبؑ ابھی تو دور مری قتل گاہ ہے

از نتیجۂ فکر

میر مونس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ⑥
مدینے سے روانگئ اہلحرم

①

دشت غربت میں وطن سے شہ دیں جاتے ہیں
ساتھ سب غنچہ دہن ماہ جبیں جاتے ہیں
غل ہے کنعان امامت کے حسیں جاتے ہیں
خاک ہونے کے لئے عرش نشیں جاتے ہیں
گلشن بادشہ قلعہ شکن لٹتا ہے
جس میں جنت کی صفائی وہ چمن لٹتا ہے

②

حرم شہ میں ہے فریاد و بکا سے کہرام
بی بیاں آئی ہیں رخصت کو محلے کی تمام
سب سے ملتی ہے گلے رو رو کے ہمشیر امام
ہاتھ مل مل کے یہ ہمسائیاں کرتی ہیں کلام
کیا قیامت ہے کہ ویران یہ گھر کرتے ہیں
ہائے اس گرمی میں شبیر سفر کرتے ہیں

③

علی اصغر کی طرف دیکھ کے شق ہوتا ہے دل
ہائے یہ پھول سا بچہ ہے سفر کے قابل
یاں سے کیا سوچ کے جاتے ہیں امام عادل
جنگلوں میں نہ ملے پانی تو ہو کیا مشکل
ہے غضب شہر کو ویران کئے جاتے ہیں
اک شیر خوار کو بھی ہمراہ لئے جاتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

سب سے فرماتی ہیں یہ دخترِ سلطانِ عرب — بی بیو کچھ مرا چارہ نہیں جو مرضیٔ رب
خط پہ خط آتے ہیں کوفہ سے طلب پر ہے طلب — یاں سے کعبہ کی طرف قبلۂ دیں جاتے ہیں جب

کس کو معلوم ہے راحت کہ الم دیکھیں گے
جو خدا ہم کو دکھائے گا وہ ہم دیکھیں گے

(۵)

بخدا ہے مجھے تم سب کی جدائی کا ملال — روؤں گی راہ میں جب آئے گا تم سب کا خیال
اور سب جاتے ہیں ہمراہ شہِ نیک خصال — پر ہے بیمار کی فرقت کا قلق دل کو کمال

بھائی بھی روتے ہیں اس بیکس و تنہا کے لئے
شق ہوا جاتا ہے دل فاطمہ صغرا کے لئے

(۶)

بی بیاں روتی ہیں سن سن کے یہ زینبؑ کا بیاں — گود میں فاطمہ صغراؑ کو لئے بیٹھی ہے ماں
دیکھ کر صورتِ بیمار کو کرتی ہے فغاں — ماں سے ہر بار یہ ہے فاطمہ صغراؑ کا بیاں

اب تو اچھی ہوں میں اشکوں سے دھونا کیسا
میں تو ساتھ آپ کے چلتی ہوں یہ رونا کیسا

(۷)

کہا بانوؑ نے کہ صغراؑ ترے صدقے مادر — تم چلو ساتھ تو اس سے ہے بھلا کیا بہتر
مجھ سے کیا کہتی ہو مالک ہیں شہِ جن و بشر — تم ہو بیمار نگہباں ہے تمہارا داور

شاہ اب دیکھئے کس کس کو لئے جاتے ہیں
یا حوالے مرے اب تم کو کئے جاتے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

ذکر یہ تھا کہ شہِ یثرب و بطحا آئے گھر میں مغموم و حزیں سیّد والا آئے
کہا مادر سے سکینہؑ نے کہ بابا آئے بولی بیمار کہ ہاں میرے مسیحا آئے
شہؑ نے زینبؑ سے کہا اور قلق بڑھتا ہے
آؤ صغراؑ سے بھی رخصت ہو کہ دن چڑھتا ہے

(۹)

در پہ تیار ہیں سب محمل و ہودج خواہر رفقا اونٹوں پہ لدوا چکے اسباب سفر
ہر طرف کھنچ چکیں پردے کی قناتیں باہر ابھی احباب سے رخصت ہوا یہ خستہ جگر
مرحلہ گھر سے نکلنے کا غضب ہوتا ہے
ہائے صغراؑ کے لئے سینہ میں دل روتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

(۱۰)

کہہ کے یہ آئے قریں فاطمہ صغراؑ کے امام کانپتے ہاتھوں سے بیٹی نے کیا اُٹھ کے سلام
بولے چھاتی سے لگا کر یہ شہِ عرش مقام بیٹھو بیٹھو کہ بدن ضعف سے لرزاں ہے تمام
جو مقدر میں ہے وہ رنج نہیں ٹلتا ہے
تپ سے تم جلتی ہو غم سے مرا دل جلتا ہے

(۱۱)

کہہ کے یہ بیٹھ گئے پاس امام دوسرا بعد الحمد پڑھی آپ نے صحت کی دعا
اور بیمار کو چھاتی سے لگا کر یہ کہا بیٹی تم گھر میں رہو ہے یہی مرضیِ خدا
ساتھ لیتے جو توانا تمہیں پاتے بی بی
ایسے بیمار سفر میں نہیں جاتے بی بی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

(۱۲)

بس یہ سنتے ہی چھری چل گئی غم کی دل پر — زرد منھ ہو گیا ٹکڑے ہوا سینہ میں جگر
دم الجھنے لگا ویران نظر آنے لگا گھر — کاروانِ الم آیا ہوا راحت کا سفر
اشک رخساروں پہ آنکھوں سے رواں ہونے لگے
آہ کی ایسی کہ جو پاس تھے سب رونے لگے

(۱۳)

گر کے بستر پہ یہ چلائی بصد آہ و فغاں — ارے لوگو مجھے تھامو کہ چلی جسم سے جاں
یک بیک پھر گئی قسمت یہ ہوا کیا ساماں — ہائے بابا مجھے یاں چھوڑ کے جاؤ گے کہاں
میری فرقت ہوئی کس طرح گوارا بابا
بے اجل آپ نے بیمار کو مارا بابا

(۱۴)

نہ جیئے گی نہ جیئے گی یہ مریض و رنجور — ہائے میں گھر میں رہوں اور ہوں سب پاس سے دور
چھوڑ دے بیٹی کو بابا یہ بنا ہے دستور — عفو کیجے کوئی صغرا سے ہوا ہو جو قصور
آتشِ رنج و الم سے نہ جلوں گی بابا
کچھ ہو میں آپ کے ہمراہ چلوں گی بابا

(۱۵)

ہاتھ میں جوڑتی ہوں اب مرے اچھے بابا — پاؤں پر گرتی ہوں میں مجھ کو نہ چھوڑو تنہا
رحم کیجے مری منت پہ یہ لونڈی ہو فدا — میری بیماری کا حضرت کو اگر ہے دھڑکا
اچھی میں ہو لوں تو ہو یاں سے روانہ بابا
یا میں دنیا سے گزر جاؤں تو جانا بابا

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۶)

باتیں صغراؑ کی یہ سنتے تھے شہ کون و مکاں ۔۔۔ آئے جو اتنے میں مشکل کشا رسولؐ دو جہاں
دیکھ کر بھائیؑ کو بولی وہ بصد آہ و فغاں ۔۔۔ آؤ بھیا علیؑ اکبر میں تمہارے قرباں

اپنا کچھ بس نہیں بابا تو ہمیں چھوڑ چلے
تم بھی کیا خواہر ناشاد سے منہ موڑ چلے

(۱۷)

ہم تو مہماں کوئی دن کے ہیں جاؤ بھائیؑ ۔۔۔ اب یقیں ہے کہ ہمیں آ کے نہ پاؤ بھائیؑ
بُو مجھے زلفِ سمن بو کی سنگھاؤ بھائیؑ ۔۔۔ لوں بلائیں میں ذرا پاس تو آؤ بھائیؑ

الم ہجر میں دنیا سے سفر کرتے ہیں
کوئی حسرت تو نہ رہ جائے کہ ہم مرتے ہیں

(۱۸)

مرے عاشق مرے شیدا مرے پیارے بھیا ۔۔۔ تم پہ اس خستہ جگر کو کوئی وارے بھیا
مجھ سے اب چھٹتے ہو صدقے میں تمہارے بھیا ۔۔۔ تم چلے اور رہے ہم گور کنارے بھیا

پہلے تربت پہ مری اشک بہاتے نہ گئے
قبر بیمار کی یثرب میں بناتے نہ گئے

(۱۹)

دیکھئے خیر سے اس شہر میں کب آؤ گے ۔۔۔ بھائیؑ پھر چاند سی صورت ہمیں دکھلاؤ گے
اپنی شادی میں بھی ناشاد کو بلواؤ گے ۔۔۔ دیر سے آئے تو بہنا کو نہ پھر پاؤ گے

یہ وصیت ہے کہ تم گھر میں نہ جانا پہلے
سہرا لٹکائے مری قبر پہ آنا پہلے

(از نتیجۂ فکر
میر انیس)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ ۷

امام کا کربلا میں ورود

۱
پہنچا جو کربلا میں مدینہ کا ماہتاب — آئی صدا زمیں سے یا ابنِ بوترابؑ
فیضِ قدم سے تیرے ہوئی میں فلک جناب — ناکام رہ نہ جاؤں میں یوں ہو کے کامیاب
آگے یہاں سے اب کہیں مولا نہ جائیے
مجھ کو تڑپتا چھوڑ کے آقا نہ جائیے

۲
بولے یہ باگ روک کے شاہنشہِ انام — ہے شکر کی جگہ کہ سفر ہو چکا تمام
اپنا تو تا قیام قیامت ہے یہاں قیام — ہاں جلد اس زمیں پہ برپا کرو خیام
الفت کی اس زمیں سے بو صاف آ گئی
اترو کہ ہم کو یہاں کی فضا دل سے بھا گئی

۳
چلائی سر کو پیٹ کے زینبؑ بشور و شین — ہے ہے یہ کیا غضب ہوا کیوں تھم گئے حسینؑ
لوگو کر دو یہ عرض کہ اے شاہِ مشرقین — کیجئے نہ یہاں قیام تو ہو دل کو میرے چین
وحشت ہے اس زمیں سے چھاتی دھڑکتی ہے
صدمہ ہے دل پہ آگ جگر میں بھڑکتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آئے قریب محملِ زینبؑ شہِ اُمم   فرمایا کیوں اُداس ہو کس بات کا ہے غم
جس سرزمیں کے شوق میں نکلے تھے گھر سے ہم   ۴   لو آج مل گئی وہ زمینِ فلک حشم
رُتبے میں مثلِ کعبہ عدیم النظیر ہے
زینبؑ بہت یہاں کی فضا دلپذیر ہے

اُترا جو ذوالجناح سے حیدرؑ کا جانشیں   حضرت کے ساتھ کود پڑے ناصرانِ دیں
مصروفِ اہتمام تھے حیدرؑ کے نازنیں   ۵   فراش جلد بڑھ کے لگے جھاڑنے زمیں
برپا کیا جو خیمۂ گردوں اساس کو
دی تہنیت زمیں نے شہِ حق شناس کو

جب داخلِ خیام ہوئے اہلبیتؑ شاہ   آئے حرم سرا میں شہِ عرش بارگاہ
اُترے قریب خیمے سے مولا کے خیرخواہ   ۶   ناگاہ آئے شام کے سرہنگِ روسیاہ
آتے ہی ظلم کرنے پہ وہ تُند خو تُلے
دریا کا گھاٹ روکنے پر کینہ جو تُلے

کس غیظ سے یہ کہنے لگے بانیٔ جفا   یہاں تم نے کس کے حکم سے خیمے کیے بپا
جاگیر کچھ کسی کی نہیں دشتِ کربلا   ۷   اس فوج پر حسینؑ کو اتنا ہے حوصلا
کیا جانتے نہیں کہ یہ کس کا مقام ہے
یہ مضربِ خیامِ رئیسانِ شام ہے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

برہم ہوئے یہ سنتے ہی انصارِ جاں نثار کانپے غضب میں حضرت عباسؑ نامدار
چہرے سے شانِ مہرِ امامت تھی آشکار (۸) جھپٹے بسانِ شیر سوئے فوجِ نابکار
غصّے سے رنگ سُرخ تھا حیدرؑ کے لال کا
تیور میں طور تھا اسدِ ذوالجلال کا

کہتا تھا تیغ تول کے یہ بازوئے امام ہاں اے ستمگرو کرو پھر تو وہی کلام
دیکھوں تو کون لیتا ہے آقا کا میرے نام (۹) لو اب کہو تو کیوں کیے برپا یہاں قیام
یہ بے حمیتی شہِ عالی مقام سے
آگاہ تم نہیں ابھی میری حسام سے

کیا جانتے نہیں شہِ عالی مقام کو لیتے ہو بے درود جو مولا کے نام کو
سمجھے ہو کیا حسین علیہ السّلام کو (۱۰) دریا سے تم اُٹھاؤ گے اُن کے خیام کو
آگے ہمارے کس کو مجالِ ثبات ہے
یہاں فوجِ روم و شام کی کیا کائنات ہے

دوڑے یہ شور سُن کے شہنشاہِ کائنات فرمایا سب ہیں احمق و جاہل یہ بدصفات
غصّہ یہ کس پہ کرتے ہو عباسؑ نیکذات (۱۱) کیوں کانپتے ہو غیظ سے وہ کونسی ہے بات
کھینچو ابھی نہ تیغ ولایت مآب کی
بھیّا تمہیں قسم ہے سرِ بوترابؑ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲
بولے یہ ہاتھ جوڑ کے عباسؑ نامور — ناحق فساد کرتے ہیں مجھ سے یہ اہلِ شر
تلواریں تول تول کے کہتے ہیں خیرہ سر — بتلاؤ کس کے حکم سے اُترے ہو نہر پر
مولا کے ہر غلام کو شاہی جہان کی ہے
یہ کون ہیں زمیں تو امامِ زماں کی ہے

۱۳
بولے گلے لگا کے شہنشاہِ خاص و عام — بھیّا یہ ظالموں سے نہیں روزِ انتقام
غصّے کو روک لو کہ یہ ہے صبر کا مقام — ریتی پہ چلکے نہر سے برپا کرو خیام
لازم ہے رحم اُمتِ خیر الانام پر
تم کیا خیال کرتے ہو ان کے کلام پر

۱۴
سمجھا رہے تھے بھائی کو حضرتِ چشمِ تر — عباسؑ کانپتے تھے غضب میں جھکائے سر
آخر بپاسِ خاطرِ سلطانِ بحر و بر — غازی نے رکھدی ہاتھ سے شمشیر و سپر
تلوار چھوڑ دی پہ نہ ابرو کا بل گیا
غصّہ یہ تھا کہ ہاتھ سے دریا نکل گیا

۱۵
بھائی کو ساتھ لے کے پھرے شاہِ کربلا — ناچار جلتی ریتی پہ خیمے کیے بپا
داخل حرم سرا میں ہوئے شاہِ دوسرا — ہمراہ تھے حسینؑ کے عباسِؑ باوفا
حالت جو غم سے غیر تھی زہراؑ کی جائی کی
بڑھ کر بلائیں لینے لگی چھوٹے بھائی کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ناگاہ آکے ایک خبردار نے کہا ۔ آپہنچا شام سے پسرِ سعد بے حیا (۱۶)
فوجِ امیرِ شام کا لینا ہے جائزا ۔ بٹھلا رہا ہے گھاٹ پہ پہرے جُدا جُدا
سمجھا رہا ہے سارے رئیسانِ شام کو
قدغن یہ ہے کہ پانی نہ دینا امامؑ کو

یہ سُن کے اشک زینبؑ دلگیر نے بہائے ۔ چلّائی ہائے بیکسؑ بے پر کدھر کو جائے (۱۷)
زینبؑ کہاں سے ڈھونڈھ کے نانا کو آج لائے ۔ مظلوم کو غریب کو شر سے خدا بچائے
زہراؑ کے نورِ عینؑ سے کیوں جنگ ٹھن گئی
جنگل میں کیسی غنچہ دہانوں پہ بن گئی

لو بیبیوں میں کھولتی ہوں یہ سفید بال ۔ مانگو دعا کہ زندہ رہے فاطمہؑ کا لال (۱۸)
تم سب بھی آکے جلد ہو میری شریکِ حال ۔ جانوں پہ دشمنوں کی پڑے ظلم کا وبال
اماںؑ سے سرخرو یہ خدا کی کنیز ہو
بھائیؑ کے سامنے مری میٹی عزیز ہو

حالت بہن کی دیکھ کے بولے شہِ امم ۔ لازم ہے صابروں کو نہ زاری نہ رنج و غم (۱۹)
تم کو علیؑ کے فرقِ مطہر کی ہے قسم ۔ بیٹھو نہ سر کے جیتے ہیں زینبؑ ابھی تو ہم
یہ کیا غضب ہے کاہے کو اس درجہ روتی ہو
کیوں سر کو پیٹ پیٹ کے جان اپنی کھوتی ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سمجھا چکے جو زینبؑ ناشاد کو امام
نکلے محلسرا سے شہ آسماں مقام
(۲۰)
کرسی پہ جلوہ گر ہوا وہ عرشِ احتشام
جھک جھک کے خادموں نے کیے باادب سلام
پوچھا جو حال لشکرِ اہلِ عناد کا
سب حال عرض کر دیا اُن کے فساد کا

انصار سے یہ کہنے لگے شاہِ باکرم
تم سب کی کیا صلاح ہے اُس میں سنیں تو ہم
(۲۱)
کی عرض جو رضائے امامِ فلک حشم
حاضر ہیں سرفروشی کو جب تک ہے دم میں دم
خالق سے یہ دعا ہے بصد آبرو اُٹھیں
محشر میں جب لحد سے اُٹھیں سرخرو اُٹھیں

فرمایا شہ نے ہادیِ حق ہے خدا کی ذات
نزدیک اُس کے فضل کے یہ کون سی بات ہے
(۲۲)
دیتا ہے وہ شہیدوں کو سرمایۂ نجات
افضل ہے زندگی سے کہیں عالمِ ممات
ہر اک شہید اجر شہادت کا پائے گا
سودا خدا کی راہ کا ضائع نہ جائے گا

یہ سن کے شاد ہو گئے سب ناصرانِ دیں
گر کر قدم پہ شاہ کے ملنے لگے جبیں
(۲۳)
کی عرض اے محمدؐ و حیدرؑ کے جانشیں
بخشش سے تیری ہوویں گے ہم خلد میں مکیں
باغِ جہاں میں غنچۂ اُمید کھل گیا
ایسا ثمر نہالِ تمنا کو مل گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۸)

در حالِ شہادتِ جنابِ حر علیہ السلام

(۱)
دریا ہو کے حرؑ کی شجاعت سے بہہ گئے — جبرئیلؑ آئے سدرہ سے تحسین کہہ گئے
یوں ہیجوا اس بھاگ کے سب روسیہ گئے — توسن کے نیچے نقشِ قدم بن کے رہ گئے
غل تھا کہ شبیر سب پہ زبردست رہتے ہیں
اُس کو غلامِ پنجتن پاک کہتے ہیں

(۲)
خالی ہوا سپاہ سے جب عرصۂ قتال — آقا کے دیکھنے کو پھرا حرؑ خوشخصال
شمشیر و نیزہ ہاتھوں کے اندر لہو سے لال — تن تیروں سے چھنا ہوا دل پیاس سے نڈھال
حضرت پکارے صاحبِ شمشیر آتا ہے
روباہوں کو بھگا کے مرا شیر آتا ہے

(۳)
حرؑ نے کہا جو پانی ذرا سا ہو مرحمت — تو چھین لوں یزید کا میں تختِ سلطنت
بولے حسینؑ پھر ہمیں کیا اس سے منفعت — بہتر وہی ہے جو کہ ہو مالک کی مصلحت
یہ کہہ کے حر کی پیاس کو شہؑ نے بجھا دیا
اک سیب خلد ہاتھ میں تھا وہ سنگھا دیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زینبؑ نے در پہ آ کے کہا حُر کو مرحبا ﴿۴﴾ اور پوچھا شمر قتل ہوا یا کہ بچ گیا
مطلب سمجھ کے رو دیے حسینؑ اور یہ کہا خواہر ابھی مریگا بھلا شمر بے حیا
سینہ پہ بیٹھ کر وہ مرا سر اُتارے گا
اور سر اُتار کر تری چادر اُتارے گا

حر شہ کے پاؤں چوم کے رن کی طرف چلا ﴿۵﴾ شقۂ علم کا کھول کے عباسؑ نے کہا
دم لے علم کے سایہ میں پھر کیجیو وغا حُر نے کہا نہیں مجھے ہونے دو اب فدا
آقا علم کے سایہ میں مجھ کو بٹھاتے ہیں
حیدرؑ بزیر سایۂ طوبیٰ بلاتے ہیں

بولے حسینؑ جا مرے مہمان الوداع ﴿۶﴾ اے مرے بوذر اے میرے سلمان الوداع
اے مرے جان نثار مری جان الوداع زہراؑ و مرتضیٰؑ ترے قربان الوداع
بابا سے کہیو پیاسے کا لشکر بھی آتا ہے
پھر کہیو کہ بے دودھ کے اصغرؑ بھی آتا ہے

مشتاق مرگ رن میں گیا حر باوفا ﴿۷﴾ جلادوں کو پکارا کہ اب سر کرو جدا
لو میں نے وقفِ راہِ حسینؑ آپ کو کیا تن ہو کہ سر ہو دل ہو کہ سینہ ہو سب فدا
لیلو قسم غریبیٔ سبطِ رسولؐ کی!
لو نیزے مارو میں نے شہادت قبول کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کہہ رہا تھا ظالموں سے حرِؑ نامور — جو آیا چھپ کے پشت پہ سفیان کا پسر
نیزہ غضب کا اس نے لگایا وہ تان کر — ۸ — جو سینہ سے گزر گیا لیکر دل و جگر
فوارہ خون دل کا بہا آہ زمین پر
اور یا حسینؑ کہہ کے گرا حُر زمین پر

دوڑے پیادہ رن کو یہ کہتے ہوئے امامؑ — زینبؑ تمہارے بھائی کا مہمان ہوا تمام
سیدانی پیٹنے لگی لیلےٰ کے حُر کا نام — ۹ — آقا کے گرد دو پلٹن چلے حیدری غلام
یوں شاہ بیقرار تھے مہماں کے واسطے
یعقوبؑ جیسے یوسفؑ کنعاں کے واسطے

مقتل میں آکے دیکھتا کیا ہے علیؑ کا لال — اک شیر جھومتا ہے دو زانو لہو میں لال
ہاتھوں میں ڈھال ڈھال پہ سر ضعف سے نڈھال — ۱۰ — ہاتھے میں اپنے خون کے تھا لیکے وہ ہلال
دل کو وفورِ درد سے ہے قصدِ آہ کا
لیکن وہ نام لیتا ہے اُس دم بھی شاہؑ کا

پھیلا کے ہاتھ شہؑ نے کہا جا کے متصل — اُٹھ میری جان اُٹھ مرے مہمان مجھ سے مل
وہ بولا آہ اُٹھنے نہیں دیتا زخمِ دل — ۱۱ — اکبرؑ کا واسطہ مجھے فرمایئے بحل
یہ کہہ کے ایسا تڑپا کہ ہر زخم پھٹ گیا
آنکھوں کی پتلی پھر گئی اور دم اُلٹ گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عارض پہ حُر کے شاہ نے عارض کو رکھ دیا — زخمِ جگر کا بوسہ کئی مرتبہ لیا
حُر نے اشارہ خیمۂ سادات کا کیا (۱۲) گودی میں لے چلا پسرِ شیرِ کبریا
اصحاب گردِ لاش کے تھے شور و شین میں
حُر مسکرا رہا تھا کنارِ حسینؑ میں

کہتے ہیں جب قریب رہی شہ کی بارگاہ — آغوشِ شہ میں رونے لگا جاں نثارِ شاہؑ
پوچھا رفیقوں نے تو یہ بولا وہ خیر خواہ (۱۳) اک آرزو بڑی رہی جاتی ہے آہ آہ
کمزور پیاس سے مرا آقا ہے کیا کہوں
آقا پہ میرے نرغۂ اعدا ہے کیا کہوں

بولے رفیق شہؑ کے بجا لائیں مل کے ہم — باقی نہیں ہے اور تو سب چیز ہے بہم
کیا آرزو ہے کہہ تجھے شبیرؑ کی قسم (۱۴) وہ بولا آدھی دم کا ہے مہماں میرا دم
ہاتھوں پہ لے کے رکھ دو تنِ پاش پاش کو
خیمہ کے گرد لیکے پھرو میری لاش کو

منہ سے یہ کہہ کے مر گیا حضرت کا دوستدار — زینبؑ پکاری ڈیوڑھی سے ہو ہو کے بیقرار
میں ہوں ترے نثار تو شہؑ پہ ہوا نثار (۱۵) ہیں تیری لاش پر مری اماں بھی بیقرار
بس اے دبیر حشر تھا زینبؑ کے بین پر
روتی تھی یوں ہی جا کے وہ لاشِ حسینؑ پر

(از نتیجۂ فکر)
مرزا دبیر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۹)

دراحوالِ شہادت حضرت حُرؑ

ناصرانِ شہِ والا کی محبت دیکھی ۔۔۔ یاورانِ شہِ مظلوم کی غربت دیکھی
مومنو تم نے اصحابِ حسینی کی مروّت دیکھی ۔۔۔ (۱) ۔۔۔ بھوک اور پیاس میں مرجانے کی ہمت دیکھی
اپنی منزل پہ وہ سب عاشقِ سرور پہنچے
لڑ کے کس شان سے پیاسے لبِ کوثر پہنچے

کربلا کیسا لڑا پہلے حرِ اوّل بتلا ۔۔۔ کتنے بے سر سپہِ شام کے تھے دل بتلا
کتنے اسوار تو کتنے کٹے پیدل بتلا ۔۔۔ (۲) ۔۔۔ کیسے سیدھے ہوئے تھے کھائے تھے جو بل بتلا
کیا نظرِ تیغ کی بھی دور سے خط دھرتی تھی
کس صفائی سے سرِ کفر قلم کرتی تھی

کربلا تھا یہ جری فوجِ جفا کا اک فرد ۔۔۔ شبِ عاشور نبی زادے کے غم میں ہوا زرد
بھوکے پیاسوں کی صدا سنکے ہوا دلمیں درد ۔۔۔ (۳) ۔۔۔ رات بھر بسترِ راحت پہ بھریں آہیں سرد
صبح دم چرخ پہ جب نیرِ اعظم نکلا
اپنے خیمہ سے اکڑتا ہوا ضیغم نکلا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاتھ رومال سے بندھوکے گیا پیشِ حسینؑ — رو کے کہتا تھا کہ اے جانِ رسول الثقلین
آہ حیدرؑ کے جگر فاطمہؑ کے نور العین (۴) دیکھئے لرزہ براندام ہوں دل ہے بیچین
روح بیتاب ہے عصیاں کی تلافی کے لیے
ہاتھ باندھے ہوئے حاضر ہوں معافی کیلئے

کیجئے رحم خطاوار غلام آیا ہے — عفو فرمائیے گنہگار غلام آیا ہے
کُل کے مختار یہ ناچار غلام آیا ہے (۵) غرقِ عصیاں بدلِ زار غلام آیا ہے
پار دریائے گنہ سے میری کشتی کردو
اپنی نعلین کے صدقے میں بہشتی کردو

بڑھ کے حضرتؑ نے پکارا کہ نہ گھبرا بھائی — دیر آنے میں نہ کر اسپ کو گرما بھائی
گھر یہ تیرا ہے قدم رنجہ تو فرما بھائی (۶) غلطی عفو ہوئی اب تو نہ شرما بھائی
سرخرو کرتا ہے رحمت سے خطاوار کو وہ
بخش دیتا ہے ہر اک عبدِ گنہگار کو وہ

اب خطا تیری ہوئی قابلِ رحمت اے حرؑ — بس مرو دن نہ کوئی ہوئیگی زحمت اے حرؑ
رشکِ شاہوں کا ہوئی اب تیری عظمت اے حرؑ (۷) تجھ پہ نازاں ہو نہ کس واسطے حشمت اے حرؑ
ناز جس پر کرے دنیا وہ حشم تیرا ہے
نصرتِ آلِ محمدؐ میں قدم تیرا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جوڑ کر دست ادب حُر نے اجازت چاہی — عرض کی خادم تو ہوں مجھے دیجئے شاہی
سر قلم ہوئے تو زائل ہو میری گمراہی — ٨ — دشت پر ہول سے کر دیجئے جناں کو راہی
پیش رو سب کا ہوں مانی ہے یہ منت آقا
کر کے رخصت مجھے دیدیجئے جنت آقا

شہؑ نے فرمایا کہ یہ شوق جناں اے بھائی — ابھی آیا ابھی ہوتا ہے رواں اے بھائی
اپنی مجبوری کروں کیا میں بیاں اے بھائی — ٩ — تین دن سے نہیں پانی کا نشاں اے بھائی
کیا کہوں روح بدن میں میرے گھبراتی ہے
حال اپنا مجھے کہتے ہوئے شرم آتی ہے

گھر میں اللہ و نبیؐ کے تیری مہمانی ہے — پسر ساقی کوثر کو پشیمانی ہے
بدلے کھانے کے غم و رنج کی طغیانی ہے — ١٠ — تیسرا دن ہے کہ ممکن نہ یہاں پانی ہے
کیوں نہ شق ہوئے کلیجہ میرا غم سے بھائی
کچھ تواضع نہ تری ہو سکی ہم سے بھائی

حُر ذیجاہ نے بدلی تھی وغا کی صورت — ہر ستمگار کو تھی پیش بلا کی صورت
محو تھی باغیوں کے دل سے وغا کی صورت — ١١ — تیغ میں حُر کی جھلکتی تھی قضا کی صورت
دہنے بائیں تو پس و پیش کبھی پھرتے تھے
آب شمشیر میں تن ڈوب کے سر ترتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاں بس اے خامۂ اعجاز نہ ہو جائے طول — جنگ میں حر دلاور ہمہ تن ہے مشغول
۱۲ بھاگتی پھرتی ہے ہر سمت سپاہِ مجہول — دیکھے آواز یہ فرماتے ہیں فرزندِ رسولؐ
ان طرف آ کے نہ ممکن ہوئی راحت بھائی
دیر سے لڑتا ہے دم لے کوئی ساعت بھائی

میرے نانا کی یہ امت ہے بس اے حر جری — ان کی بدعہدیوں کی خوب سزا تو نے دی
۱۳ پھر نہ باز آئے گی واللہ یہ افواج شقی — ہاتھ اب روک لے بیکس کی یہی ہے مرضی
اس میں کچھ شک نہیں اے بھائی کہ جرار ہے تو
رحم لازم ہے کہ سید کا طرفدار ہے تو

لڑتے لڑتے جو سنا حر نے یہ آقا کا کلام — ایک دم ہاتھ کو جھٹکا دیا روکی صمصام
۱۴ کھینچ لی اپنی طرف اسپ سبک رو کی لجام — مڑ کے سرور کی طرف لب پہ یہ جاری تھا کلام
خادم نو پہ سوا لطف و کرم ہو جائے
اب اگر ہاتھ اٹھے ہاتھ قلم ہو جائے

تھا مخاطب شہ والا سے حر با توقیر — ناگہاں ٹوٹ پڑے چار طرف سے بے پیر
۱۵ ایک یہ بیکس و لاچار وہ لاکھوں کی بھیڑ — نیزہ سینہ پہ لگے آ کے پیشانی پہ تیر
دور سے پڑنے لگے فرق پہ پتھر ہے ہے
ڈگمگانے لگا گھوڑے پہ دلاور ہے ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶
دی یہ حضرت کو صدا وقت ہے آخر آقا ۔۔۔ اب میں جاتا ہوں میرے صابر و شاکر آقا
اک غلام آپ کا اور لاکھ یہ کافر آقا ۔۔۔ آپ پر جان فدا کرتا ہے ناصر آقا
مثل سابق کے بحل میری جسارت ہو جائے
مرتے دم آپ کے قدموں کی زیارت ہو جائے

۱۷
کہکے یہ گر پڑا گھوڑے سے حرِ عالی جاہ ۔۔۔ فتح کے باجے بجانے لگے رن میں گمراہ
روکے میدان کو چلے گھر سے امام ذی جاہ ۔۔۔ مرگ مہمان سے ایک ایک کا تھا حال تباہ
تذکرے حر کے نصیبے کے کہیں ہوتے تھے
تازہ مہمان کو کہیں چھوٹے بڑے روتے تھے

۱۸
ہاں تو یہ حال تھا کہ میداں میں پہنچے شبیرؑ ۔۔۔ دیکھا ہے حالت مہمان بہت کچھ تغیر
روکے چلائے کہ ہیہات حرِ باتوقیر ۔۔۔ کھول دے آنکھیں کہ آیا ہے یہ بیکس دلگیر
تو نے بھی مر کے زیادہ کیا غم کو بھائی
کر لے کچھ باتیں کہ تسکین ہو ہم کو بھائی

۱۹
سنکے یہ چونک پڑا شاہ سے وہ اہلِ وفا ۔۔۔ سرد اک آہ بھری اور کیا چشم کو وا
دیکھ کر سرورِ کونین کو رو کر یہ کہا ۔۔۔ مرد کچھ میری طرف آتے ہیں شاہِ والا
کون ہیں ان کی کہاں سے ہے سواری آئی
ان کے ہمراہ ہے اک کالی عماری آئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روکے شہ بولے یہ خاصانِ خدا آئے ہیں — تیرے لینے کو رسولِ دوسرا آئے ہیں
۲۰ غم نہ کھا بھائی شہِ عقدہ کشا آئے ہیں — تجھ سے ملنے حسنِ سبز قبا آئے ہیں
تیری تسکین کو ہمراہ انہیں لائی ہیں
والدہ خلد سے لینے کو تجھے آئی ہیں

تو نے بیکس کے لیے جان گنوائی اے حُر — ایکدم آن کے راحت نہیں پائی اے حُر
۲۱ بھوکے پیاسے کی مروّت تجھے بھائی اے حُر — میری الفت میں یہ تکلیف اُٹھائی اے حُر
سچ ہے غربت کے بھی ہوتے ہیں عجب دن بھائی
مرتے دم بھی تجھے پانی نہیں ممکن بھائی

سُنکے یہ شاہ سے رونے لگا وہ باتوقیر — کرب اسدرجہ بڑھا ہوگئی حالت تغیر
۲۲ ہچکی اک آئی کہ بس حر کا ہوا وقت اخیر — پونچھ کر خون پسینہ کو پکارے شبیر
کیسی مجبوری سے بیکس کا مددگار مرا
تشنہ لب بھوکے پیاسے کا طرفدار مرا

اب قلم روک لے حیدر کہ نہیں دل کو چین — سرِ حُر زانو پہ رکھے ہوئے روتے ہیں حسین
۲۳ ہیں حر اول کیلئے خیمہ شبیر میں بین — کہتے ہیں روکے حبیب ابن مظاہر ابن قین
فوج اسلام میں آتے ہی تو ذیشان ہوا
ابھی آیا ابھی فردوس میں مہمان ہوا

(از نتیجۂ فکر)

جناب سید حیدر عباس حیدر جارچوی

تلمیذ:- مولانا سید افضل حسین ثابت لکھنوی (مرحوم)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۰)

شہادت حضرت عونؑ و محمدؑ

(۱)
جب نونہالِ گلشنِ مسلمؑ قلم ہوئے — غُل تھا یتیم کشتۂ تیغِ ستم ہوئے
بیوہ کے لال فدیۂ شاہِ اُممؑ ہوئے — دو شیر اور فوجِ حسینیؑ میں کم ہوئے
خیمہ میں ہائے ہائے کی اک دھوم پڑ گئی
روتے تھے سب کہ رانڈ کی بستی اُجڑ گئی

(۲)
اُس دم سوائے لختِ دلِ شیرِ ذوالجلال — باقی تھے یہ پانچ غضنفر پئے جدال
عباسؑ سا جری، علی اکبرؑ سا خوش خصال — زینبؑ کے دو صغیر پسر، اک حسنؑ کا لال
پانچوں یہ شیر رن کا ارادہ کیے ہوئے
شہؑ کی سپر تھی ہاتھ میں تیغیں لیے ہوئے

(۳)
عباسؑ چاہتے تھے کہ جائیں وغا کو ہم — اکبرؑ کھڑے تھے مرنے کی کھائے ہوئے قسم
قاسمؑ یہ کہہ رہے تھے کہ اب زندگی ہے سم — زینبؑ کے لال ماموں کو تکتے تھے دمبدم
حضرت کسی کی بات میں کچھ کہہ نہ سکتے تھے
وہاں شوقِ جنگ تھا اِدھر آنسو ٹپکتے تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسرت سے دیکھتے تھے انہیں شاہِ تشنہ لب — فوجِ امیرِ شام اُدھر تھی وغا طلب
اکبرؑ سے پھر کے ابنِ حسنؑ نے کہا یہ تب — (۴) ہو آپ کی صلاح تو ہم مرنے جائیں اب
رخصت کی شاہِ دیں سے گزارش ضرور ہے
ہاں بھائی جان آج سفارش ضرور ہے

یاد آگئی تھی ہم کو وصیت پدر کی آج — کچھ خود بخود شگفتہ ہے گُل کی طرح مزاج
سر تا قدم یہ شاہِ اممؑ کے ہے تخت و تاج — (۵) رخصت میں سعی کی ہے نہیں ہم کو احتیاج
کوئی بڑھیگا اور جو تلوار تول کر
بندہ سند دکھائے گا بازو کا کھول کر

نزدیک تھے جو حضرت زینبؑ کے لالہ فام — گھبرائے جب یہ ابنِ حسنؑ نے کیا کلام
سوچا کہ ہم سے پہلے جو قاسمؑ ہوئے تمام — (۶) دیکھیں گی منہ ہمارا نہ پھر خواہرِ امام
جو حکم ہے بجا اُسے لائیں تو خوب ہے
ہم اُن سے پہلے مرنے کو جائیں تو خوب ہے

یہ سوچ کر بڑھے وہ گُلِ باغِ بوترابؑ — رو کر یہ نونہالِ حسنؑ سے کیا خطاب
للہ اذنِ جنگ نہ مانگیں ابھی جناب — (۷) آئیگا ہم پہ بنتِ یداللہ کا عتاب
وہ دن ہے آج روتی تھیں جس دن کے واسطے
بھیا یہ خانہ زاد ہے کس دن کے واسطے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کہہ کے آئے وہاں سے قریبِ شہِ اُمم ۔ ہاتھوں کو جوڑ جوڑ کے بولے بہ چشمِ نم
کیوں ماموں جان آپ یہ پوچھتے نہیں ہم ۔ (۸) ۔ اب کس کو بھیجیے گا سوئے لشکرِ ستم
شہؑ نے کہا تعلق ہے دلِ نامراد کو
یہ قصد ہے کہ اب ہمیں جائیں جہاد کو

یہ سُن کے زرد ہو گئے زینبؑ کے دونوں لال ۔ رکھا سروں کو جھک کے قدم پر بصد ملال
کی عرض منتوں سے کہ یا شاہِ خوش خصال ۔ (۹) ۔ دیجیے رضائے جنگ ہمیں بہرِ ذوالجلال
مرنے کا نام منہ سے جو حضرت نکالیں گے
ہم نیمچوں سے اپنے گلے کاٹ ڈالیں گے

حد سے سوا مضطر ہوئے جب وہ اسیرِ غم ۔ ساتھ اُن کو لے کے خیمہ میں آئے شہِ اُمم
دیکھا وہاں کہ زوجۂ مسلم بچشمِ نم ۔ (۱۰) ۔ ماتم کی صف پہ بیٹھی ہے اور گرد ہیں حرم
صدمہ ہوا منہ اشکوں سے دھونے لگے حسینؑ
رومال رکھ کے آنکھوں پہ رونے لگے حسینؑ

ماں کی طرف جو عونؑ و محمدؑ نے کی نظر ۔ منہ پھیر کر جھکا لیا زینبؑ نے اپنا سر
بھائی سے بھائی نے کہا تب یہ بچشمِ تر ۔ (۱۱) ۔ اماں خفا ہیں جو نہیں دیکھتیں اِدھر
کیا جانیں وہ کہ دیر کا یہاں کیا سبب ہوا
رخصت میں اور پیچ پڑا تو غضب ہوا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲
یہ کہہ کے ماں کے پاس گئے دونوں مہ لقا — ڈر ڈر کے کانپ کانپ کے چپکے سے یہ کہا
ہم مانگتے ہیں دیر سے میدان کی رضا — دیتے نہیں مگر شہؑ دیں رخصتِ وغا
بے وجہ خادموں سے مکدر حضور ہیں
اماں خدا گواہ ہے ہم بے قصور ہیں

۱۳
بولی یہ رو کے خواہرِ سلطانِ بحر و بر — اب دھیان آیا مر گئے مسلمؑ کے جب پسر
لاشہ پہ لاشہ آتے ہیں گزری ہے دوپہر — کیا کر رہے تھے صبح سے جب ان تھے کدھر
حضرت کے ساتھ اب بھی نہ آتے تو خوب تھا
اکبر کے بعد مرنے کو جاتے تو خوب تھا

۱۴
مجھ سے بہانہ کرتے ہو آنسو بہا بہا — لیتے نہیں ہو شاہؑ سے تم رخصتِ وغا
انصاف سے تمہیں کہو اے میرے مہ لقا — مسلمؑ کے دونوں بیٹوں کو کیونکر دوں رضا
رخصت نہ پائی عذر نئے یہ نکالے ہیں
رکتے ہیں وہ بھلا جو کوئی مرنے والے ہیں

۱۵
ہے اپنے پیارے بھائیؑ کی سر کی مجھے قسم — اب مر بھی جاؤ گے تو نہ کچھ ہوگا مجھ کو غم
کٹ کٹ گئی ہوں رو دیئے ہیں بچوں کو جو ہم — میں ننگے پاؤں ڈیوڑھی پہ جاتی ہوں دمبدم
لشکر تمام ہو چکا سب میرے بھائیؑ کا
بے وقت گر لڑے تو مزا کیا لڑائی کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مَل مَل کے پشت دست سے آنکھیں وہ خوش سیر
روئی نہ ماں بھی رونے لگی منہ کو پھیر کر
جب ننھے ننھے ہاتھوں کو جوڑا جھکا کے سر ۱۶
بس مہر مادری سے تڑپنے لگا جگر
منہ چومے، اشک پونچھے، دلاسہ دیا انہیں
دل کی طرح کلیجے سے لپٹا لیا انہیں

فرمایا پیار سے کہ ان آنکھوں کے ماں نثار
راضی ہوں اب خفا نہیں تم سے میں دلفگار
سمجھی تمہارا اس میں بھلا کیا تھا اختیار ۱۷
دیکھو دلائے دیتی ہوں میں اذن کارزار
ہاں واری تم بھی اذن وغا پر اڑے رہو
ماموں کے آگے ہاتھوں کو جوڑے کھڑے رہو

شفقت پہ ماں کی خوش ہوئے وہ دونوں شاہ ع ۱۸
جا کر کھڑے ہوئے عقب شاہ ع دیں پناہ
پرسہ جو دیکے زوجہ مسلم ع کو اٹھے شاہ ع
آئے بہن کے پاس ادھر سے بہ اشک و آہ
چہرے کا رنگ فق تھا، کلیجہ پہ ہاتھ تھے
سایہ کی طرح بھانجے بھی ساتھ ساتھ تھے

بنت علی ع اٹھی پئے تعظیم شاہ ع دیں!
تسلیم کر کے سر سے قدم تک بلائیں لیں
شہ ع نے کہا بہن سے کہ اے زینب ع حزیں ۱۹
ماموں کو چھوڑتے نہیں دیکھو یہ مہ جبیں
دونوں مصر ہیں رن کی اجازت کے واسطے
مچلے ہوئے ہیں دیر سے رخصت کے واسطے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس منہ سے میں کہوں کہ یہ بچے گلے کٹائیں — اس عمر میں شہید ہوں اس سن میں زخم کھائیں
(۲۰)
سمجھاؤ تم انہیں کہ مجھکو نہ یہ رلائیں — اکبرؑ کو جانے دیں ابھی مرنے کو یہ جائیں
بیٹوں کے داغ سبطِ نبیؐ کو قبول ہیں
یہ جعفرؑ و علیؑ کے گلستاں کے پھول ہیں

تھرا کے بنتِ فاطمہؑ نے یہ کیا کلام — اکبرؑ کا مرنے والوں میں لیجئے نہ نام
(۲۱)
قربان اس کے نقشِ قدم پر یہ لالہ فام — شہزادہ مرنے جائے سلامت رہیں غلام
بھیجوں گی امیدوار کے تلواریں کھانے کو
پالا ہے میں نے کیا انہیں گھر میں بٹھانے کو

اب دیجئے رضا انہیں یا شاہِ کربلا — میں جانتی ہوں پہلے کٹائیں یہی گلا
(۲۲)
کڑھیئے نہ آپ یہ بھی تو کچھ چیز ہیں بھلا — صدقہ اتارتی ہوں کہ رد ہو کہیں بلا
یہ کیا ہیں جن کے ہجر مجھے ناگوار ہوں
اکبرؑ کی میرے جان بچے یہ نثار ہوں

نالاں اِدھر تو بنتِ علیؑ تھی بہ اشک و آہ — لپٹاتے تھے گلے سے اُدھر بھانجوں کو شاہؑ
(۲۳)
آخر کہا کہ جاؤ بھرا گھر کرو تباہ — اچھا تمہیں بھی رو دیں گے جو مرضیِ اِلٰہ
اب تک جدا ہوئے تھے نہ ماموں کے ساتھ سے
مجبور ہوں کہ ماں تمہیں کھوتی ہے ہاتھ سے

(از نتیجۂ فکر)
میر مونس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۱)

شہادت حضرت عونؑ و محمدؑ

(۱)

آتے ہیں کس شکوہ سے زینبؑ کے نونہال — جعفرؑ کا دبدبہ، اسد اللہ کا جلال!
قوت میں لاجواب، تو جرأت میں بے مثال — سبزے کی طرح فوج کو کردیں گے پائمال
سر تن سے دور ہوں گے صغیر و کبیر کے
رن پر چڑھے نواسے جنابِ امیرؑ کے

(۲)

استادہ در پہ خیمے کے ہیں بنتِ مرتضیٰؑ — اور سامنے کھڑے ہیں شہنشاہِ کربلا
ہمشکلِ مصطفیٰؐ ہیں اور عباسؑ باوفا — قاسمؑ بھی تک رہے ہیں اُدھر دیکھئے ذرا
لشکر میں دھاک فوج میں غل ہو دہائی کا
دیکھیں گے سب تماشا ہماری لڑائی کا

(۳)

کہنے لگے یہ بھائی سے عونؑ فلک حشم — سب بن پڑے گا چاہیئے اللہ کا کرم
پہلے تو ابنِ سعد لعنہ کا سر تن سے ہو قلم — پھر شمر لعنہ نابکار پہ تلوار ہو علم
پھر دھنس پڑیں گے فوج میں باگوں کو پھیر کے
لشکر میں ایک ایک کو ماریں گے گھیر کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

دونوں کی باتیں سُن رہی تھیں بنتِ مرتضیٰؑ — پردے سے منہ نکال کے عباسؑ سے کہا
کہہ دو مری طرف سے کہ میں اب نہیں خفا — تم نے وہی کیا کہ جو تھا میرا مدّعا
میں بھی ہوں راضی، خوش شہؑ عالی پناہ ہیں
لو میں نے دودھ بخش دیا سب گواہ ہیں

(۵)

مصروف تھے اِدھر تو وہ زینبؑ کے لالہ فام — آ گئی سمٹ سمٹ کے اُدھر فوجِ رُوم و شام
گھوڑوں کی باگیں پھیر کے جھپٹے وہ تشنہ کام — پھر چار سمت ہونے لگا رن میں قتلِ عام
جو نامور تھے فوج کے فی النّار ہو گئے
پیدل تو کیا، سوار بھی مسمار ہو گئے

(۶)

لاکھوں سے دو صغیر کہاں تک وغا کریں — طاقت جواب دیدے تو بتلاؤ کیا کریں
ہے دل میں یہ کہ ماموں پہ سر کو فدا کریں — جو ماں سے کر چکے ہیں وہ وعدہ وفا کریں
دو دن کی بھوک پیاس میں تلواریں کھائیے
اس کی بڑی خوشی ہے کہ کوثر پہ جائیے

(۷)

اُمڈا ہوا ہے چار طرف لشکرِ شریر — ڈوبے ہوئے ہیں خون میں دونوں مہ منیر
تیغوں سے چُور چُور ہے تن حال ہے تغیر — سینے فگار ہو گئے یہاں تک لگے ہیں تیر
شدّت ہوئی جو ضعف کی مجبور ہو گئے
زخم اس قدر لگے کہ بدن چُور ہو گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

گو موت عنقریب ہے لیکن ہیں باحواس
جرأت کے معنی یہ ہیں کہ مطلق نہیں ہراس
سینوں کو پھونکے دیتی ہے شعلہ بھری پیاس
چاروں طرف کو تکتے ہیں دونوں بہ درد و یاس
اللہ ری جرأت کہ ہیں سینے تنے ہوئے
جاتے ہیں اب بہشت میں دولہا بنے ہوئے

۹

برچھی کسی کی چھوٹے کے سینے پہ چل گئی
واحسرتا کہ توڑ کے دل کو نکل گئی
آئی اجل حیات کی صورت بدل گئی
ندی لہو کی زخمِ جگر سے اُبل گئی
ضربت غضب کی تھی کہ کلیجہ دہل گیا
گھوڑے سے خاک پر جو گرے دم نکل گیا

۱۰

پھر سر پہ اک بڑے کے لگی تیغِ آبدار
بس تھرتھرا کے گر پڑے گھوڑے سے ایک بار
چاروں طرف سے ٹوٹ پڑی فوجِ نابکار
ہاں کاٹو دوسروں کو یہ ہر سو ہوئی پکار
ہچکی جو آئی دارِ فنا سے گزر گئے
باہیں گلے میں ڈال کے بھائی کے مر گئے

۱۱

طبلِ ظفر بجا صفِ لشکر میں جا بجا
اکبرؑ نے دور کر شۂ والا سے یہ کہا
گھوڑوں سے گر پڑے پھوپھی اماں کے دلربا
سر کاٹے نہ دونوں کے یہ فوجِ بے حیا
زندہ ہیں یا کہ دونوں جہاں سے گزر گئے
بابا ہمیں یہ ہوتا ہے ثابت کہ مر گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۲)

سینے پہ ہاتھ مار کے بولے یہ شاہِ دیں / ہے ہے شہید ہو گئے زینبؑ کے نازنیں
اکبرؑ کو ساتھ لے کے چلے سوئے دشتِ کیں / دیکھا پڑے ہیں خاک پہ دونوں وہ مہ جبیں
تیغوں سے چور دونوں کو پایا حسینؑ نے
رو کر گلے سے اپنے لگایا حسینؑ نے

(۱۳)

زندہ نہ پایا جب انہیں زہراؑ کے لال نے / ہاتھوں سے سر کو پیٹا شہِؑ ذی کمال نے
اک لاش اٹھائی اکبرؑ یوسف جمال نے / اور عون کو اٹھایا شہِؑ خوش خصال نے
عباسؑ چاک اپنا گریباں کیے ہوئے
لاشوں کے ساتھ ساتھ تھے سایہ کیے ہوئے

(۱۴)

لاشوں کو لائے در پہ شہنشاہِ بحر و بر / فضہؓ کھڑی تھی ڈیوڑھی کے اوپر برہنہ سر
رانڈوں کو اس نے جا کے یکایک یہ دی خبر / خوں میں نہائے زینبؑ ناشاد کے پسر
عباسؑ اور اکبرؑ جرار آئے ہیں
لاشوں کو رن سے سیدِ ابرارؑ لائے ہیں

(۱۵)

خیمے سے دوڑے آلِ محمدؐ برہنہ سر / لاشوں سے سب لپٹ گئیں رانڈیں ادھر ادھر
بیٹھی تھیں جانماز پہ زینبؑ بچشمِ تر / کہتے ہیں اس کو صبر کہ مطلق نہ کی نظر
بیبیؑ نہ روئیں اور نہ شغلِ بکا کیا
بیٹوں کی لاشیں دیکھ کے شکرِ خدا کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

پڑھ کر نمازِ شکر اُٹھی بنتِ مرتضیٰؑ — پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کے سُوئے چرخ یہ کہا
اے ربِّ پاک ذات ترے نام کے فدا — کم ہے جو تیرا شکر کروں میں بجا رہا
آ گئے نبیؐ و فاطمہؑ کے سُرخرو رہی
صدقے سے تیرے آج مری آبرو رہی

۱۷

یہ کہہ کے آئیں ماتمی صف پر بصد فغاں — سب بیبیوں نے آن کے پُرسہ دیا وہاں
رونے کا غل ہوا کہ قیامت ہوئی عیاں — وہ بین دل خراش وہ فریاد الاماں
ہلتا تھا چرخ اور زمیں تھرتھراتی تھی
رانڈوں کے پیٹنے کی صدا رن میں جاتی تھی

۱۸

زینبؑ کو لائیں لاشوں پہ بانوئے نیکنام — دیکھا پڑے ہیں خون میں ڈوبے وہ تشنہ کام
شانے ہلا ہلا کے یہ ماں نے کئے کلام — تعظیم کو اٹھو، مجھے جھک کر دو سلام
پیارو یہ کیا ہے آج جو شرم و حیا نہیں
آداب کا مقام ہے، سونے کی جا نہیں

۱۹

دربار میں حسینؑ کے اب کون جائے گا — ہتھیار باندھے کون مرے پاس آئے گا
نعلین ماموں جان کی کون اب اٹھائیگا — اکبرؑ کی طرح کون یہ نیزے ہلائے گا
ہتھیار باندھ باندھ کے گھر سے جو جاؤ گے
دربار سے حسینؑ کے کس وقت آؤ گے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۰)

اب یہ بتاؤ تم کو کدھر ڈھونڈنے کو جاؤں — نہلاؤں میں کسے، کسے پوشاک میں پنہاؤں
لیکر بلائیں کس کو کلیجے سے میں لگاؤں — بتلاؤ پہلوؤں میں کسے شب کو میں سلاؤں

خوشبو تمہارے تن کی جو مادر نہ پائیگی
بتلاؤ کس طرح سے اسے نیند آئے گی

(۲۱)

ہے ہے میں کس طرح کی مصیبت میں پڑ گئی — فریاد ہے کہ آج میں تم سے بچھڑ گئی
آکر وطن سے یہاں مری قسمت بگڑ گئی — برباد گھر ہوا، مری بستی اُجڑ گئی

نام و نشان تمہارے جہاں سے مٹا دیئے
روشن مرے چراغ اجل نے بجھا دیئے

(۲۲)

پیارو جواب دو میں کدھر جاؤں کیا کروں — زندہ کہاں سے اب میں تمھیں پاؤں کیا کروں
قبریں کہاں تمہاری میں بنواؤں کیا کروں — لاشوں کو کس طرح سے میں دفناؤں کیا کروں

بیکس کی مجھ غریب کی قسمت بگڑ گئی!!
ہے ہے مری بسی ہوئی بستی اُجڑ گئی

(۲۳)

ماں ہو کے ہاتھ جوڑتی ہوں دیکھ لو ذرا — تم فاطمہؑ سے جا کے نہ کرنا مرا گلا!
پانی نہ تم کو ماں نے دیا شرم کی ہے جا — بیگور تم ہوا اور یہ میدانِ کربلا

فاقے سے تین دن کے ہو پانی پیا نہیں!
تابوت کیسا، ماں نے کفن تک دیا نہیں

(از نتیجۂ فکر
میر مونس)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۲)

شہادت حضرت قاسم ابنِ حسنؑ

(۱)

دی رن کی رضا شاہؑ نے جب ابنِ حسنؑ کو — اک عید ہوئی مرنے کی اُس غنچہ دہن کو
شیرانہ چلا تیغ بکف خیمے سے رن کو — اعدا نے کہا دیکھ کے اس رشکِ چمن کو
نورِ حسنیؑ چہرۂ زیبا سے عیاں ہے
ہم شوکت و شانِ اسد اللہ یہ جواں ہے

(۲)

نوشاہ نے پائی تھی عجب ہمّت عالی — حملہ کیا جس صف پہ وہ صف ہوگئی خالی
تلوار نے آفت سرِ کفّار پہ ڈالی — لڑنے کے لیے تیغ و سپر جس نے سنبھالی
تلوار کا آنا ہوا ثابت نہ لعیں پر
دو ٹکڑے نظر آئے برابر سرِ زمیں پر

(۳)

تھا مضطر و حیراں پسرِ سعدِ ستمگر — پیہم یہ خبر دار خبر دیتے تھے آکر
سرداروں کے سر کٹ گئے پسپا ہوا لشکر — دریا تلک آ پہنچا ہے لختِ دلِ شبّرؑ
اس شبّرِ غضبناک کو ٹوکا نہیں جاتا
سب کہتے ہیں بجلی کو تو روکا نہیں جاتا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

گھبرا کے عمر لعہ نے کہا، ازرق لعہ کو بلا لا — آیا وہ جفاکار سنبھالے ہوئے بھالا
بولا یہ عمر لعہ ، ہو گیا لشکر تہہ و بالا — گھوڑے کو مگر تو نے پرے سے نہ نکالا
جا کر کوئی اس صفدر و جرّار کو مارے
نزدیک ہے آ کر کسی سردار کو مارے

۵

یوں کہنے لگا چیں بجبیں ہو کے وہ مغرور — لڑکے سے لڑوں میں یہ مری عقل سے ہے دور
اس فوج پہ تو گو کہ حکومت پہ ہے مامور — یہ ننگ کسی طرح نہ ہو گا مجھے منظور
مارا ہے ہزاروں کو مری دھاک ہے سب میں
ہو جاؤں گا بدنام شجاعانِ عرب میں

۶

بولا پسرِ سعد کہ اس طفل کو پہچان — یہ شبّر کا فرزند ہے لڑکا نہ اسے جان
رہتا ہے لڑکپن سے انہیں جنگ کا ارمان — جانباز ہیں مر کر بھی نہیں چھوڑتے میدان
جب تیغ کھنچے ان کی تو سر تن سے جدا ہیں
یہ ہاشمی و مطلبی قہرِ خدا ہیں!

۷

ازرق لعہ نے کہا گرچہ تری راست ہے گفتار — پر میں تو نہ لڑکے پہ کبھی کھینچوں گا تلوار!
قتل اس کا ہے منظور تو ہیں میرے پسر چار — ہیں جنگ کے زور آور و نامآور و جرّار
ماہر ہے ہر اک میری طرح جنگ کے فن کا
سر کاٹ کے لے آئیں گے فرزندِ حسنؑ کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

جارول پسرِ ارزقِ لعیں کو نظر آئے جو بیدم   اک آگ عناصر میں بھڑکنے لگی اُس دم
طاری ہوا غصہ، نہ ملی فرصتِ ماتم   باندھا کمرِ بخش کو زنجیر سے محکم
لپٹے ہوئے سر بر جو نہ قتّالِ عرب سے
آنکھیں ہوئیں دو کاسۂ خوں جیسے غضب سے

۹

شبیرؑ نے ارزقِ لعیں کو جو آتے ہوئے دیکھا   بس بیٹھ گئے تھام کے ہاتھوں سے کلیجا
فرمایا بڑا قہر ہوا، آہ کروں کیا   وہ دیو یہ کمزور، وہ سیراب یہ پیاسا
گرتا ہے فلک گود کے پالے پہ ہمارے
اب پیچ پڑا گیسوؤں والے پہ ہمارے

۱۰

یارب مرے قاسمؑ کو اس آفت سے بچا لے   بیکس کو ستمگار کی ضربت سے بچا لے
کبریٰؑ کو رنڈاپے کی مصیبت سے بچا لے   بچ جائے جو تو اپنی عنایت سے بچا لے
اُمّت پہ فدا کر چکا اولاد بہن کی
یہ لال میرے پاس امانت ہے حسنؑ کی

۱۱

یاں ہونے لگی قاسمؑ و ارزقِ لعیں میں لڑائی   نیزوں کی چمک دیکھتی تھی ساری خدائی
ارزقِ لعیں کی تو کرتا تھا عمر حوصلہ افزائی   اکبرؑ کا یہ نعرہ تھا کہ ہاں اے مرے بھائی
طاقت تو نہ ہو گی تمہیں تشنہ دہنی سے
سینہ کو بچائے رہو نیزے کی انی سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

عباسؑ صدا دیتے تھے عمّو ترے قربان ۔ کس شان سے کرتے ہو وغا واہ مری جان
وہ دیو ہے ضربت کے بچانے کا رہے دھیان ۔ ہر وقت کا موقع ہے بڑھے جاؤ نہ اس آن
زد پر دمِ شمشیر کے آنے دو لعیں کو
جاتا ہے کہاں، مار لیا دشمنِ دیں کو

۱۳

سچ کہتے ہیں شادی و غم خلق میں توام ۔ معلوم نہ تھا یہ کہ بچھے گی صفِ ماتم!
دولھا پہ اُدھر ٹوٹ پڑا لشکرِ ظلم ۔ تیغوں میں گھرے برچھیاں چلنے لگیں پیہم
تیر آتے تھے سینہ پہ کلیجہ پہ جبیں پر
کٹ کٹ کے گرے پیچ عمامہ کے زمیں پر

۱۴

زخموں کا لگا خون رکابوں سے ٹپکنے ۔ طاقت گئی لڑنے کی، لگا ہاتھ بہکنے
پانی کے لیے تن میں لگی روح پھڑکنے ۔ مڑ مڑ کے سوئے خیمہ لگے یاس سے تکنے
سینے پہ سناں، گرز لگا کاسۂ سر پر
تیورا کے جھکے تھے کہ لگی تیغ کمر پر

۱۵

عمّو کو صدا دی کہ چچا جان خبر لو ۔ ہوتا ہے غلام آپ پر قربان خبر لو
دنیا میں کوئی دم کا ہوں مہمان خبر لو ۔ تکلیف نہ دینا مگر اس آن خبر لو
ذرّیتِ حیدرؑ کی یہ توقیر ہوئی ہے
پامال ہمیں کرنے کی تدبیر ہوئی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(١٦)

آوازِ حسنؑ آنے لگی ہائے مرے لال! سبزے کی طرح گُل کو مرے کرتے ہیں پامال
کبریٰؑ نے اُدھر کھول دیئے گوندھے ہوئے بال دوڑے طرفِ فوج شہنشاہِ خوش اقبال
~~داماد کا ماتم تھا، کہ ضعف سے خم تھی~~
تیغِ دو زباں دستِ مبارک میں علم تھی

(١٧)

اعدا کو بھگا کر جو لگے ڈھونڈنے سرورؑ پامال ملے قاسمِ نوشاہ سراسر
گودی کا پلا پاؤں رگڑتا تھا زمیں پر رو کر پسرِ فاطمہؑ نے پیٹ لیا سر
دیکھا جو حسنؑ کو تنِ صد پاش سے لپٹے
چلائے حسینؑ ابنِ علیؑ لاش سے لپٹے

(١٨)

رو کر کہا صدقے ہو چچا منہ سے تو بولو کیا حال ہے اے ماہِ لقا منہ سے تو بولو
بیٹا میں تڑپتا ہوں ذرا منہ سے تو بولو گر اُٹھ نہیں سکتے تو بھلا منہ سے تو بولو
مادر کو بڑا داغ دیئے جاتے ہو قاسمؑ
بیٹی کو مری رانڈ کیے جاتے ہو قاسمؑ

(١٩)

یہ کہتے تھے جو موت کی ہچکی اسے آئی منہ کھول کے حضرت کو زباں خشک دکھائی
مخدومۂ عالم نے یہ آواز سنائی میں ساغرِ کوثر ہوں ترے واسطے لائی
پی لے اسے اے لال کہ تر خشک گلا ہو
دادی تری سوکھے ہوئے ہونٹوں پہ فدا ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۰

لب بند کیے قاسمؑ نوشاہ نے اک بار — یعنی نہ پیوں گا کہ ہیں پیاسے شہؑ ابرار
دُنیا سے سفر کر گیا وہ آئینہ رخسار — لاش اس کی چلے لے کے شہؑ بیکس و بے یار
ڈیوڑھی پہ جو پہونچے تو کہا دیکھ کے سب کو
وہ آئے ہیں دُولہا تھا بنایا جنھیں شب کو

۲۱

ہے ہے نئے قاسمؑ کا ہوا شور جو در پر — بانوؑ نے کہا لٹ گئی لوگو مری دُختر
فرزند کے لاشے سے لپٹنے لگی مادر — سر پیٹتی دوڑی شہؑ مظلوم کی خواہر
پھر کون رہے بنتِ علیؑ جب نکل آئے
خیمہ میں دلہن رہ گئی، اور سب نکل آئے

۲۲

اک شور اُٹھا ہائے غضب مر گئے قاسمؑ — سب خون میں سر تا بہ قدم بھر گئے قاسمؑ
شہؑ بولے کہ برباد ہمیں کر گئے قاسمؑ — پیاسے مرے گھر سے لبِ کوثر گئے قاسمؑ
لو خیمہ میں لے جاؤ تم اس رشکِ چمن کو
شرم آتی ہے میں منہ نہ دکھاؤں گا دلہن کو

۲۳

ڈیوڑھی سے جو خیمہ میں شہِؑ بحر و بر آئے — روتے ہوئے اور شرم سے گردن کو جھکائے
آغوش میں تھے لاشۂ نوشاہ اُٹھائے — اکبرؑ بھی تھے ہمراہ پدر اشک بہائے
خاموش انیسؔ اب نہیں طاقت ہے بیاں کی
حالت کہوں کس منہ سے شہِؑ کون و مکاں کی

(از نتیجۂ فکر
میر انیس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۳)

شہادت حضرت قاسمؑ ابن حسنؑ

(۱)

جب بہر جنگ قاسمِ شیریں سخن چلے — اک غل ہوا کہ آج جہاں سے حسنؑ چلے
کہتے ہوئے یہ ساتھ امامِ زمن چلے — باغ جہاں سے اے مرے گل پیرہن چلے
کیوں کر جئیں گے چھٹنے سے اس نورِ عین کے
دولت حسنؑ کی جاتی ہے گھر سے حسینؑ کے

(۲)

پہونچا جو رزم گاہ میں وہ غیرتِ قمر — نیزہ پکڑ کے گھوڑے کو پھیرا اِدھر اُدھر
بولے عدو یہ کوئی فرشتہ ہے یا بشر — خورشید خاوری کی بھی خیرہ ہے یہاں نظر
اللہ رے چمک رُخِ پُر آب و تاب کی
سہرہ بنا ہوا ہے کرن آفتاب کی

(۳)

ناگاہ فوجِ شام سے تیرِ ستم چلے — تیر و سنان و نیزہ و خنجر بہم چلے
قاسم بھی یہاں سے کھینچ کے تیغِ دودم چلے — اعدا پہ چھیڑ کر فرسِ خوش قدم چلے
پیدل تو اس قطار کے تھے کس شمار میں
دو دو سوار کٹ گئے ایک ایک وار میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

آخر گھرا سپاہ میں وہ چودھویں کا ماہ — روکے تھی فوج تیروں سے اور برچھیوں سے راہ
لشکر کے سامنے تھا پسر سعد روسیاہ — تلوار چل رہی تھی کہ اللہ کی پناہ
غُل تھا کہ روند ڈالا ہے لشکر نے باغ کو
ہاں غازیو بجھا دو حسنؑ کے چراغ کو

(۵)

تیغیں چڑھائیں تھیں جو لعینوں نے سان پر — پڑتی تھیں وہ قریب سے اس ناتوان پر
تیروں پہ تیر تھے تو کمانیں کمان پر — حملہ تمام فوج کا تھا ایک جان پر
آخر کو نیزہ کھا کے پکارے امام کو
فریاد یا حسینؑ بچاؤ غلام کو!!

(۶)

سنتے ہی استغاثۂ داماد کی صدا — دوڑے حسینؑ جانبِ مقتل برہنہ پا
گھبرا کے بولے حضرت عباسؑ باوفا — تلوار کس پہ چل گئی ہے ہے یہ کیا ہوا
چلائی ماں ارے مری بستی اجڑ گئی
اے بھائی دو دڑوین کے لڑائی بگڑ گئی

(۷)

دیکھا امامؑ نے یہ رگڑتے ہیں ایڑیاں — سوکھے ہوئے لبوں پہ ہے اینٹھی ہوئی زباں
زخمی سے پھر لپٹ گئے حضرت بصد فغاں — بیجاں ہوا حسینؑ کے آگے وہ نیم جاں
جب لاش اٹھائی شہؑ نے تو چورا استخوان تھے
اُس چاند سے بدن پہ سُموں کے نشان تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

ڈیوڑھی پہ لائے لاش جو سلطانِ بحر و بر — پردہ اٹھایا خیمہ کا فضّہ نے دوڑ کر
لاشہ کے پاؤں تھامے تھا کوئی تو کوئی سر — چادر کمر کی پکڑے تھے عباسؑ نامور
لٹکیں تھیں دونوں خاک پہ زلفیں لٹی ہوئی
رُخ پر پڑی تھیں سہرے کی لڑیاں کٹی ہوئی

۹

ناگاہ لاش صحن تلک آئی لہو میں تر — پیٹے جو سب، عروس کو بھی ہو گئی خبر
تھا سامنا کہ لاش پہ بھی جا پڑی نظر — گھبرا کے تب سکینہؑ سے بولی وہ نوحہ گر
دولہا کی لاش آئی ہے سہرے کو توڑ دو
مسند اُلٹ دو حجرے کے پردے کو چھوڑ دو

۱۰

یہ کہہ کے نوچنے لگی سہرہ وہ سوگوار — افشاں چھڑا کے خاک ملی منہ پہ چند بار
کہنے لگی لپٹ کے سکینہؑ جگر فگار — ہے ہے بہن بڑھاؤ نہ سہرہ کو میں نثار
وہ کہتی تھی کہ جاگ کر تقدیر سو گئی
بی بی نہ پکڑو ہاتھ کہ میں رانڈ ہو گئی

۱۱

یہ کہہ کے غش ہوئی جو قلق سے وہ نوحہ گر — حجرے سے دوڑی بالی سکینہ برہنہ سر
آ کر قریبِ صحن پکاری بہ چشمِ تر — اے بی بیو کسی کو دُلہن کی بھی ہے خبر
کیسی تباہی آئی ہے، اماں کدھر گئیں
دوڑو پھوپھی جہان سے کبرا گزر گئیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

رو کر بہن سے کہنے لگے شاہِ بحر و بر — اس بے نصیب رانڈ کو لے آؤ لاش پر
بیٹی لُٹے گی یوں ہمیں اس کی نہ تھی خبر — اب شرم کیا ہے دیکھ لے دولہا کو اک نظر
زخمی بھی ہے شہید بھی ہے بے پدر بھی ہے
دولہا تو نام کو ہے، چچا کا پسر بھی ہے

۱۳

حضرت یہ کہہ کے ہٹ گئے با چشمِ اشکبار — بیٹی یہ سر کہ غش ہوئی بانوئے نامدار
چادر سفید اڑھا کے دُلہن کو بس ایکبار — گودی میں لائیں زینبؑ غمگین سوگوار
چلائی ماں یہ گر کے تنِ پاش پاش پر
قاسمؑ بنے اٹھو دُلہن آئی ہے لاش پر

۱۴

جس دم دلہن نے لاش کے ٹکڑوں پہ کی نگاہ — نکلی جگر سے ڈوبی ہوئی اک لہو کی آہ
قدموں پہ سر جھکا کے پکاری وہ رشکِ ماہ — میرا قصور عفو ہو اے میرے بادشاہ
بولی نہ تھی حجاب سے، تقصیروار ہوں
اب حکم ہو تو لاشہ پہ اُٹھ کے نثار ہوں

۱۵

صاحب بتا دو میں تمہیں رونے میں کیا کہوں — بیکس کہوں کہ فدیۂ راہِ خدا کہوں
پیاسا کہوں، شہید کہوں یا بنا کہوں — دولہا کہوں کہ قاسمؑ گلگوں قبا کہوں
ماتم بھی یوں ہی ہونا ہے شادی بھی ہوتی ہے
اک شب کی رانڈ دولہا کو کیا کہہ کے روتی ہے

(از نتیجۂ فکر)
میر انیس

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۴)

در شہادت حضرت قاسمؑ ابن حسنؑ

جب فوج ستم میں گھرا دلبر حسنؑ — قاسمؑ پہ فتح ہم ہوئے چلائے تیغ زن
یہ سنکے اُٹھے خاک سے سلطان بیوطن — حیران تھے میں نے کیا سنا اے ربِ ذوالمنن (۱)

کیسی صدا یہ آئی کہ دل بے قرار ہے
کیا ہو گیا جو چشم میری اشکبار ہے

یہ کہتے تھے جو آئی صدا جلد آیئے — عمو خدا کے واسطے تشریف لایئے
کام آچکا غلام نہ وقفہ لگایئے — مولا دمِ اخیر ہے صورت دکھایئے (۲)

آجاؤ جلد تا کہ یہ تکلیف دُور ہو
بہتر ہے جانکنی جو تمہارے حضور ہو

یہ سُنکے پیٹے سر کو شہنشاہِ کربلا — آواز دی کہ آتا ہے یہ غم کا مبتلا
کیسا غضب یہ ہو گیا اے میرے دلربا — بیٹا ابھی تھا فتح کا غُل فوج میں بپا (۳)

پیارے یہ ایک آن میں کیا ہیچ پڑ گیا
قاسمؑ چچا کا کیسا مقدر بگڑ گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کہہ کے دوڑے دشت کی جا نبؑ بچشم تر عباسؑ کو پکارے کہ آجاؤ جلد تر
اکبرؑ کو بھی سُنا دو کہ بھائی گیا گزر (۴) بھائی سے کہتے آؤ کہ مارا گیا پسر

زینبؑ سے کہہ دو جیتے جی شبیرؑ مر گیا
بھائی حسنؑ کا لال جہاں سے گزر گیا

القصہ پہنچے لاش پہ سلطان کربلا دیکھا کہ ٹکڑے خاک پہ ہیں تن کے جا بجا
ایک ہاتھ اسطرف ہے تو ہے ایک ادھر پڑا (۵) سب جسم پاک ٹاپوں سے چُور ہو چکا

ہیں لوتھڑے جسم کے خوں میں سنے ہوئے
اور ٹاپوں کے نشان ہیں اُن پر بنے ہوئے

سر پیٹ کر پکارے شہ دیں کہ الاماں اس جسم پاش پاش پہ ٹاپوں کے یہ نشاں
عباسؑ کام آگئی بھائی حسنؑ کی جاں (۶) اب کیا کرے بتاؤ یہ مجبور ناتواں

کیونکر اٹھاؤں اس کے تن پاش پاش کو
کسطرح گھر میں لے چلوں قاسمؑ کی لاش کو

عباسؑ نے کہا کہ اُٹھانا ہے یہ غلام چادر بچھا کے چننے لگے ٹکڑے لکو تھام
اکبرؑ نے لا کے دست جری پہ کیا کلام (۷) ہر عضو جسم چُن لیا شاہ خاص و عام

گر حکم ہو تو شہؑ کے فدائی کو لے چلیں
خیمہ میں جلد لاشۂ بھائی کو لے چلیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُٹھے یہ بین کے روتے ہوئے شاہِ کربلا	عباسؑ نے اُٹھا لیا لاشہ بھتیجے کا
۸
پہنچے قریب خیمہ کے جب باغم و بُکا	روکر پکارے اے حرم شیرِ کبریا

افسوس آج ہم نے عجب غم اُٹھائے ہیں
بھابی سے کہہ دو لاشۂ قاسمؑ کو لائے ہیں

فضہ نے جب سُنا شہِ والا سے یہ کلام	چلائی سر کو پیٹ کے تب وہ خجستہ کام
۹
ہے ہے غضب ہوا مری بی بی کا لالہ فام	افسوس کوچ کر گیا دنیا سے تشنہ کام

اللہ ایک آن نہیں کوئی چین میں
کیا لوٹ پڑ رہی ہے خیامِ حسینؑ میں

پھر بولی چاک کر کے گریباں بصد بکا	سیدانیوں غضب ہوا ہے ہے غضب ہوا
۱۰
میں کیا کہوں جو کہتے ہیں سلطانِ دوسرا	کس ظلم کی چراغِ حسنؑ کو لگی ہوا

افسوس الفراق قضا آکے کہہ گئی
فرماتے ہیں کہ شمع حسنؑ بجھ کے رہ گئی

یہ سُن کے سب نے ہاتھوں سے پیٹا جو اپنا سر	چلائی کوکھ تھام کے مادر بچشم تر
۱۱
دائی کو سرخرو کیا اے رلحت جگر	اتنے میں لائے لاش کو سلطانِ بحر و بر

روکر کہا کہ بھائی کا گلشن اُجڑ گیا
بھابی تمہارا آج مقدر بگڑ گیا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کہہ کے کھولا لاش کے ٹکڑوں کو بیٹھ کر — سیدانیاں تڑپنے لگیں ہل گئے جگر
قاسمؑ کی ماں کو جب یہ پڑا سانحہ نظر — اٹھی غضب کی آگ کلیجہ میں سر بسر (١٢)
چلائی کیا یہ حال میرے لال ہو گیا
ماں صدقہ جائے جسم بھی پامال ہو گیا

کس شان سے تم آئے ہو خیمہ کو میرے لال — کیا گزری ہو گی تم پہ دمِ نزع نونہال
کس درجہ سنگدل تھے لعینِ بد خصال — ہیہات تم کو کر دیا گھوڑوں سے پائمال (١٣)
محنت کو یوں ملایا میری آج خاک میں
سالم نہ ایک عضو رہا جسمِ پاک میں

حسرت تھی مجھ کو بیاہ تمہارا رچاؤں گی — شادی کروں گی دھوم سے سب کو بلاؤں گی
کنگنا بندھے گا ہاتھ میں مہندی لگاؤں گی — سہرا بندھے گا سر پہ دولہن بیاہ لاؤں گی (١٤)
ہمراہیوں کو بیاہ کا شربت پلاؤں گی
کیا علم تھا کہ تشنہ زمانہ سے جاؤں گی

قربان جاؤں مجھکو نہ اس کی تھی خبر — بابا کے پاس جاؤ گے دائی کو چھوڑ کر
پردیس میں بساؤ گے واری اجل کا گھر — اب کیا کرے بتاؤ یہ ماں سوختہ جگر (١٥)
مادر تمہاری صاحبِ وسواس ہو گئی
ہر آرزو سے اب تو میں بے آس ہو گئی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بیٹا ذرا بتا دو کہ کس طرح آئے چین — تم جیسا لال جب ہو جدا میرے نورِ عین
روتے ہیں تیرے واسطے سلطانِ مشرقین — (١٦) سر پیٹتی ہیں پھوپھیاں بہن کر رہی ہے بین
قاسمؑ چچیرا بھائی بہت بے قرار ہے
چھوٹا چچا تمہارے لیے اشکبار ہے

چھوٹا اگر وطن تو نہ غم تھا یہ میرے لال — تابوت میں لٹاتی یہ مادر شکستہ حال
ہوتا نہ اس طرح سے یہ سب جسم پائمال — (١٧) دکھیا نکال لیتی کچھ ارماں بصد ملال
بن بیاہا جلد ہائے یہ سب کو سناتی ہوں
اے لال سہرا باندھ کے میت اٹھاتی ہوں

بیٹا میری ضعیفی پہ تم نے نہ کی نظر — یہ دشت ہولناک یہ اندوہ کا سفر
غربت کا یہ زمانہ یہ مجبوری سر بسر — (١٨) قاسمؑ بتاؤ کیا کرے ماں سوختہ جگر
دفن و کفن کا بھی نہیں ساماں میں کیا کروں
پانی کے قطرے کا نہیں مکاں میں کیا کروں

رو رو کے جو زوجۂ مسموم نے یہ بین — گریاں ہوئے سبھی حرمِ شاہِ مشرقین
حیدر قلم کو روک نہیں قلب کو ہے چین — (١٩) لاشے کے ٹکڑے لے چلے میدان کو حسینؑ
بیزار زندگی سے علمدارؑ ہوتے ہیں
عباسؑ رن میں جانے کو تیار ہوتے ہیں

(از نتیجۂ فکر
جناب سید حیدر عباس حیدر جارچوی
تلمیذ: قبلہ مولانا سید افضل حسین ثابت لکھنوی (مرحوم)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۵)

شہادت حضرت علی اکبرؑ

(۱)

میداں کو جب حسینؑ کا نورِ نظر چلا — پیچھے حرم کا قافلہ سب ننگے سر چلا
بانوؑ پکارتی تھی کہ پیارا پسر چلا — چلاتی تھی پھوپھی مرا لختِ جگر چلا
لٹتے ہیں اہلبیتؑ دہائی امام کی
تصویر گھر سے جاتی ہے خیرالانام کی

(۲)

بھائی کے غم سے عابدؑ بیکس تھے بیقرار — اٹھتے تھے اور زمیں پہ گرتے تھے بار بار
بہنیں پکارتی تھیں کہ بھیا ترے نثار — سینوں کو پیٹتی تھیں خواصیں بحالِ زار
اک حشر تھا بپا جدا علی اکبرؑ جو ہوتے تھے
جھولے میں چھوٹ پھوٹ کے اصغرؑ بھی روتے تھے

(۳)

نکلا حرم سرا سے جو وہ نورِ حق کا نور — خادم نے دی صدا کہ برآمد ہوئے حضور
حضرت کھڑے تھے خیمہ کی ڈیوڑھی سے کچھ دور — دستِ ادب کو جوڑ کے بولا وہ ذی شعور
رخصت ہوں اب جو حکم شہؑ نامدار ہو
رو کر کہا حسینؑ نے اچھا سوار ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

حضرت تو یاں زمیں پہ گرے تھام کر جگر — جاسوس نے یہ لشکرِ اعدا کو دی خبر
آتا ہے اک جوان حسینؑ، غیرتِ قمر — چہرے پہ جس کے نورِ محمدؐ ہے جلوہ گر
شان و شکوہ سب اسدِ کبریا کی ہے
کہتے ہیں سب بشر نہیں قدرت خدا کی ہے

۵

کچھ عمر بھی نہیں ابھی اٹھارواں ہے سال — یہ باغ کس بہار میں ہوتا ہے پائمال
قامت ہے یہ کہ سروِ گلستانِ اعتدال — ماں باپ دیکھ دیکھ کے کیونکر نہ ہوں نہال
آنکھوں کے سامنے جو یہ قامت نہ ہوئے گی
بتلاؤ ماں کے دل پہ قیامت نہ ہوئے گی

۶

ناگاہ فوجِ کیں سے عمرِؔ نے کیا کلام — یہ وقت کارزار ہے اے ساکنانِ شام
بس ہے یہی بساطِ شہنشاہِ خاص و عام — مارا گیا یہ شیر تو مر جائیں گے امام
لوٹو جنابِ فاطمہؑ زہرا کے باغ کو
ٹھنڈا کرو حسینؑ کے گھر کے چراغ کو

۷

تصویرِ مصطفیٰؐ کی مٹائے گا آج جو — کہتا ہوں میں کہ صاحبِ جاگیر ہو گا وہ
محبوبِ کبریا کے مشابہ ہے گر تو ہو — اب مصلحت یہی ہے کہ مہلت اسے نہ دو
ہے اس سے کیا مراد حسینؑ ہے کہ نیک ہے
دو لاکھ اس طرف ہیں دلاور وہ ایک ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٨

لڑنے کو اس طرف سے عدو سب کے سب بڑھے — تنہا اِدھر سے اکبرِ عالی نسب بڑھے!
چومے قدم نہیب نے جھک کر یہ جب بڑھے — گویا پئے جہاد امیرِ عرب بڑھے
دہشت سے فوجِ شام کی بدلی سمٹ گئی
قدرت خدا کی دن جو بڑھا رات گھٹ گئی

٩

جب اس جری نے قتل کیے پانچ سو جواں — ہر صف سے ہر پرے سے اٹھا شورِ الاماں
چلّایا ابنِ سعدؔ سیہ قلب و سخت جاں — نکلیں وہ دس ہزار کماندار ہیں کہاں
برچھی کا اب ہے کام نہ تلوار چاہیے
اس نوجواں پہ تیروں کی بوچھار چاہیے

١٠

یہ سن کے تشنہ لب پہ چلے چار سو سے تیر — پھر تو عقب سے پڑنے لگے روبرو سے تیر
آتے تھے فوج فوج سپاہِ عدو سے تیر — سب سرخ تھے شبیہِ نبیؐ کے لہو سے تیر
مقتل میں کیا ہجوم تھا اس نورِ عینؑ پر
پروانے گر رہے تھے چراغِ حسینؑ پر

١١

نیزہ لگا کے بھاگ چلا تھا جو نابکار — قربان جرأت پسرِ شاہِ نامدار!!
زخمِ سناں تھا سینۂ انور کے آر پار — ماری شقی کو دوڑ کے اک تیغِ آبدار
پہونچے سے اس کے ہاتھ قلم ہو کے گر پڑے
لیکن فرس سے آپ بھی خم ہو کے گر پڑے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

گرنا تھا بس کہ سر پہ لگا گرز ہے ستم — یوں جھک گئے کہ ہوتے ہیں سجدے میں جیسے خم
رکھدی گلے پہ شبثؑ نے شمشیر تیز دم — تلوار اک پڑی کہ ہوئیں پسلیاں قلم
غل تھا کہ روند رحم تنِ پاش پاش پر
دوڑا دو گھوڑے اکبرِ مہ رو کی لاش پر

۱۳

حضرت کھڑے تھے خیمہ کی پکڑے ہوئے طناب — سن کر غل رہی نہ دلِ ناتواں کو تاب
ناگاہ آئی رن سے صدائے فلک جناب — بیٹا جہاں سے جاتا ہے اب آئیے شتاب
لاشے پہ ظلم و جور بد افعال کرتے ہیں
گھوڑوں سے اہلِ کیں ہمیں پامال کرتے ہیں

۱۴

سن کر یہ استغاثۂ فرزندِ خوش خصال — سید نے آہ کی کہ ہلا عرش ذوالجلال
کھولے جنابِ فاطمہؑ کی بیٹیوں نے بال — بانو پکاری خیر تو ہے اے علیؑ کے لال
ہے ہے پسر سے کون سی مادر بچھڑ گئی
صاحب بتاؤ کیا مری بستی اجڑ گئی

۱۵

نیزے سے کس کے لال کا زخمی ہوا جگر — کرتے ہیں کس کی لاش کو پامال اہلِ شر
کہتا ہے کون رن میں تڑپ کر پدر پدر — اب گھر سے میں نکلتی ہوں ہے ہے مرا پسر
پردہ نہ مجھ سے کیجئے سب جانتی ہوں میں
آواز یہ اسی کی ہے پہچانتی ہوں میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

١٦

بانوؑ کی نسیمیں دے کے چلے شاہِ نامدار
وہ پیاس اور وہ دھوپ کا صدمہ وہ اضطرار
دل تھا اُلٹ پلٹ تو کلیجہ تھا بے قرار
اُٹھتے تھے اور زمین پہ گرتے تھے بار بار

~~چلاتے تھے شبیہ پیمبرؐ ہم آتے ہیں~~
گھبرا نہ جانا اے علی اکبرؑ ہم آتے ہیں

١٧

آؤں کدھر کو اے علی اکبرؑ جواب دو
چلا رہی ہے ڈیوڑھی پہ مادر جواب دو
اکبرؑ برائے خالقِ اکبر جواب دو
بیٹیا جواب دو مرے دلبر جواب دو

گرتے ہیں ہم ثواب کا ہاتھوں سے کام لو
بیٹیا ضعیف باپ کے بازو کو تھام لو

١٨

کچھ سوجھتا نہیں کہ کدھر جاؤں کیا کروں
اے نورِ چشم تجھ کو کہاں پاؤں کیا کروں
مُضطر ہے جان و دل کسے سمجھاؤں کیا کروں
کیونکر پسر کو ڈھونڈھ کے میں لاؤں کیا کروں

پایا تھا مدتوں میں جسے خاک چھان کے
وہ لال ہم سے کھو گیا جنگل میں آن کے

١٩

جا کر صفوں کے پاس پکارے بہ اشک و آہ
ہے کس طرف مرے علی اکبرؑ کی قتل گاہ
اے ظالمو یہ شب ہے کہ دن ہو گیا سیاہ
کِس ابر میں چھُپا ہے مرا چودہویں کا ماہ

بتلاؤ جان ہے کہ نہیں جسمِ زار میں
زخمی پڑا ہے شیر مرا کس کچھار میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۰

گھوڑے نے ہنہنا کے سوئے دشت کی نظر یعنی کہ لاش آپ کے پیارے کی ہے ادھر
جاتا تھا آگے آگے وہ تازی بچشمِ تر گھوڑے کے پیچھے پیچھے تھے سلطانِ بحر و بر
جنگل میں لاشۂ پسرِ نوجواں ملا
وہ مہ لقا ملا تو مگر نیم جاں ملا

۲۱

دیکھی عجیب حالتِ فرزندِ نوجواں پیکاں گلے میں ہونٹوں پہ نکلی ہوئی زباں
تن پر جراحتِ تبر و خنجر و سناں گردن تھی کج پھری ہوئی آنکھوں کی پتلیاں
ٹاپوں سے مرکبوں کے جراحت چھپے ہوئے
چہرہ سفید خاک میں گیسو اٹے ہوئے

۲۲

ہچکی کے ساتھ کہتے ہیں وا کر کے چشمِ تر اے جانِ جسمِ زار میں اور ایک دم ٹھہر
اے موت بیوطن کی جوانی پہ رحم کر اے دردِ زخم ذرا کہ پھٹا جاتا ہے جگر
پھر ایک بار سیدِ والا کو دیکھ لوں
مہلت بس اتنی دے کہ میں بابا کو دیکھ لوں

۲۳

دشمن کو بھی نہ بیٹے کا لاشہ خدا دکھائے حضرت زمیں پہ گر کے پکارے کہ ہائے ہائے
زندہ رہے یہ پیر، جواں یوں جہاں سے جائے اے لال تین روز کے فاقے میں زخم کھائے
شاید جگر کے زخم سے تم بیقرار ہو
زخمی تمہاری چھاتی پہ بابا نثار ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٢٤

کیوں کھینچتے ہو پاؤں کو اے میرے گلعذار — کیوں ہاتھ اٹھا اٹھا کے پٹکتے ہو بار بار
آنکھیں تو کھول دو کہ مرا دل ہے بیقرار — بیٹا تمہاری ماں کو تمہارا ہے انتظار
بہنیں کھڑی ہیں در پہ بڑے اشتیاق میں
اکبرؑ تمہاری ماں نہ جیئے گی فراق میں

٢٥

غش میں سنا جو نہی علی اکبرؑ نے ماں کا نام — کس یاس کی نگاہ سے دیکھا سوئے خیام
سوکھی زباں دکھا کے یہ بولا وہ تشنہ کام — شدت یہ پیاس کی ہے کہ دشوار ہے کلام
اب اور کوئی دم کا پسر مہمان ہے
امداد یا حسینؑ کہ پانی میں جان ہے

٢٦

فرمایا شہؑ نے لے علی اکبرؑ میں کیا کروں — پانی نہیں ہے مجھ کو میسر میں کیا کروں
گھیرے ہیں نہر کو یہ ستمگر میں کیا کروں — کچھ بس نہیں مرا مرے دلبر میں کیا کروں
اعداء نہ دیں گے بوند اگر لاکھ کد کریں
بیٹا تمہاری ساقیٔ کوثر مدد کریں

٢٧

حضرت یہ کہتے تھے کہ چلا خلق سے پسر — اتنی زباں ہلی کہ خدا حافظ اے پدر
ہچکی جو آئی تھام لیا ہاتھ سے جگر — انگڑائی لے کے رکھ دیا شہؑ کے قدم پہ سر
آباد گھر لٹا شہِ والا کے سامنے
بیٹے کا دم نکل گیا بابا کے سامنے

(از نتیجہ فکر
میر انیس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۶)

شہادت حضرت علی اکبرؑ

(۱)

گھوڑے سے جب حسینؑ کا یوسف لقا گرا — کروٹ کے بل نبیرۂ مشکل کشا گرا
غل تھا حسینؑ کا پسرِ باوفا گرا — جلتی زمیں پہ اکبرؑ گلگوں قبا گرا
ہر عضو ریگِ گرم پہ تھرا کے رہ گیا
اک پھول تھا کہ خاک پہ مرجھا کے رہ گیا

(۲)

دوڑے اُدھر سے شاہؑ عمامہ اُتار کے — بیٹھے کبھی کہا کبھی روئے پکار کے
دنیا سیاہ ہجر میں اس گلعذار کے — چلاتے تھے یہ ہاتھ کو سینے پہ مار کے
بابا بغیر خلق سے بیٹا نہ جائیو
منزل عدم کی سخت ہے تنہا نہ جائیو

(۳)

پہنچے حسینؑ جب تو یہ دیکھا پسر کا حال — ہونٹوں پہ جان خوں میں تر گیسوؤں کے بال
چھاتی میں گھاؤ پشت کے باہر سناں کی پھال — زخمِ جگر پہ ہاتھ بدن ضعف سے نڈھال
تن کانپتا ہے جب نفسِ سرد بھرتے ہیں
منہ کھولتے ہیں گاہ کبھی بند کرتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

چلّائے شاہؑ ہائے مرے نونہال ہائے — دیکھوں کس آنکھ سے میں تمہارا یہ حال ہائے
جلتی زمیں پہ لوٹتے ہو میرے لال ہائے — کرتے ہو خلق سے مری جاں انتقال ہائے
~~وقتِ اخیر بیکس و تنہا سے مل تو لو~~
گردن میں ہاتھ ڈال کے بابا سے مل تو لو

۵

چونکا یہ سن کے غش سے وہ مجروح و تشنہ کام — کی عرض مہماں کوئی دم کا ہے اب غلام
اٹھنے کا ذکر کیا کہ نہیں طاقتِ کلام — لے چلئے ہم کو خیمہ میں اب یا شہِؑ انام
حضرت کو دیکھا ان کا بھی دیدار دیکھ لیں
اماں کو اور پھوپی کو پھر اک بار دیکھ لیں

۶

شہؑ نے اٹھائی لاشِ علی اکبرِؑ حسین — گھوڑا زمیں پہ بیٹھ گیا بادلِ حزیں
رکھ کر فرس پہ لاشۂ فرزندِ مہ جبیں — آہستہ تھاما جسم کو صدمہ نہ ہو کہیں
دستِ یسار گردنِ انور میں ڈالے تھے
دستِ یمیں سے سینۂ زخمی سنبھالے تھے

۷

پیدل چلے پسر کو سنبھالے ہوئے امامؑ — تھم کر قدم اٹھاتا تھا رہوار تیز گام
پہنچے قریبِ خیمہ جو شبیرؑ تشنہ کام — فضہؑ پکاری اے حرمِ سیدِ انام
دوڑو کمائی لٹ گئی اٹھارہ سال کی
آتی ہے لاش اکبرِؑ یوسف جمال کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

دوڑے یہ سن کے پیٹتے ناموسِ مصطفےٰ — ہے ہے کا غُل ہوا کہ فلک کانپنے لگا
زینبؑ بھی آگے آگے کھُلے سر برہنہ پا — پہنچیں تمام بی بیاں با نالہ و بُکا
~~سب ایک بار گھر سے کھُلے سر نکل پڑے~~
حوروں کے غول خلد سے باہر نکل پڑے

۹

دیکھا یہ حال جب تو پکارے شہِؑ زمن — ہاں ہاں ابھی نہ روؤ یہ کیا کرتی ہو بہن
زندہ ابھی ہیں اکبرِؑ ناشادِ بے وطن — زینبؑ کہیں خفا نہ ہو تم سے یہ صف شکن
ہم نے تو ہر ملال میں شکرِ خدا کیا
تم سر برہنہ کیوں نکل آئیں یہ کیا کیا

۱۰

سب لاش سے لپٹ گئیں رانڈیں بصد الم — ماں جھک کے چومنے لگی لٹکے ہوئے قدم
نبضوں پہ ہاتھ رکھی تھی زینبؑ اسیرِ غم — کہتے تھے رو کے شاہؑ یہ مہماں ہیں کوئی دم
رہوار سے اُتار کے اب گھر میں لے چلو
سب مل کے ان کو خیمۂ اطہر میں لے چلو

۱۱

اکبرؑ نے آنکھ کھول کے دیکھا ہر اک کا حال — مادر کو روتا دیکھ کے رویا وہ خوشخصال
باہر پھوپھی کے آنے کا صدمہ ہوا کمال — بولا گیا نہ کچھ کہ نہ تھی طاقتِ مقال
خنجر ملال کا دلِ زخمی پہ چل گیا
گھوڑے سے لاش اُتارتے ہی دم نکل گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۲)

حضرت پکارے ہائے مرا لال مرگیا — وہ کیا مرے یہ مضطرب الحال مرگیا
زینبؑ تمہارا صاحبِ اجلال مرگیا — عاشق تھیں جس کی تم وہ خوش اقبال مرگیا
اُٹھے جہاں سے آس غریبوں کی توڑ کے
جنّت میں پہنچے پالنے والوں کو چھوڑ کے

(۱۳)

یہ کہہ کے گھر میں لے چلے شہؑ لاشِ پسر — مادر نے تھامے پاؤں تو زینبِ علیؑ نے سر
پکڑی تھی لٹکے ہاتھ سکینہؑ نے چشمِ تر — زیرِ کمر تھے دستِ شہنشاہِ بحر و بر
گہرے جو گھاؤ تھے جسدِ چاک چاک پر
سب خوں ٹپکتا جاتا تھا زخموں سے خاک پر

(۱۴)

مسند پہ لا کے لاش لٹا دی امامؑ نے — پیٹا سروں کو آلِ رسولؐ انام نے
تھامے بہن کے ہاتھ شہؑ خاص و عام نے — غل تھا جہاں سے کوچ کیا تشنہ کام نے
ماتم تھا اور اس مہِ انور کی لاش تھی
زینبؑ کی گود میں علی اکبرؑ کی لاش تھی

(۱۵)

لے کر بلائیں چہرے کی ماں نے کیے یہ بین — صدقے تری غریبی کے اے دلبرِ حسینؑ
لاشے پہ تیرے پیٹنا رونا یہ شور و شین — تم آنکھ کھولتے نہیں اے میرے نورِ عین
کیا جان پر گزر گئی واری یہ کیا ہوا
اب تک پھڑک رہا ہے کلیجہ چھدا ہوا

از نتیجۂ فکر
مرزا دبیر (اعلیٰ اللہ مقامہ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۷)

شہادت حضرت علی اکبرؑ

(۱)

کھائی جب چاند سی چھاتی پہ سناں اکبرؑ نے — دی صدا شاہؑ کو ہم صورت پیغمبرؐ نے
قصد خیمے سے نکلنے کا کیا مادر نے — دونوں ہاتھوں سے جگر تھام لیا سرورؑ نے
رو کے فرمایا کہ پیری کا سہارا نہ رہا
ہم اکیلے رہے اب کوئی ہمارا نہ رہا

(۲)

نور آنکھوں سے گیا دل سے گئی تاب و تواں — پاؤں تھراتے ہیں سینے میں کلیجہ ہے تپاں
لطف کیا جینے کا مر جائے جو فرزند جواں — ہائے دلدار مرے ہائے مرے راحت جاں
حق نے اولاد تو دی کر مرا دل شاد کیا
اور امت نے چمن کو مرے برباد کیا

(۳)

کہہ کے یہ رن کو چلے ہاتھوں سے سر پیٹتے شاہؑ — دل سے نالہ کبھی کرتے تھے کبھی کرتے تھے آہ
ٹھوکریں کھا کے کبھی گرتے تھے با حال تباہ — کبھی کہتے تھے کہاں پر ہو مرے غیرت ماہ
آہ بیٹا علی اکبرؑ ہمیں تڑپاتے ہو!
آ کے چھاتی سے نہیں باپ کی لگ جاتے ہو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

کبھی گھبرا کے اِدھر گاہ اُدھر جاتے تھے
ڈھونڈتے تھے پہ نہ اکبرؑ کو کہیں پاتے تھے
دیکھ کر حالِ جواں ضعف سے تھرّاتے تھے
پیٹتے تھے کبھی سر کبھی غش کھاتے تھے
جان دیتا ہے پدر شکل دکھاؤ اپنی
علی اکبرؑ ہمیں آواز سناؤ اپنی

۵

یہ بیاں کر کے جو روتے تھے امامِ دوسرا
شاہؑ کے رونے پہ ہنستے تھے اُدھر اہلِ جفا
کہتے تھے شہؑ کہ ہے معلوم نہیں حال اُسکا
ہائے افسوس بتاتے نہیں اکبرؑ کا پتا
یہ تو کہتا نہیں اکبرؑ سے ملادو مجھ کو
دور سے چاند سی تصویر دکھادو مجھ کو

۶

بولے اعدا کسے بتلائیں ہم اکبرؑ ہے کہاں
پوچھتے ہو کسے ہمشکل پیمبرؐ ہے کہاں
ڈھونڈتے پھرتے ہو کس کو وہ دلاور ہے کہاں
کس کو دیکھو گے تمہارا مہِ انور ہے کہاں
کس کا وہ لختِ جگر تھا جسے مارا ہم نے
کیا تمہارا ہی پسر تھا جسے مارا ہم نے

۷

شہؑ نے فرمایا یہ کیا کہتے ہو اے اہلِ جفا
یہ خدا ہوں میں ہر اک حال میں راضی بہ رضا
علی اکبرؑ سے جو شوق اٹھے ہوں خورشید لقا
سب کو خوش ہو کے کروں خالقِ اکبر پہ فدا
ہے تقاضہ بشریت کا جو یوں روتا ہوں
رہِ معبود میں اب میں بھی فدا ہوتا ہوں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٨

یہ تمنا ہے کہ اکبرؑ سے ملوں پھر اک بار — آخری دیکھ لوں ہمشکل نبیؐ کا دیدار
اس کے دکھلانے کا بانوؑ سے کیا ہے اقرار — لے نہ جاؤں گا تو مر جائے گی وہ سینہ فگار
زندہ اکبرؑ نہیں جو خیمے میں بٹھلاؤں گا
اس کو پھر آکے میں جنگل میں سلا جاؤں گا

٩

اہل کیں کہتے تھے ہرگز نہ ترس کھائیں گے — اس کا لاشہ نہ بتایا ہے نہ بتلائیں گے
غم نہیں دیں گے تو بانوؑ کو رلوائیں گے — تیغ سے کاٹ کر سر شام میں لیجائیں گے
جمع دربار میں سب شہر کی خلقت ہوگی
سرِ ہمشکل پیمبرؐ کی زیارت ہوگی!!

١٠

بولے شہؑ پاس تھا تصویرِ پیمبرؐ کا اگر — برچھیاں مار کے کیوں اس کو کیا خون میں تر
ظالموں کیوں نہ کیا کچھ ادبِ پیمبرؐ — اب یہ کہتے ہو کہ ہم کاٹ کے لے جائیں گے سر
مجھ کو غیظ آیا تو دفتر ہی الٹ جائیگا
اس کا سر کاٹنا جب سر میرا کٹ جائیگا

١١

کہتے تھے یہ کہ آئی علی اکبرؑ کی صدا — اب تو دم سینے میں آپہونچا کہاں ہو بابا
جلد آنا ہے تو آؤ یہ پسر تم پہ فدا — آنکھیں پتھرا گئیں دم سینے میں ہے اٹکا
پھیر کر آنکھیں بڑی دیر سے تکتا ہوں میں
نیچے اک نخل کے بسمل سا تڑپتا ہوں میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(١٢)

زخمی چھاتی ہوئی رگ رگ سے اُبلتا ہے لہو	بیخودی ہے کبھی اور ہوش میں آتا ہوں کبھو
اینٹھی جاتی ہے زباں پیاس سے زخمی ہے گلو	چھا گیا سامنے آنکھوں کے اندھیرا ہر سُو
دیکھئے آپ کے آنے کی بھی اب آس نہیں
دم نکلتا ہے اور افسوس کوئی پاس نہیں

(١٣)

شاہؑ چلائے کہ لے لال پدر آتا ہے	پر مجھے ہمدم نہیں آنکھوں سے نظر آتا ہے
جب اُٹھاتا ہوں قدم منہ کو جگر آتا ہے	گرتا پڑتا ہوا زہرا کا پسر آتا ہے
باپ غافل ہوا یہ دل میں نہ ٹھانو بیٹا
مر چکا اب ہمیں زندوں میں نہ جانو بیٹا

(١٤)

روح تم بھی سو زمانے سے سفر کرتے ہو	کیا قیامت ہے کہ ہم جیتے ہیں تم مرتے ہو
میرے زانو کے عوض خاک پہ سر دھرتے ہو	کس طرف ہو نفسِ سرد کہاں بھرتے ہو
جلد آنے کی نہ تم تک کوئی تدبیر ہوئی
آؤ چھاتی سے لگو باپ سے تقصیر ہوئی

(١٥)

کہتے تھے یہ کہ نظر آ گئی لاشِ اکبرؑ	خاک پر بیٹھ کے فرزند سے لپٹے سرورؑ
متصل لب پہ یہ تھا ہائے پسر ہائے پسر	باپ قربان ہو دکھلاؤ مجھے زخمِ جگر
خوں بھری آنکھوں کو اک بار تو کھولو بیٹا
دم نکلتا ہے مرا منہ سے تو بولو بیٹا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

غش میں فرزند نے آوازِ پدر پہچانی　　کھول کر منہ کو کہا دلبرِ زہراؑ پانی
شہؑ پکارے میں تری پیاس کے صدقے جانی　　گھاٹ رد کر کے ہوئے ہیں ظلم و ستم کے بانی
تشنگی پر تری ٹکڑے مرا دل ہوتا ہے
پانی پانی نہ کرو باپ خجل ہوتا ہے

۱۷

یہ صدا سنتے ہی اکبرؑ کو غش آیا اک بار　　منہ پہ منہ رکھ کے لگے رونے امامِ ابرار
ہوش آیا تو یہ کی باپ سے رو کر گفتار　　کہیے خیمے میں ہے کیونکر مری ماں سینہ فگار
بولے شہؑ کوکھ کو پکڑے ہوئے چلاتی ہے
سن لو ہے ہے علی اکبرؑ کی صدا آتی ہے

۱۸

اُس کی فریاد نہیں سننے کی طاقت ہم میں　　ماں تمہاری نہیں جینے کی تمہارے غم میں
اُس سے چھوٹو گے جو اس بیکسی کے عالم میں　　پیٹتی گھر سے چلی آئے گی کوئی دم میں
دل کو مادر کے بڑا رنج و تعب ہوتا ہے
نوجواں بیٹے کا مرنا تو غضب ہوتا ہے

۱۹

سن کے یہ ٹھنڈی سی اک سانس بھری باصد درد　　نبض ساقط ہوئی اک بار بدن ہو گیا سرد
پھول سے سرخ جو رخسار تھے ہونے لگے زرد　　لپٹیں رخساروں سے بل کھا کے وہ زلفینِ پُر گرد
کھل گیا منہ تو نہ آواز دہن سے نکلی
صورتِ نکہتِ گل جان بدن سے نکلی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٢٠

شاہؑ سر پیٹ کے چلّائے کہ ہے ہے اکبرؑ — سفرِ مرگ کو کیا جلد کیا طے اکبرؑ!
پالنے والی تڑپتی ہے چلو اے اکبرؑ — ماں بھی مشتاق تھی پر تم نہ گئے اے اکبرؑ
جان کر اپنی کمائی کو ڈبویا میں نے
کیا برابر کا پسر ہاتھ سے کھویا میں نے

٢١

کہہ کے یہ لاش لیے خیمے کے در پر آئے — غل پڑا اہلِ حرم میں علی اکبرؑ آئے!
کہا بانوؑ نے کہ آئے مرے دلبر آئے — بولے شہ جیتے سدھارے تھے پہ مر کر آئے
رن سے ہم لائے ہیں لاشے کو گلے لپٹا کے
دیکھنا ہو جسے دیدار وہ دیکھے آ کے

٢٢

کانپ کر شاہؑ سے کہنے لگی بانوئے حزیں — کیا کہا آپ نے کیا دم مرے اکبرؑ میں نہیں
دیکھ کر بانو کا منہ رونے لگے سرورِ دیں — بولے ہاں چاند سی چھاتی پہ لگا نیزۂ کیں
دور تھا جب تو کئی بار پکارے اکبرؑ
جب میں پہونچا تو زمانے سے سدھارے اکبرؑ

٢٣

سن کے یہ برچھی کلیجے پہ کسی نے ماری — ہاتھ سے پیٹ کے سر رونے لگی وہ دکھیاری
بولی دیکھا جو لگا زخم جگر پر کاری — رن سے کیا شکل بنا آئے ہو یہ ماں واری
آس رکھتی تھی مری آس کو توڑا بیٹا
بعد اٹھارہ برس کے مجھے چھوڑا بیٹا

(از نتیجۂ فکر
میر مونس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۸)

شہادت حضرت علی اکبر علیہ السلام

(۱)

نبیؐ کے لال سے آرام جاں بچھڑتا ہے — چمن اُجڑتا ہے سرو رواں بچھڑتا ہے
دلیر و صفدر و شیر ژیاں بچھڑتا ہے — ضعیف باپ سے کڑیل جوان بچھڑتا ہے
یہ داغ وہ ہے کہ پیغمبروں پہ جبر ہوا
یہ وہ الم ہے کہ یعقوبؑ سے نہ صبر ہوا

(۲)

خلیلؑ پاک تھے گو صبر و شکر میں یکتا — پسر کے ذبح کا لیکن انہیں جو حکم ملا
ہوئی محبتِ فطری سے اس قدر ایذا — خدا کے حکم کو حضرتؑ نے تین دن ٹالا
اگرچہ آپ کمر سے چھری نکالی تھی
مگر خلیلؑ نے منہ پر نقاب ڈالی تھی

(۳)

بتاؤ اہلِ عزا کیا کرے وہ فخرِ خلیلؑ — نظر کے سامنے بسمل ہو جس کا اسماعیلؑ
سناں کلیجے پہ کھائے پسر حسینؑ و جمیل — غریب باپ سے پانی کی ہو سکے نہ سبیل
بلند چشمِ شکایت سوئے فلک نہ کرے
جگر کو تھام کے رہ جائے آہ تک نہ کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

پسر کے داغ کی دنیا میں کچھ دوا ہی نہیں — اس امتحاں میں کسی کا قدم جما ہی نہیں
مگر حسینؑ سا صابر کوئی ہوا ہی نہیں — سکون و صبر و تحمل کی انتہا ہی نہیں
خوشی سے دل پہ یہ جبر اختیار کرتے ہیں
جوان بیٹے کو حق پر نثار کرتے ہیں

۵

پسر کی عرض ہے رخصت کا اذن دو بابا — کہ حد سے فتنہ و شر بڑھ چلا ہے باطل کا
امام کہتے ہیں اچھا سدھار وائے بیٹا — جو ماں پھوپی کی رضا ہو تو ہم کو عذر ہے کیا
نہ دھوپ چھاؤں میں گھر سے کبھی نکالا ہے
تمہیں تو جوگ کیا کر انھوں نے پالا ہے

۶

یہ سن کے اکبرؑ ناشاد ماں کے پاس آئے — ملول و مضطر و بیتاب و بے حواس آئے
وہ رو کے بولیں میں قربان کیوں اداس آئے — کہا کہ اپنے مقدر سے مجھ یاس آئے
غضب ہے غیروں نے بھی شہ پہ سر نثار کیا
ہمیں ہمارے ادب نے ذلیل و خوار کیا

۷

یہ کہہ کے روئے تو سب گھر کو اضطرار ہوا — کہ تیر آہ ہر اک کے جگر کے پار ہوا
ہر اک بہن کا بھی دل غم سے بیقرار ہوا — چچی بھی روئیں پھوپی کو بھی انتشار ہوا
گلے لگا کے جو بانو دعائیں دینے لگیں
جبیں کو چوم کے زینبؑ بلائیں لینے لگیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

کہا کہ اے مرے ماہِ کمال خیر تو ہے — میں صدقے قد کے مرے یوسف جمال خیر تو ہے
یہ شانِ غیظ یہ قہر و جلال خیر تو ہے — زباں سے کچھ تو کہو میرے لال خیر تو ہے
~~کہا، پھوپھی شہِ دلگیر مرنے جاتے ہیں~~
قیامت آئی ہے شبیرؑ مرنے جاتے ہیں

۹

وہ رو کے بولیں شہِ مشرقین کو روکو — نبیؐ و فاطمہؑ علیؑ کے نورِ عین کو روکو
میں واری دلبرِ شاہِ حنینؐ کو روکو — کسی طرح مرے بھیا حسینؑ کو روکو
کہا، ابھی شہِ دلگیر کو بچاتے ہیں
جو دودھ بخش دیں اماں تو رن کو جاتے ہیں

۱۰

پکاریں بانوئے سرور تم اپنا دل نہ دکھاؤ — علیؑ کے نام پہ میں دودھ بخشتی ہوں جاؤ
مجھے اجاڑ دو فرزندِ فاطمہؑ کو بچاؤ — پھوپھی پکاریں گلے تو لگا لوں اکبرؑ آؤ
جہاں میں لوگ تو بیٹوں کا بیاہ کرتے ہیں
ہم اپنے ہاتھوں سے گھر کو تباہ کرتے ہیں

۱۱

ملا جو اذن، مریضِ بلا کے پاس آئے — وہ حال دیکھا کہ فرطِ الم سے مضطر آئے
خدا کسی کو یہ رنج و تعب نہ دکھلائے — قریب بیٹھ کے شانہ ہلا کے چلائے
گلے سے ملیئے کہ یہ تشنہ کام جاتا ہے
سلام لیجئے بھیا غلام جاتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۲)

یہ سن کے دلبرِ شاہِ انام چونک پڑے — جنابِ عابدؑ ناشاد کام چونک پڑے
حسینؑ امام کے قائم مقام چونک پڑے — رسولؐ کی جو صدا تھی امام چونک پڑے
کہا کہ ہم سے بچھڑ کر کہاں کا قصد کیا
بہن کی یاد میں شاید مکاں کا قصد کیا

(۱۳)

اک آہ بھر کے جری نے کہا کہ ہائے اخی — مکاں کا قصد ہے اب اور نہ یادِ صغراؑ کی
نبیؐ کی آل کو گھیرے ہوئے ہے فوجِ شقی — امامِ پاک کی نصرت کا عزم ہے بھائیؑ
بہت سپاہِ ستمگر نے سر اٹھایا ہے
غلام رن کی رضا مانگنے کو آیا ہے

(۱۴)

وہ بولے پہلے نہ زین العبا سے رخصت لو — ابھی تو بانوئے شاہِ ہدیٰ سے رخصت لو
پھوپی سے اذن، شہِ کربلا سے رخصت لو — حسنؑ کے لال سے مل لو چچا سے رخصت لو
وہ رو کے بولے کہ بھیا چچا شہید ہوئے
تمام دوست ہمارے سوا شہید ہوئے

(۱۵)

یہ سن کر بیٹھ گئے اٹھ کے عابدِ دلگیر — نہ تابِ ضبطِ فغاں تھی نہ طاقتِ تقریر
شبیہِ ختمِ رسلؐ یوں ملے بحالِ تغیر — کہ جیسے لاشۂ شبرؑ سے حضرتِ شبیرؑ
وہ کہہ رہے تھے کہ اکبرؑ نہ ہم پہ جبر کرو
یہ عرض کرتے تھے، بھیا نہ رو، صبر کرو

(از نتیجۂ فکر
حضرت نسیم امروہوی اعلی اللہ مقامہ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۱۹)

شہادت حضرت علی اکبرؑ

(۱)

مجروح جبکہ اکبرؑ یوسف لقا ہوئے — بے طاقت اس جوان کے سب بند سست رہا ہوئے
اور پاؤں بھی رکابوں سے دونوں جدا ہوئے — مرنے پہ سر جھکا لیا، محوِ لقا ہوئے
چھروں کا مینہ برس گیا تب تشنہ کام پر
حملہ کیا ہزاروں نے اُس لالہ فام پر

(۲)

تنہا لڑا جو لاکھوں سے رَن میں وہ نامدار — زخمی تمام ہو گیا ہے ہے وہ گلعذار
پہلو پہ آ کے ابنِ انسؔ نے کیا جو وار — برچھی ستم کی ہو گئی قلب و جگر کے پار
صدمہ ہوا تو سینے میں دم آ کے رک گیا
جرّار رہوار کی گردن پہ جھک گیا

(۳)

رکنا تھا ہاتھ کا کہ بڑھے رن سے اہلِ شر — پاس آن کر لگانے لگے خنجر و تبر
حملہ تمام فوج کا تھا ایک جان پر — سارا لہو میں تر ہوا وہ غیرتِ قمر
طاقت رہی نہ ہاتھ میں کیونکر وغا کرے
دو لاکھ کی چڑھائی ہو جس پر وہ کیا کرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

ناگاہ آئی رن سے یہ آوازِ دلخراش — پوتے کے غم سے آہ مرا دل ہے پاش پاش
ہے میری گود میں ترے یوسف لقا کی لاش — آؤ اِدھر کو اب نہ کرو جا بجا تلاش
چھاتی سے اپنی بیٹے پسر کو لگائے ہوں
زخمی بدن پہ دھوپ میں چادر اڑھائے ہوں

(۵)

دوڑے رضا کی سمت شہنشاہِ نامدار — پہونچے برہنہ سر جو امامِ فلک وقار
دیکھا کہ ایک نخل کے نیچے ہے گلعذار — دم توڑتا ہے خاک پہ عریاں ہے جسمِ زار
ہیں دونوں ہاتھ زخمِ جگر پر دھرے ہوئے
اور گیسوؤں کے بال ہیں خوں میں بھرے ہوئے

(۶)

لاشِ پسر سے لپٹے جھپٹ کر امامِ دیں — فرمایا غم اٹھانے کی طاقت رہی نہیں
آنکھیں تو کھولو نرگسی اے میرے مہ جبیں — سب خاک میں بھرا ہوا ہے جسمِ نازنیں
پیری میں داغ اپنی جوانی کا دے چلے
اے لال اپنے ساتھ پدر کو نہ لے چلے

(۷)

کچھ حال دردِ دل کا تو ہم کو سنائیے — اے غنچہ لب مزاج ہے کیسا بتائیے
زانو سے دادی جان کے سر تو اٹھائیے — آلِ نبیؐ کو خیمے میں سمجھانے جائیے
غش میں پڑی ہیں زینبؑ مضطر زمین پہ
بانو پچھاڑیں کھاتی ہیں گر کر زمین پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

اے میرے شیر اے مرے صفدر جواب دو — آیا ہے باپ اے مرے دلبر جواب دو
بیٹا جواب دو، میرے یاور جواب دو — اکبرؑ برائے خالقِ اکبرؑ جواب دو
بن تیرے ہم سے خیمے میں جایا نہ جائیگا
داغِ فراق ہم سے اٹھایا نہ جائے گا

۹

سُن کر صدا پدر کی کراہا وہ نامور — حسرت سے آنکھیں کھول کے دیکھا سوئے پدر
چاہا کہ کچھ کہیں یہ ہوا درد اس قدر — جنبش ہوئی زباں کو نہ بولا گیا مگر!
بیتاب ہو کے شاہؑ کے گلے سے لپٹ گئے
تڑپے تو کُھل کے جسم کے سب زخم پھٹ گئے

۱۰

آنکھیں پھرا کے پاس سے پھر دیکھا چار سُو — رو دیئے پسر کو دیکھ کے شبیرؑ نیک خو!
بولے چلے جہاں سے تم اے میرے ماہ رُو — خاک ایسی زندگی پہ نہ دنیا میں جب ہو تو
یہ سُن کے سر ٹیک دیا آقا کی گود میں
بیٹا تمام ہو گیا بابا کی گود میں

۱۱

دیکھا جو شاہؑ نے تو نہ پایا پسر میں دم — سینہ پہ ہاتھ مار کے بولے شہِؑ امم!
اے شبّر ہائے ہو گیا مجھ پہ یہ کیا ستم — اے لال تیرے غم میں نہ ہرگز جئیں گے ہم
یہ کہہ کے شاہِؑ جن و بشر پیٹنے لگے
لاشہ لٹا کے خاک پہ سر پیٹنے لگے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۲)

رو کر پسر کی لاش سے شبیرؑ نے کہا — بیٹا پدر کو چھوڑ گئے وا مصیبتا !!
ہے ہے مسافرت میں مجھے دے گئے دغا — اُٹھ کر مدد کرو مری اے میرے مہ لقا
آفت میں چھوڑ کر ہمیں تنہا چلے گئے
صدقے پدر ہولے مرے شیدا چلے گئے

(۱۳)

رو کے یہ کہہ کے حضرت شبیرؑ حق شناس — صدمے سے دل تھا سینۂ پر نور میں اداس
جز بیکسی نہ تھا کوئی حضرت کے آس پاس — گھوڑے پہ لاش بیٹے کی رکھی بہ درد و یاس
میداں سے خیمہ گاہ کو سرورؑ رواں ہوئے
لاشے کے ساتھ احمدؐ و حیدرؑ رواں ہوئے

(۱۴)

ہاں اہلِ درد رو کے کرو نالہ و فغاں — لاتے ہیں رن سے لاش پیمبرِ دو زماں
خیمے کے در پہ روتی ہیں سر کھولے بیبیاں — عصمت سرا کو لاش ہے اس شکل سے رواں
قطرے لہو کے خاک پہ پیہم ٹپکتے ہیں
مجروح ہاتھ دونوں طرف کو لٹکتے ہیں

(۱۵)

زخموں کی بدھیاں ہیں پڑی تنگ ہے جسم پہ — خوں سے لباس سرخ ہے مجروح ہے جگر
اک سمت کو لٹک رہی ہے زین پر سپر — تلوار اک طرف کو لگی ہے لہو میں تر
ہتھیار سب جری کے ہیں خوں میں بھرے ہوئے
ہیں زین پر عمامے کے پرزے دھرے ہوئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۶)

اس حال سے جو آئے شہنشاہِ نامدار — آلِ نبی نکل پڑے خیمے سے ایک بار
بیٹھی پسر کی لاش سے بانوئے دل فگار — زینبؑ بلائیں لے کے پکاریں کہ میں نثار
واری شباب تھا کہ جو موت آ گئی تمہیں
اے میرے شبر کس کی نظر کھا گئی تمہیں

(۱۷)

ہے ہے یہ کیا ہوا مرے گُل پیرہن تمہیں — کس کی نظر لگی مرے غنچہ دہن تمہیں
کس نے لگائی ضرب یہ اے سیم تن تمہیں — نیزہ یہ کس نے مارا ہے اے صف شکن تمہیں
باغِ شباب تو ابھی پھولا پھلا نہ تھا
مارا ہے جس نے صاحبِ اولاد نہ تھا

(۱۸)

اے میرے لمبے گیسوؤں والے تو مر گیا — اے میرے نامراد پسر تو کدھر گیا
پیارے جہاں سے تشنہ دہن تو گزر گیا — بستی بسی ہوئی مری ویران کر گیا
لاؤں کہاں سے ڈھونڈھ کے اے مہ جبیں تمہیں
لپٹا لوں پھر گلے سے جو پاؤں کہیں تمہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲۰)

شہادت حضرت عباسؑ علمدار

(۱)

جب گھر گیا اعدا میں علمدارِ حسینیؑ — لڑتا رہا تا دیر مددگارِ حسینیؑ
زخمی ہوا تیروں سے جو غمخوارِ حسینیؑ — غل تھا کہ مٹی رونقِ گلزارِ حسینیؑ
گو تن میں نہ طاقت تھی مگر لڑتے تھے عباسؑ
جو ٹوکتا تھا شیر سا جا پڑتے تھے عباسؑ

(۲)

یاں کا تو یہ نقشہ تھا سنو حالتِ سرورؑ — پھرتے تھے کمر پکڑے ہوئے سبطِ پیمبرؐ
ڈیوڑھی پہ تو سب ہیں حرم اور آپ ہیں باہر — لب پہ کبھی نالے ہیں کبھی ہائے برادر
تکتے ہیں سوئے نہر سراچوں کے تلے سے
لپٹائے ہیں عباسؑ کے بیٹے کو گلے سے

(۳)

منہ چوم کے کہتے ہیں نہ رو میں ترے قرباں — تو باپ کے آنے کی دعا مانگ مری جاں
ننھے سے اٹھا ہاتھ یہ کہتا ہے وہ ناداں — اللہ یتیمی سے بچائے مجھے اس آن
بھائی کی نشانی پہ فدا ہوتے تھے شبیرؑ
معصوم دعا کرتا تھا اور روتے تھے شبیرؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

پھر غل جو ہوا رن میں تو زینبؑ کو پکارے — آتی ہے تباہی بہن اب گھر پہ ہمارے
گھیرا ہے مرے شبّر کو دریا کے کنارے — مارے کوئی مجھ کو، مرے بھائی کو نہ مارے
عباسؑ کی گردن سے تو شمشیر ملے گی
پر مجھ کو کہاں باپ کی تصویر ملے گی

۵

ڈیوڑھی پہ تلاطم تھا، حرم کرتے تھے زاری — کہتی تھی سکینہؑ کہ چلی جان ہماری
سر کھولے دعا مانگتی تھیں بیبیاں ساری — یا شبّر خدا خاک میں مل جائیں یہ ناری
طوفاں سے خدا پیاسوں کی کشتی کو بچائے
اللہ سکینہؑ کے بہشتی کو بچائے!

۶

ناگاہ یہ جانکاہ صدا دشت سے آئی — ہاں طبل بجے، تیغ علمدارؑ نے کھائی
تصویرِ علیؑ صفحۂ ہستی سے مٹائی — دیکھیں تو کہ اب بھائی کو پیدا کرے بھائی
تنہا شہِؑ والا کا علم کر دیا ہم نے
عباسؑ کے ہاتھوں کو قلم کر دیا ہم نے

۷

نوفل سے کیا شمرِ لعیں نے جو اشارا — وہ دستِ علمدارؑ اٹھا کر یہ پکارا
یہ کس کے کٹے ہاتھ ہیں ہم نے کسے مارا — دیکھیں انھیں کس جا ہے ید اللہ کا پیارا
تلواروں سے تصویر مٹائی ہے یہ کس کی
کس شبّر کا پنجہ ہے کلائی ہے یہ کس کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

یہ خون بھرے کس کے ہیں الماس سے بازو — ہے کس گلِ رنگیں میں یداللہ کی خوشبو
شکر کا علَم کیا ہوا اے سیدِ خوشخو — وہ کون ترائی میں تڑپتا ہے لبِ جو
وہ نہر پہ خنجر سے گلا کٹتا ہے کس کا
بسمل کی طرح خاک میں تن اُٹتا ہے کس کا

(۹)

بھائی کے کٹے ہاتھ نظر آئے جو ناگاہ — تھرانے لگے غیظ سے ابنِ اسداللہؑ
اتنا تو کہا مر گئے عباسِ علیؑ، آہ — تیغِ دو زباں کھینچ کے دوڑے شہؑ ذیجاہ
ہاں بنتِ علیؑ کوٹ کے سینہ نکل آئی
سب بیبیوں سے پہلے سکینہؑ نکل آئی

(۱۰)

عباسؑ کا فرزند تڑپ کر یہ پکارا — کیوں نکلیں بہن تم، کسے مارا کسے مارا
وہ کہتی تھی رونے دو، نہیں صبر کا یارا — اے بھائی بہشتی مرا، کوثر کو سدھارا
چلاتی ہوں میں پھر کے نہیں آتے ہیں بابا
دیکھو وہ کمر پکڑے ہوئے جاتے ہیں بابا

(۱۱)

فرزند کو بابا کی خبر سن کے غش آیا — گودی میں اُسے دوڑ کے فضہ نے اٹھایا
دریا پہ جو پہونچا اسداللہ کا جایا — واں بھائی کو بھائی نے تڑپتا ہوا پایا
آنکھوں کو خجالت کے سبب بند کئے تھے
تیروں سے چھدی مشک کو پہلو میں لئے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

بھائی سے لپٹ کر یہ پکارے شہِؑ ابرار — صدقے میں ترے اے مرے لشکر کے علمدارؑ
مجروح جو تھا تیروں سے وہ جسمِ گہربار — عباسؑ سے آنکھوں کو نہ کھولا گیا زنہار
دکھلا کے وفادار نے کانٹوں کو زباں کے
سر رکھ دیا قدموں پہ امامِ دوجہاں کے

۱۳

حضرت نے کہا سر تو قدم پر سے اٹھاؤ — عباسؑ ہم آغوش میں لے لیں اِدھر آؤ
گر ہاتھ نہیں، سر مری چھاتی سے لگاؤ — یاری جو زباں دے تو کچھ احوال سناؤ
تقریر تری شہرۂ آفاق ہے بھائی!
بھائی، تری آواز کا مشتاق ہے بھائی

۱۴

عباسؑ نے کی عرض کہ ہے موت گلوگیر — کہنا تھا بہت کچھ پہ نہیں طاقتِ تقریر!
اب تن کی رگیں کھنچتی ہیں یا حضرتِ شبیرؑ — بس یہ ہے دعا رحم کرے مالکِ تقدیر
آگے مرے تو پائے خلفِ شاہِ نجفؑ ہے
اس وقت تو ٹھیک منہ مرا قبلہ کی طرف ہے

۱۵

سب کام مرے آپ کے صدقے سے بن آئے — وہ فاطمہؑ آئیں، شہِؑ خیبر شکن آئے
آپ آئے حسنؑ آئے رسولِ زمنؐ آئے — سب مشکلیں آساں ہوئیں جب پنجتنؑ آئے
اب روح سوئے خلدِ بریں جاتی ہے آقا
کچھ نیند سی خادم کو چلی آتی ہے آقا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۱۶)

یہ کہہ کے کبھی پاؤں سمیٹے کبھی پھیلائے
کلمہ جو پڑھا، ہونٹ علمدارؑ کے تھرائے
دم تن سے نکلتے ہوئے آنسو بھی نکل آئے
سر پیٹ کے حضرت نے کہا ہائے اخی ہائے
زانوئے شہِؑ دیں پہ سفر کر گئے عباسؑ
گردن تو ڈھلی رہ گئی اور مر گئے عباسؑ

(۱۷)

سر پیٹ کے ہاتھوں سے یہ شبیرؑ پکارے
عباسؑ ہیں چھوڑ کے جنّت کو سدھارے
سر بھائی کے قدموں سے اُٹھاؤ مرے پیارے
بس ہو چکی تعظیم، میں قربان تمہارے
بھائی میں تری تشنہ دہانی کے تصدّق
عباسؑ میں اس مرتبہ دانی کے تصدّق

(۱۸)

کچھ بولو تو اے عاشقِ سلطانؑ مدینہ
چلاتی ہے ڈیوڑھی پہ تمہیں بالی سکینہؑ
بتلاؤ بھتیجی کو تسلّی کا قرینہ!
اس صدمے سے اس بچّی کا دشوار ہے جینا
یہ مشک جو واں خون میں تڑپائیگی بھائی
بس ہائے چچا کہہ کے وہ مرجائے گی بھائی

(۱۹)

زہراؑ کی صدا آئی علمدار سدھارے
بیکس ہوئے شہؑ حیف ہے غمخوار سدھارے
حضرت نے کہا جعفرؑ طیّار سدھارے
جرّار، مددگار، وفادار سدھارے
جنّت کو گئے ہم سے یہ کیا کر گئے بھائی
باتیں ابھی کرتے تھے، ابھی مر گئے بھائی

(از نتیجہ فکر
میر انیس)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲۱)

دراحوال شہادت حضرت علی اصغرؑ

(۱)
جہاں میں آئے ہیں جس دن سے آدم و حوّا ۔ زمانہ بھر کا کتابوں میں ہے واقعہ لکھا
پڑھے خدا کوئی تاریخ داں بتائیے فوراً ۔ کہیں بھی جنگ و جدل میں ستم ہوا ایسا
انوکھے ظلم و ستم پیروِ یزید کریں
سہ پہلو تیر سے بے شیر کو شہید کریں

(۲)
لکھا ہے جھولے میں احوال اس کا تھا تغیر ۔ غضب کی پیاس تھی دو دن سے بچہ تھا بے شیر
سوائے رونے کے بے بس تھی مادرِ دلگیر ۔ سنا جو شور تو رُک کر آئے خیمہ میں شبیرؑ
کہا یہ بانوؑ نے اصغرؑ بھی کوچ کرتا ہے
بغیر آب کے یہ شیر خوار مرتا ہے

(۳)
جھکے حسینؑ جو جھولے پہ ہو کے با دلِ زار ۔ پسر کی دیکھ کے صورت رہا نہ دل کو قرار
نیلے بچے کے آہ لب تھے جو پہلے تھے گلنار ۔ تھا خشک پھول کی صورت حسینؑ کا دلدار
نہ آنکھ کھولتے تھے اور نہ لب ہلاتے تھے
یہ ضعف تھا کہ انگوٹھے نہ چوسے جاتے تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُٹھایا جھولے سے رو کر پسر کو آخر کار
کہا یہ بانوؑ نے دل خستہ سے بحالتِ زار
جو تم کہو تو اسے لے کے جائے یہ ناچار ۴
قریب فوج کے شاید ترس کریں اشرار
اگرچہ بانیٔ بیداد ہیں وہ سب بانوؑ
ہو کوئی صاحبِ اولاد کیا عجب بانوؑ

جگر کو تھام کے بولی کہ آپ کی جو رضا
میں اُن کی خادمہ ہوں آگے میری مرضی کیا
میں شرمسار ہوں اس بچے کی جاں حاشا ۵
بجائے شیر نہ پانی پلا سکی دکھیا
قصور بخشیں شہا یہ کریں گزارش آپ
اب اس کنیز کی اُن سے کریں سفارش آپ

یہ سن کے بانوؑ سے روئے بہت شہِ والا
بکا کے شور سے سب گھر ہوا تہ و بالا
پسر پہ شاہؑ نے جب دامنِ عبا ڈالا ۶
کلیجہ بانوؑ کا تڑپا کہ لگ گیا بھالا
ہوا یقیں کہ یہ زندہ نہ پھر کے آئیں گے
میں لٹنے چھٹتی ہوں جنگل کو اب بسائیں گے

چلے حسینؑ جو لے کر تو بولی وہ مضطر
دیا علیؑ کی ضمانت میں تم کو اے دلبر
بلیں واری ساتھ پدر کے نہ ہو جیو ششدر ۷
نہ اپنی دائی کو دل سے بھلائیو اصغرؑ
سوائے والی نہ کوئی ہمارا باقی ہے
میں لٹ چکی ہوں تمہارا سہارا باقی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قریب فوج کے پہنچے امام دیں ناگاہ　　کہا کہ رحم کرو ظالمو برائے اللہ
۸
تمام گھر کو میرے کر چکے تم آج تباہ　　قریب مرگ ہے ننھا سا اب یہ نور نگاہ

ہو اس پہ رحم یہ بچہ میرا ذرا سا ہے
ہمارے ساتھ میں دو دن سے یہ بھی پیاسا ہے

نہ اب ہمکنا ہے اس میں نہ مسکرانا ہے　　نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ پتلیاں پھرانا ہے
۹
ہے سانس آنی پہ دشوار لب ہلانا ہے　　پلا دو پانی ذرا سا اگر جلانا ہے

نہ تشنگی سے یہ بیجان ہوئے گا یارو
یہ مجھ غریب پہ احسان ہوئے گا یارو

میرا قصور اگر ہے مجھے نہ دو پانی　　تم آکے دیکھ لو خود بچے کی پریشانی
۱۰
بغیر آب لب گور ہے میرا جانی　　دکھا دو بہر خدا شیوہ مسلمانی

زباں اینٹھ چکی ہے غضب کا پیاسا ہے
ہو جس کے امتی تم اس کا یہ نواسا ہے

ستم شعار دنی جس دم سنا یہ تشنہ کلام　　بہت سے رونے لگے منہ پھیر کے ساکن شام
۱۱
لٹا کے خاک پہ بچے کو پھر یہ بولے امام　　جدا میں ہوتا ہوں اسکو پلا دو پانی کا جام

میرے صغیر کی جو تشنگی بجھا دے گا
غریب دیگا دعائیں خدا جزا دیگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سُنا کسی نے نہ بیکس کا یہ کلام ذرا — کجا تھا پانی پلانا نہ کچھ جواب ملا
١٢ اُٹھا کے ہاتھوں پہ اصغرؑ کو پھر یہ رو کے کہا — اب اور کیا کرے اے لال مبتلائے بلا
تمہاری وجہ سے بیٹا یہ انفعال ہوا
بجز خدا نہ کسی سے کبھی سوال ہوا

خدا کے فضل سے ہو حجت خدا کے لال — دہن کو کھول کے دکھلا دو اپنی پیاس کا حال
١٣ زبانِ خشک کو لب پر پھرا کے کر دو سوال — کریں تمہارا ہی شاید یقیں اہل ضلال
کسی کو رحم میرے مہ جبیں نہیں آتا
ہمارے کہنے کا شاید یقیں نہیں آتا

کیا پسر سے جو رو کر یہ شاہِ دیں نے بیاں — پدر کے ہاتھوں پہ تڑپا وہ چھ مہینہ کی جاں
١٤ دہن کو کھول کے لب پر پھرائی خشک زباں — سوال آب یہاں تھا اِدھر سے کڑکی کماں
تُلا تھا حرملہ ملعون اپنی گھات پر
اُدھر حسینؑ لیے تھے پسر کو ہاتھوں پر

زباں پھراتا تھا ہونٹوں پہ شہؑ کا گلِ رخسار — کہ پار ہو گیا بچے کے حلق سے سوفار
١٥ بجائے پانی کے قطرے نکلے اُبلی خون کی دھار — تڑپ کے بچے نے ہاتھوں پہ ڈھونڈی ماں کی کنار
رُلایا شہؑ کو بہت اپنی خستہ حالی نے
لگایا خوں پہ چُلّو امام عالی نے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶
پسر کا خون لیے ہاتھ میں تھے سرورِ دیں — جگر تڑپتا تھا غم سے عرق میں تر تھی جبیں
گرانا چاہتے تھے شاہ خوں برُوئے زمیں — صدا بلند ہوئی یہ کہ اے امامِ مبیں
نجات اس سے دو عالم کے شاہ دو مجھ کو
یہ بے زباں کا لہو ہے پناہ دو مجھ کو

۱۷
ہوں خونِ ناقۂ صالح سے تا بہ حشر ملول — سوا ہیں امتِ صالح ظلم میں یہ جہول
شنر نبی کا وہ یہ دل تمہارا جانِ رسولؐ — ابوترابؑ کا پوتا ہے دادی اسکی بتولؑ
گرا یہ خوں تو نہ سبزہ ہویدا ہوگا پھر
مرے شکم سے نہ اک دانہ پیدا ہوگا پھر

۱۸
یہ سُن کے رویا وہ زہراؑ کی گود کا پالا — اٹھایا ہاتھ کو پھر سوئے عالمِ بالا
ندا ادھر سے یہ آئی کہ اے شہِؑ والا — جو میری سمت کو یہ خونِ بے زباں ڈالا
کبھی نہ پانی کا قطرہ فلک سے برسے گا
تری کو اس کی ہر اک جان دار ترسے گا

۱۹
امامِ وقت نے ارض و سما سے جب یہ سُنا — زمیں کو دیکھ کے حسرت سے سوئے فلک دیکھا
پسر کی سمت کو منہ موڑ کے یہ رو کے کہا — تمہارے خون کو بتلاؤ کیا کروں بیٹا
زمین مانع ہے راضی نہیں فلک اس کو
کہو تمہاری امانت میں سونپوں یہ کس کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

زمیں لرزتی ہے خوں سے ترے مرے گل فام ۔۔۔ ادھر آئے لہو یہ فلک تک ہے کہرام
(۲۰)
نہیں جہاں میں سوا ان کے اور کوئی مقام ۔۔۔ رکھیگا ہاتھ میں کب تک یہ موردِ آلام
اب اور عالمِ غربت میں کیا کروں بیٹا
تمہارے خون کو چہرہ پہ ملتا ہوں بیٹا

پسر کے خوں سے جب کر چکے خضاب حسینؑ ۔۔۔ گلے میں تیر تھا اٹکا صغیر تھا بے چین
(۲۱)
جو چاہا شہؑ نے نکالوں تو تڑپا نور العین ۔۔۔ وہ تین پھال کا سوفار حلق کے مابین
پدر کے ہاتھ پہ بیٹے کا دم نکلتا تھا
تڑپتے تھے علی اصغر جو تیر ہلتا تھا

جھکا کے سر پہ پکارے کہ اے علی اصغرؑ ۔۔۔ بتاؤ تیر نکالے بھلا پدر کیوں کر
(۲۲)
علیؑ سے شیر کے پوتے ہو اے میرے دلبر ۔۔۔ میں تیر کھینچتا ہوں اب نہ ہوجیو ششدر
تم اب جو تڑپے یونہی شورشیں سے بیٹا
تو پھر نہ تیر کھچے گا حسینؑ سے بیٹا

یہ کہہ کے قصد کیا پھر خدا کا لیکر نام ۔۔۔ پکڑ کے تیر کو بیٹے پہ تھی نگاہِ امام
(۲۳)
کلیجہ ہل گیا نکلا سہ شعبہ خون آشام ۔۔۔ پدر کا حکم تھا تڑپے نہ اصغرِ گلفام
نہ چرخ پیر گرا اس ستم کی گھاتوں پر
تڑپ کے مر گئے اصغرؑ پدر کے ہاتھوں پر

(از نتیجۂ فکر)
جناب سید حیدر عباس حیدر جارچوی

تلمیذ :- جناب ثابت لکھنوی (مرحوم)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲۲)

درحال شب عاشور

غروب روزِ نہم جبکہ آفتاب ہوا ۔ سیاہ شام سے تب صبح کا جواب ہوا (۱)
پئے وضو نہ میسر کسی کو آب ہوا ۔ کمال زینبؑ مضطر کو اضطراب ہوا
یقین ہو گیا بھائی کا سر جدا ہوگا
ہر اک سے کہتی تھی کیوں لوگو صبح کیا ہوگا

کیا فریضۂ مغرب امام نے جو ادا ۔ بہن پکاری کہ کرنا ٹھہر کے قصدِ عشا (۲)
مجھے ہے آپ سے اک بات پوچھنی بھیا ۔ قریب زینبؑ ناکام آئے شاہِ ہدا
کیا جو غور تو چشمِ امام پر نم تھی
کمالِ حزن سے گردن امام کی خم تھی

بلائیں لے کے کہا یوں بہن نے اے بھائی ۔ تمہاری پیاس کے قربان ہو یہ ماں جائی
قریب شام کے میں نے ہے یہ خبر پائی ۔ کسی طرح سے نہ تدبیر صلح بن آئی (۳)
یہ بات سن کے مرے ہاتھ پاؤں بھول گئے
سب اہلِ شام خدا و نبیؐ کو بھول گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

یہ سن کے کہنے لگے اُن سے بادشاہِ زمن — کرو یہ شکر نہیں ہم خدا کو بھولے بہن

اثر پذیر ہو کس طرح ان پہ میرا سخن — وہ سب کے سب ہیں خدا و رسولؐ کے دشمن

شقی عبث مری ماں کو ملول کرتے ہیں

یہ جان بوجھ کے دوزخ قبول کرتے ہیں

(۵)

ہم آئے دوسری تاریخ یاں جو آنا کام — تو تھے جماعتِ ظہرین کے شریک تمام

کیا جو وعظ تو سب نے سنا ہمارا کلام — کہا تھا میں نے نہ اسلام کیجیو بدنام

نہ مانی فرقۂ اعدا نے ایک بات مری

بس آج رات ہے آفاق میں حیات مری

(۶)

یہ سن کے عرض کی زینبؑ نے اے امامِ انام — عشا کو پڑھ کے کوئی لحظہ کیجیے آرام

کہا امام نے مظلوم ہووے جسکا نام — کرو تو غور پھر آرام سے اُسے کیا کام

ہمارا راحت و آرام ماں کے ساتھ گیا

جو کچھ رہا تھا امیرِ جہاں کے ساتھ گیا

(۷)

کرو تو غور وہ اب واقعی ہے پیشِ نظر — کہ کسکی نوکِ سناں پر چڑھ گیا میرا سر

نہ ہوگا زانوئے مادر نہ زانوئے خواہر — یہ جب ہو سامنا آرام پھر کہاں دم بھر

کبھی تو شہر میں سر گاہِ دشت میں ہوگا

کبھی تنور میں اور گاہِ طشت میں ہوگا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بس آج رات کے مہماں ہم ہیں اے زینبؑ
یہی ہے خوب عبادت میں ہو بسر یہ شب
نہ اب کھانے سے مطلب نہ پینے سے مطلب
یہی ہے مدِّ نظر راضی مجھ سے ہو مرا رب (۸)
ندائے غیب یہ آئی کہ ہے خدا راضی
نہ تو نے کی کوئی اب تک ہماری ناراضی

ندائے غیب سے خوش ہو گئے امامِ حجاز
امام دیں نے پڑھی اس گھڑی عشا کی نماز
دعائیں کرتے تھے خالق سے یوں بعجز و نیاز
یہ بندہ تیرے کرم سے فقط ہوا ممتاز (۹)
امام تو نے کیا خود نہیں امام بنا
فقط ہے تیری عبادت سے میرا کام بنا

سنی بہن نے یہ جس دم دعائے شاہِ زماں
یہ رو کے کہنے لگی شہ سے زینبؑ نالاں
تمہاری بخششِ امت کی یہ بہن قرباں
خدا کے پیارے ہو تم اے نبیؐ کی راحتِ جاں (۱۰)
کروں تمہارا بیاں کیا مری زباں ہی نہیں
سوائے بخششِ امت کی کوئی دھیان نہیں

مجھے سکینہؑ کا اس وقت ہے بہت ہی خیال
بہت ہی تم سے ہے مانوس اے بتول کے لال
مرے پدر کو بلا دو کرے گی جب یہ سوال
تو کس طرح اسے بہلاؤں گی یہ ہے خوف کمال (۱۱)
جو صبح ہوتی ہے شب کو خبر یہ پائے گی
تمہارے جانے سے پہلے وہ مر ہی جائے گی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا امام نے اے خواہرِ بلند وقار ⑫ کئی دنوں ابھی اس کو قضا نہیں پہنا
ابھی اٹھائی ہیں اس کو اذیتیں بسیار ابھی طمانچوں سے سوجیں گے بچی کے رخسار
ابھی تو چھوٹا گریبان اس کا پھٹنا ہے
ابھی تو لاشے سے میرے اسے لپٹنا ہے

جہاں میں کیسی اذیت اٹھا گئی مادر ⑬ اٹھارہ سال رہی خلق میں وہ نیک سیر
سنا یہ اس مری مادر سے ہے یہ مہ پیکر اٹھائیگی نہ بھلا یہ اذیتیں کیونکر
شبیہ حضرت زہرا ہے خوش خصال ہے یہ
خیال اس کا نہ کرنا کہ خورد سال ہے یہ

اگرچہ دور تھی اس جا سے بانوئے ناچار ⑭ کلام سبطِ نبیؐ اس نے سن لیا یکبار
طمانچہ کھائے گی یعنی کہ یہ مری دلدار سر اپنا پیٹ کے رونے لگی پکار پکار
کہا امام نے رو کر فغاں میں یہ سب سے
ہٹاؤ دھیان نہ تم اطاعتِ رب سے

یہ کہہ کے ہو گئے مشغولِ طاعتِ باری ⑮ دعائیں عرض یہ کرتے تھے حق سے ہر باری
جب آئی مومنوں کی بازپرس کی باری تو ان سبھوں کو گناہوں سے ہو سبکباری
ندا یہ آئی کہ جب دم تو سر کٹائے گا
تو اس سوال کا اپنے جواب پائے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ادھر نماز میں مشغول تھے امام امم ⑯ ادھر یہ بی بیوں میں مشورہ ہوا باہم
ضرور سر کو کٹائیں گے سرورِ عالم ۔ سحر کو ہوگا مرقع یہ درہم و برہم
اگر امامؑ پہ چھوٹے بڑے فدا ہو جائیں
تو حق سے فاطمہؑ کی ہم بھی سب ادا ہو جائیں

سب اپنے وارثوں کے مرنے کی کرو تحریک ⑰ کہو سبھوں سے کہ بیٹے رہ دیں بہت باریک
بہت ہے وقتِ شہادت امام کا نزدیک ۔ نہ ہو تمہارے لیے صبح کو کہیں تضحیک
فدائے شاہ ہوں یہ کب کی آرزو میں ہیں
وہ اب قریب ہیں جو سب کی آرزو میں ہیں

یہ گفتگو جو ہوئی پہلے روئے سب کے سب ⑱ پھر اپنے لاڈلوں کے متصل گئی زینبؑ
تو دیکھا بستروں پر سوتے ہیں وہ تشنہ لب ۔ وہ دونوں چونک پڑے ماں پکاری اٹھو تب
وہ بولے تم جو ہو گھبرائی اسقدر اماں
ہمیں بتاؤ تو کیا صبح ہو گئی اماں

شتاب کہتے مصلے سے اٹھے شاہِ انام ⑲ ہوئے لڑائی پہ آمادہ سارے ساکنِ شام
کہو تو ہم سے کہ کیا کام کرتے ہیں امام ۔ کہاں ہیں قاسمؑ و عباسؑ اکبرِؑ گلفام
یہ آپ دیکھ لیں لیٹے ہیں ہم کمر باندھے
کمر میں تیغ لگائے ہوئے سپر باندھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۰)
نہ جانیے گا کمر باندھے سو رہے تھے ہم — ہمیں پیاس سے غش آیا تھا خدا کی قسم
یہ سن کے کہنے لگی اُن سے زینبؑ پرغم — ابھی تو سحر نہیں ہے یہ رات ہے کم کم
تمہاری سمت سے کھٹکا مجھے زیادہ ہے
میں پوچھنے ہی کو آئی ہوں کیا ارادہ ہے

(۲۱)
یہ سُن کے کہنے لگے ماں سے دونوں وہ مغموم — ابھی ہمارا ارادہ تمہیں نہیں معلوم
یہ قصد ہے جو ہوا فضالِ خالقِ قیوم — نثار ہوئیں گے ہم گردِ سیدِّ مظلوم
کبھی سخن نہ تمہارا تھا اس قرینے کا
کہ بعد شاہ کے ہم کو گماں ہو جینے کا

(۲۲)
یہ سُن کے زینبؑ مضطر کو ہو گئی تسکین — پھر آئی زوجۂ مسلمؑ کے پاس وہ غمگین
تو دیکھا بیٹھی ہے وہ اپنے لاڈلوں کے قریں — یہ کہہ رہی ہے کہ کل قتل ہوں گے سرورِ دیں
وہ کہہ رہے تھے کہ جنت کے ہم مسافر ہیں
سحر تو دُور ہے ہم تو ابھی سے حاضر ہیں

(۲۳)
پھر اُس نے دیکھا کہ بیٹھا ہے ماں کے پاس اکبرؑ — وہ رو رہی ہے پسر کی بلائیں لے لیکر
یہ ہے کلام شبیہِ نبیؐ کے ہونٹوں پر — سحر تو ہونے دو اماں خدا پہ رکھو نظر
مجھے تو عشق ہے مظلوم شاہِ خوشخو سے
نہ مر کے بھی میں ہٹوں گا پدر کے پہلو سے

(از نتیجۂ فکر
مرزا دلگیرؔ)

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲۳)

بیقراریٔ فاطمہؑ صغریٰ

(۱)

بیماری میں جب شہؑ سے جدا ہو گئی صغراؑ — تنہائی میں مشغولِ بکا ہو گئی صغراؑ
مجبورِ غم و رنج و بلا ہو گئی صغراؑ — بیمار تو تھی اور سوا ہو گئی صغراؑ
کھاتی تھی نہ پیتی تھی نہ سوتی تھی سحر تک
بابا کے لئے شام سے روتی تھی سحر تک

(۲)

صغراؑ کو فریضے سے جو ہوتی تھی فراغت — تب ہاتھ اٹھا کر وہ مریضِ تپ فرقت
کرتی تھی دعا حق سے یہ با صد غم و حسرت — بابا کے بچھڑنے کا مجھے غم ہے نہایت
یارب یہ نہیں کہتی کہ تو مجھ کو شفا دے
زہراؑ کا تصدق مجھے بابا سے ملا دے

(۳)

یارب یہ دعا ہے کہ ہو جب مرگ کا پیغام — ہوں مری بالیں پہ امام ذوی الاکرام
اک پہلو میں رونے کو ہو مادر مری ناکام — اک پہلو میں یٰسین پڑھیں اکبرِ گلفام
سر نزع میں ہو سرورؑ والا کے قدم پر
دم نکلے مجھ آزاری کا بابا کے قدم پر

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

نانی سے کبھی کہتی تھی وہ بیکس و ناچار　　کیوں نانی کب آئیں گے وطن میں شہِ ابرار
اکبرؑ نے کیا تھا مرے لے جانے کا اقرار　　وہ بھی نہ پھرے کیا کروں اب میں جگر افگار
گرمی کے ہیں دن اور غریب الوطنی ہے
کیا جانیئے کیا وہاں مرے بابا پہ بنی ہے

(۵)

یہ کہتے ہی بس منہ پہ لیا کرتے کا دامن　　بیتابی میں کہہ کہہ کے یہ کرنے لگی شیون
کیوں بابا مرا حال تو تھا آپ پہ روشن　　اور اس پہ کیا آپ نے پردیس میں مسکن
سر کو در و دیوار سے ٹکراتی ہوں بابا
فرقت میں تمہاری میں موئی جاتی ہوں بابا

(۶)

اکبرؑ کے تصور میں یہ پھر رو کے پکاری　　بھیا علی اکبرؑ یہ بہن ہو گئی واری
نزدیکِ ہلاکت ہوں میں دوری میں تمہاری　　پر حیف کہ کچھ تم نے خبر لی نہ ہماری
دل سخت کیا سرورِ والا کی طرح سے
تم نے بھی بھلایا ہمیں بابا کی طرح سے

(۷)

گر بعد ہمارے ہو اِدھر آپ کا آنا　　اور آئیں مدینہ میں شہنشاہِ زمانہ
بھیا یہ وصیت نہ بھلانا، نہ بھلانا　　پہلے مرے بابا کو مری قبر پہ لانا
مر کر بھی بہن صغرا دعا ہوئے گی بھیا
بابا پہ مری روح فدا ہوئے گی بھیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۸)

تھی فاطمہ صغراؑ تو اسی غم میں گرفتار — اتنے میں ہوا ماہِ محرّم بھی نمودار
وہاں دشتِ بلا میں ہوئے واردِ شہؑ ابرار — یہاں اور بھی بے چین ہوئی فاطمہؑ بیمار
یہاں درد اٹھا فاطمہ صغراؑ کے جگر میں
واں دشت میں ٹھہرے جو مسافر تھے سفر میں

(۹)

تاریخ دہم ماہِ محرّم کی جب آئی — وہاں شہؑ پہ ہوئی شام کے لشکر کی چڑھائی
بس لٹنے لگی فاطمہؑ زہراؑ کی کمائی — صغراؑ لگی یہاں دینے محمدؐ کی دہائی
وہاں چلتی تھیں تلواریں تو سرورؑ کے دیں پر
یہاں فاطمہؑ بسمل سی تڑپتی تھی زمیں پر

(۱۰)

دن بھر رہی بیٹھی اور روتی وہ ناکام — آخر اسی درد و الم و غم میں ہوئی شام
شب کو بھی نہ تا نصفِ شب آیا اسے آرام — لب پر کبھی مادر کا کبھی باپ کا تھا نام
پھر رونے سے ساکت جو ذرا ہو گئی صغراؑ
باقی رہی کچھ رات تو پھر سو گئی صغراؑ

(۱۱)

سر پیٹتی ہنگامِ سحر اٹھی وہ دکھیا — نانی نے کہا خیر ہے بی بی یہ ہوا کیا
صغراؑ نے کہا میں نے ہے اک خواب ابھی دیکھا — جس خواب کی تعبیر یتیمی کی ہے پیدا
پردیس میں دنیا سے سفر کر گئے بابا
ہے خوب مرے جی کو یقیں، مر گئے بابا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(١٢)

سر ننگے ابھی آئے تھے یہاں سیّدِ لولاکؐ — اک پہلو میں حیدرؑ تھے گریباں کیے چاک
اک پہلو میں سر پیٹ رہے تھے حسنؑ پاک — تھی صرفِ بُکا فاطمہؑ چہرے پہ ملے خاک
سر کھولے ہوئے گرد تو حوروں کے پرے ہیں
اور خون سے کپڑے مری دادی کے بھرے ہیں

(١٣)

گھبرا گئی اُمِّ سلمہؑ خواب یہ سُن کر — اشک آنکھوں سے جاری ہوئے دل ہو گیا مُضطر
خالق سے کہا خیر تو کیجیو مرے داور — دنیا میں سلامت رہیں دلبندِ پیغمبرؐ!
غم بے پدری کا نہ اسے دیجیو یا رب
صغراؑ کو یتیمی سے بچا لیجیو یا رب

(١٤)

پھر خاک کے شیشوں کا جو دھیان آیا قضارا — دوڑی گئیں اور طاق سے شیشوں کو اُتارا
خوں اُس میں بھرا دیکھا تو دل ہو گیا پارا — چلّائیں کہ صغراؑ ترا بابا گیا مارا!!
آفاق میں بن باپ کے تو ہو گئی صغراؑ
شیشوں کی تو سب خاک لہو ہو گئی صغراؑ

(١٥)

یہ سُن کے لگی پیٹنے صغراؑ تو بصد غم! — دالان میں نانی نے بچھا دی صفِ ماتم
عباسؑ کی مادر کو خبر پہونچی یہ جس دم — چلّاتی ہوئی دوڑی کہ ہے ہے شہِؑ عالم
جو کہتا تھا بتلاؤ تو یہ ماجرا کیا ہے
کہتی تھی کہ زہراؑ کا پسر قتل ہوا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۶

صغرا کے جو گھر پہونچی وہ گردوں کی ستائی — چلائی کہ ہے ہے یہ خبر کس نے سنائی
صغرا نے کہا پیٹ کے سر، دے کے دہائی — کیا پوچھتی ہو، لٹ گئی زہرا کی کمائی
پردیس میں سر کٹ گیا دلبندِ نبی کا
پرسہ مجھے دو بابا حسین ابنِ علی کا

۱۷

سن سن کے یہ سر پیٹتی تھیں عورتیں ساری — صغرا یہ بیاں کرتی تھی با گریہ و زاری
ہے ہے مرے بابا میں تمہارے گئی واری — بیٹھی نہ موئی ہائے بلانے کے تمہاری
اعدا نے وطن ہم سے چھڑایا میرے بابا
گھر چھوڑ کے جنگل کو بسایا میرے بابا

۱۸

اعدا نے بنایا تمہیں تیروں کا نشانا — تم جانِ پیمبر ہو کسی نے یہ نہ جانا
افسوس یہ برگشتہ ہوا تم سے زمانا — اب تک نہیں کچھ دفن و کفن کا بھی ٹھکانا
پایا نہ کفن اور نہ تربت میں گڑے ہو
ہے ہے میرے بابا ابھی جنگل میں پڑے ہو

۱۹

جس وقت کہ چھاتی پہ چڑھا ہوگا ستمگر — اے بابا عجب صدمہ ہوا ہوگا جو تم پر
حیراں ہوں چلا آپ کے جب حلق پہ خنجر — افسوس بچایا نہ کسی نے تمہیں آکر
شاید کوئی پاس آپ کے اس وقت نہیں تھا
حیدر کی صدا آئی کہ صغرا میں وہیں تھا

(از نتیجۂ فکر)
میر انیس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲۴)

نامہ بر کا خطِ صغرا لانا

ذبح کے وقت جو شہ کو خطِ صغرا آیا   نامہ بر سامنے شبیرؑ کے روتا آیا!
غل پڑا چار طرف نامہ بر پیکس کا آیا (۱) روئے یہ شاہؑ کہ بس منہ کو کلیجا آیا
بعد مدت جو ملی شہؑ کو خبر صغرا کی
پھر گئی شکل وہیں پیش نظر صغرا کی

انگلیاں شاہ کی مجروح جو تھیں سر تا سر   ہاتھ میں لے نہ سکے خط کو شہِ جن و بشر
زخم دکھلا کے یہ کہنے لگے با دیدۂ تر (۲) دیکھ ہاتھوں کا یہ احوال ہے اے خستہ جگر
لے کے خط ہاتھ میں آنکھوں سے لگاؤں کیونکر
ہاتھ زخمی ہیں مرے خط کو اٹھاؤں کیونکر

کھولا قاصد نے جو اس نامہ کو فوراً اسلام   پہلے آداب بزرگوں کو تھا اس خط میں رقم
پھر یہ تحریر تھا احوال کہ اے شاہِ اممؑ (۳) بھول جانے کے تو ہرگز نہ سزاوار تھے ہم
آپ کیا کیا نہ ہمیں یاد کیا کرتے تھے!
کب سے بلوانے کو ارشاد کیا کرتے تھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعد مرنے کے مرے آپ جو آئے تو کیا　　خاک پر میری جو تشریف بھی لائے تو کیا
قبر پر بیٹھ کے تو دو اشک بہائے تو کیا　(۴)　داغِ دل شمع کے مانند جلائے تو کیا!
غسلِ میّت نہ کوئی اہلِ وطن دیوے گا
تم نہ ہو گے تو مجھے کون کفن دیوے گا

علی اصغرؑ کو یہ لکھا تھا کہ اے ماہ لقا　　میرے ننھے سے مسافر کو مری پہنچے یہ دعا
دیکھوں اب کون سا دن مجھ کو دکھاتا ہے خدا　(۵)　کہ جھلاؤں گی میں پھر بھائی کا اپنے جھولا
بات کرتے تمہیں نہ دانت نکلتے دیکھا!
گھٹنیوں بھی تمہیں افسوس نہ چلتے دیکھا

قاسم ابن حسنؑ کو تھا یہی خط میں لکھا　　سنتی ہوں آپ نے غربت میں وہاں بیاہ کیا
بھیّا اس بہن کو افسوس نہ تم نے پوچھا　(۶)　بیاہ میں آنے کے قابل تھی نہ شاید صغرا
لکھ کے خط مژدہِ جاں بخش سناتے تو مجھے
نیگ دیتے نہ مجھے آپ بلاتے تو مجھے

علی اکبرؑ کو یہ لکھا تھا کہ اے بھائی جاں　　رات بھر گنتی ہوں تارے مجھے آرام کہاں
کیسا وعدہ تھا کرو دل میں ذرا اپنے دھیان　(۷)　بھول جاتا ہے بھلا یوں بھی کسی کو انساں
ہچکیاں آتی ہیں جب یاد مجھے آتی ہے
روح مری قفسِ جسم میں گھبراتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

الغرض لاشۂ اکبرؑ پہ گئے شاہِ زماں — لاش کو چھاتی سے لپٹا کے ہوئے اشک فشاں!
بولے کیا خاک پہ سوتے ہو مرے شیر جواں (۸) کھول دو آنکھ کہ دھوپ آئی ہے سر پر مری جاں
دیر تک لاش کے شانوں کو ہلایا شہؑ نے
بجائے تلقیں خطِ ہمشیر سنایا شہؑ نے

آئے پھر لاشۂ اصغرؑ پہ شہؑ ہر دوسرا — اس کو سینے سے لگا کر یہی رو کے کہا
بیٹا تجھ کو تری ہمشیر نے ہے خط میں لکھا (۹) چومنا منہ مرے بھیا کا، بلائیں لینا
خواہرِ خستہ نے از بسکہ دعا لکھی ہے!
یہ نہ سمجھی تھی کہ قسمت نے قضا لکھی ہے

خط میں لکھا ہے کہ بھیا تری ہو عمر دراز — یہ نہ وہ سمجھی شہادت سے ہوئے تم ممتاز
تیرِ ظالم کا نشانہ ہوئے اے مایۂ ناز (۱۰) وہ لگا تیر کہ پھر منہ سے نہ نکلی آواز
زیست بھر سالگرہ کی کبھی باری نہ ہوئی
چھ مہینے سے سوا عمر تمھاری نہ ہوئی

سن کے بھائی کی صدا ہو گئی حیراں زینبؑ — آئی پردے کے قریں چاک گریباں زینبؑ
دیکھ کر شاہؑ کا احوال پریشاں زینبؑ (۱۱) ہوئی اس بیکسی و یاس کے قرباں زینبؑ
کس کا لاشہ ہے کہ چھاتی سے لگائے ہو جسے
نامہ بر کس کا ہے ہمراہ یہ لائے ہو جسے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا حضرت نے یہ ہے قاصد صغرا خواہر   تم کو لکھا ہے یہ صغرا نے کہ بنتِ حیدرؑ
دل سے تم نے تو فراموش کی صغرا مضطر (۱۲) خوب لی مجھ جگر افگار کی بس تم نے خبر
نامہ سن سن کے ہر اک رو رو کے جی کھوتی ہے
گردِ نامہ کے وہاں سینہ زنی ہوتی ہے

لکھ چکے شاہِؑ زمن جب خطِ صغرا کا جواب   کہا قاصد سے روانہ ہو مدینہ کو شتاب
نامہ بر وہاں سے چلا خاک بسر سینہ کباب (۱۳) چل کے دو چار قدم پھر یہ سنا اس نے خطاب
غل پڑا چار طرف سبطِ نبیؐ کو مارا
تشنہ لب ہم نے حسینؑ ابنِ علیؑ کو مارا

قاصدِ خستہ کئی روز میں طے کر کے وہ راہ   پہنچا قاصد جو مدینہ میں آحوالِ تباہ
جس نے دیکھا اسے بیساختہ کی دل سے آہ (۱۴) بنی ہاشم کو کسی نے یہ خبر دی ناگاہ
لیکے اک شخص شہِؑ دیں کی خبر آیا ہے
قاصد آیا ہے مگر خاک بسر آیا ہے

بنی ہاشم کے محلہ میں جو پہنچی یہ خبر   بیبیاں دوڑ پڑیں خاک بسر ننگے سر!
گردِ قاصد کے تھا انبوہ اِدھر اور اُدھر (۱۵) جو کوئی پوچھتا تھا کہتا تھا قاصد رو کر
ابھی احوال زباں پر نہیں لانا ہے مجھے
جس کا قاصد ہوں اسی کو یہ سنانا ہے مجھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خیر ہے خیر یہ صغرا نے کہا گھبرا کر پھر تو قاصد نے کیا سامنے مجرا آ کر
آئی غش خلقتِ خبر قاصدِ نالاں پا کر (۱۶) کہا قاصد نے موئے شاہ گلا کٹوا کر

آہ مارا گیا دو روز کا پیاسا رن میں
ہو گیا قتل محمدؐ کا نواسہ رن میں

میں جو اس دشت میں خط لیکے ترا پہنچا تھا کیا کہوں حال شہؑ جن و بشر کا کیا تھا
لاکھ اعدا میں گھرا ایک تنِ تنہا تھا (۱۷) ہاتھ پر اصغرِ ناداں کا لیے لاشہ تھا

کھود کر تیغ سے تھوڑی سی زمیں مقتل میں
لاشۂ اصغر کا کیا دفن وہیں مقتل میں

خط ترا لاشۂ اصغر کو سنایا شہؑ نے زخمی چھاتی کو کئی بار لگایا شہؑ نے
لاشہ قاسمؑ کا بھی پامال بتایا شہؑ نے (۱۸) پیکرِ حضرت عباسؑ دکھایا شہؑ نے

پشت پر خط کے ترے آپ نے کچھ لکھا ہے
اپنے لہو سے ترے باپ نے کچھ لکھا ہے

لے کے اس خوں بھرے خط کو جو صغرا نے پڑھا بیٹھی روتی تھی اور کہتی تھی ہے ہے بابا
لیکے پھر ہاتھ میں اس خط کو وہ بیکس دکھیا (۱۹) پہنچی روضے پہ محمدؐ کے تو رو رو کے کہا

نانا صاحب دو مری داد میں دکھ پائی ہوں
تم سے اس خون کی فریاد کو میں آئی ہوں

(از نتیجۂ فکر)
میر مونس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲۵)

اہلحرم سے رخصتِ امام حسینؑ

(۱)

حرم سے بادشہِ کربلا کی رخصت ہے
جو مرسلوں سے نہ اٹھی یہ وہ مصیبت ہے
سپاہ ختم ہوئی بادشہ کی نوبت ہے
محل میں حشر ہے کہرام ہے قیامت ہے
دفورِ غم سے ہر اک کا کلیجہ پھٹتا ہے
کہ شاہزادی ایراں کا تخت اُلٹتا ہے

(۲)

خو زادیوں کا مقدر بگڑنے والا ہے
مریضِ ہجر مصیبت میں پڑنے والا ہے
کئی غریبوں کا وارث بچھڑنے والا ہے
نبیؐ کی لاڈلی کا گھر اُجڑنے والا ہے
رسولؐ رب کا سفینہ تباہ ہوتا ہے
بلا کے بن میں مدینہ تباہ ہوتا ہے

(۳)

رسولؐ زادیاں اشکوں سے منہ کو دھوتی ہیں
علیؑ کی پوتیاں رو رو کے جان کھوتی ہیں
حرم کا ذکر تو کیا ہے بتولؑ روتی ہیں
یہ شور ہے کہ سکینہؑ یتیم ہوتی ہیں
ہر ایک جن و ملک اشکبار ہوتا ہے
نبیؐ کا لاڈلا حق پر نثار ہوتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴

وہ شہ کے لب پہ ہر اک بار السّلام علیک ۔۔۔ نبیؐ کی عترتِ اطہارؑ السّلام علیک
ہماری خواہرِ غمخوار السّلام علیک ۔۔۔ غریب و بیکس و ناچار السّلام علیک
ربابِ مضطر و ناشاد دل پہ جبر کرو
ہماری پیاری سکینہؑ پدر کو صبر کرو

۵

یہ بات سنتے ہی ہر بیوہ کا تڑپ جانا ۔۔۔ وہ گھر میں حشر کا آنا کہ شاہ کا آنا
کسی کا گر کے تڑپنا کسی کا غش کھانا ۔۔۔ یہ حال دیکھنا اور شہ کا کچھ نہ فرمانا
نہ دوست تھا نہ کوئی یار و آشنائے حسینؑ
ہر اک طرف یہی غل تھا کہ ہائے ہائے حسینؑ

۶

وہ فکر و یاس کا عالم وہ بیکسی کا ہجوم ۔۔۔ وہ سر جھکائے ہوئے شاہِ بیکس و مظلوم
وہ شورِ نالہ و ماتم وہ الوداع کی دھوم ۔۔۔ گلے سے لپٹی ہیں زینبؑ تو پاؤں سے کلثومؑ
کبھی تڑپتے ہیں بچے کبھی بلکتے ہیں
حسینؑ پاس سے اک اک کے منہ کو تکتے ہیں

۷

کوئی یہ کہتی ہے خواہر کو کس پہ چھوڑ چلے ۔۔۔ کسی کا شور ہے دختر کو کس پہ چھوڑ چلے
کسی کا غل ہے کہ مضطر کو کس پہ چھوڑ چلے ۔۔۔ کوئی پکارتی ہے گھر کو کس پہ چھوڑ چلے
مرا مریض لٹے گھر کو کیا سنبھالے گا
حضور اب مرے بچوں کو کون پالے گا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

مسافرت میں نہ حامی کوئی نہ یاور ہے — مدد کے واسطے عباسؑ ہیں نہ اکبرؑ ہے
فقط مریض کا اک دم ہے اور لٹا گھر ہے — حسینؑ کہتے ہیں غم کیا خدا تو سر پر ہے
مدد کرے گا وہی کبریا کو یاد کرو
وہی ہے پالنے والا خدا کو یاد کرو

۹

بہن پکاری کہ اے وارثِ امیرِ عرب — میں اپنی آنکھوں سے دیکھوں یہ قہر اور یہ تعب
حرم اسیر بھی ہوں بے ردا بھی ہائے غضب — حسینؑ رو کے پکارے بہن جو مرضیٔ رب
علیؑ اسیرِ الم کی رہائی کرتے ہیں
علیؑ غریبوں کی مشکل کشائی کرتے ہیں

۱۰

الم پہ شکرِ الٰہی، بلا پہ صبر کرو — سپاہِ شام کے مکر و دغا پہ صبر کرو
ستم پہ، جور پہ، ظلم و جفا پہ صبر کرو — یہی رضا ہے کہ میری قضا پہ صبر کرو
بکا فضول ہے فریاد و آہ لاحاصل
حسینؑ بچ نہیں سکتا فغاں سے کیا حاصل

۱۱

فنا کے واسطے ہر شے ہے اور ہر اک انساں — نہ اس سے روحِ ملائک بچے نہ جن کی جاں
ہر اک عدم کا مسافر ہے موت کا مہماں — نہ جان کھوؤ بہن کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ
جہاں سے اٹھ گئیں ماں شبرؑ و علیؑ نہ رہے
اماموں کا تو بیاں کیا یہاں نبیؐ نہ رہے

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

ہمیں کو دیکھو کہ لشکر کو اپنے رو بیٹھے — کنارِ نہر برادر سے ہاتھ دھو بیٹھے
پلک جھپکتے ہی آنکھوں کا نور کھو بیٹھے — تمام گھر کو لٹا کر فقیر ہو بیٹھے
نہ تاب ہے نہ تواں ہے نحیف ہیں زینبؑ
جوان اٹھ گئے ہم تو ضعیف ہیں زینبؑ

۱۳

یہ داغ اٹھا کے جیے ناتواں ہائے بہن — نہ فوج کا نہ علم کا نشان ہائے بہن
کمر کو توڑ گئے بھائی جان ہائے بہن — بچھڑ گیا مرا اکبرؑ جوان ہائے بہن
مآل کیا جو کوئی دن یہ سینہ چاک جیا
پسر کو کھو کے جو انساں جیا تو خاک جیا

۱۴

رسولؐ رب کی امانت سے ہوشیار بہن — بتولؑ پاک کی عترت سے ہوشیار بہن
غریب بھائی کی دولت سے ہوشیار بہن — حرم کی عزت و حرمت سے ہوشیار بہن
مرے یتیموں کو شفقت سے پالیو زینبؑ
یہ اپنی ماں کا لٹا گھر سنبھالیو زینبؑ

۱۵

مگر ہماری وصیت نہ تم بھلا دینا — رہِ ثواب میں ماں کا چلن دکھا دینا
ردا چھنے تو نہ امت کو بد دعا دینا — گلا رسن سے جو باندھیں تو سر جھکا دینا
تمہاری قید بھی مشکل کشائی ہے زینبؑ
اسی میں امتِ جد کی رہائی ہے زینبؑ

(از نتیجۂ فکر
حضرت نسیم امروہوی (اعلی اللہ مقامہ)

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲۶)

اہلحرم سے امام کی رُخصتِ آخر

(۱)

جب خُلد میں پہونچے رفقائے شہہؑ ذیجاہؑ لٹنے لگا گلزارِ جناب اسدؑ اللہ
دنیا سے گئے زینبؑ ذیجاہ کے دو ماہ روتے تھے انہیں شاہؑ کہ مارا گیا نوشاہ
سیدھی نہ ہوئی جھک کے کمر سبطِ نبیؐ کی
عباسؑ کا مرنا تو شہادت تھی علیؑ کی

(۲)

سیدانیوں کو چرخ نے آفت یہ دکھائی اک لاش گئی خیمہ سے اور دوسری آئی
اک کہتی تھی بیٹے نے سناں سینہ پہ کھائی اک کہتی تھی بے جان ہوا ہے مرا بھائی
عریاں تھے سر رانڈوں کے جانوں پہ بنی تھی
اک خیمہ میں اٹھارہ جگہ سینہ زنی تھی

(۳)

خیمہ میں یہ غل سن کے امامؑ اُمم آئے حضرت کے قریں پیٹتے اہلِ حرم آئے
ماتم کی صفوں تک جو بہ دردو الم آئے فرمایا بہن آخری رخصت کو ہم آئے
عرصہ نہیں دنیا سے گزرنے میں ہمارے
دو ساعتیں اب باقی ہیں مرنے میں ہمارے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۴)

اے زینبؑ آوارہ وطن بھائی سے مل لو — اے بنتِ شہؑ قلعہ شکن بھائی سے مل لو

فرقت کے سہو رنج و محن بھائی سے مل لو — ہم جاتے ہیں لو آؤ بہن بھائی سے مل لو

کیا کیا ابھی تم کو الم و غم نہ ملیں گے

گر خاک بھی چھانوں گی تو پھر ہم نہ ملیں گے

(۵)

اے بانوئے تفتیدہ جگر دیکھ لو ہم کو — مہمان ہیں اور ایک نظر دیکھ لو ہم کو

نزدیک ہے دنیا سے سفر دیکھ لو ہم کو — موت آتی ہے کٹتا ہے یہ گھر دیکھ لو ہم کو

بیڑی قدمِ عابدؑ ناکام میں ہوگی

ہم ہوئیں گے اس دشت میں تم شام میں ہوگی

(۶)

خاموش ہو کیوں، آؤ ادھر آؤ سکینہؑ — پھر دیکھ لیں صورت ہمیں دکھلاؤ سکینہؑ

رو رو کے نہ شبیرؑ کو تڑپاؤ سکینہؑ — چھاتی سے مسافر کی لپٹ جاؤ سکینہؑ

نکہت تری زلفوں کی مجھے بھا گئی بیٹی

زہراؑ کی ترے جسم سے بو آ گئی بیٹی

(۷)

فرما کے یہ آئے طرفِ عابدؑ خوش خو — صحت کی دعا پڑھنے لگے تھام کے بازو

ٹپکے گُلِ عارض پہ جو شبیرؑ کے آنسو — ہوش آ گیا بیدار ہوئے عابدؑ مہ رو

رحمت کی نظر دیدۂ حق بیں نے دکھائی

تاثیرِ گلاب، اشکِ شہؑ دیں نے دکھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸

شہ نے کہا کیوں کیسی طبیعت ہے مرے لال — کی عرض کہ الطافِ الٰہی ہے بہمہ حال
کچھ اپنا بیاں کیجئے یا شاہِ خوش اقبال — فرمایا نہیں کہنے کے قابل مرا احوال
مہماں ہوں مسافر ہوں پریشان و حزیں ہوں
کہنے کو تو جیتا ہوں پہ زندوں میں نہیں ہوں

۹

یہ تیسرا دن پیاس میں ہے اے مرے جانی — پھر تن میں کہاں خوں جو لشکر پائے نہ پانی
ہوتی ہے بہت زخمیوں کو تشنہ دہانی — دنیا سے تڑپتے گئے وہ یوسفِ ثانی
منہ پیاس سے مثلِ گلِ تر خشک ہوا ہے
آنسو بھی نہیں ہیں، یہ جگر خشک ہوا ہے

۱۰

خالی ہوا سادات کا گھر تین پہر میں — سب بھر گیا داغوں سے جگر تین پہر میں
دنیا سے کیا سب نے سفر تین پہر میں — مرجھا گئے سارے گلِ تر تین پہر میں
ڈھونڈا جسے وہ صاحبِ شمشیر نہیں ہے
اب بیشۂ حیدرؑ میں کوئی شیر نہیں ہے

۱۱

یہ میری قبا پر علی اکبرؑ کا لہو ہے — بازو پہ گلوئے علی اصغرؑ کا لہو ہے
سینہ پہ یہ سب قاسمؑ بے پر کا لہو ہے — دامن پہ یہ عباسؑ دلاور کا لہو ہے
باعث یہ ہے کپڑے جو مرے خوں میں بھرے ہیں
دم توڑ کے یہ سب مری گودی میں مرے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲

تم سے یہ وصیت ہے کہ بے صبر نہ ہونا   جب قید سے چھوٹو گے تو پھر باپ کو رونا
یہ ہاتھ جو تکیہ ہو تو یہ پہلو ہو بچھونا   زنداں میں جو بستر نہ ملے خاک پہ سونا
ہتھی رہے آئینِ سرافرازیہی ہے
انجام بھی خاک ہے آغاز یہی ہے

۱۳

گھر میں جو عدو آئیں تو غصہ میں نہ آنا   خیمے بھی جلیں تو نہ جلال اپنا دکھانا
کچھ دور نہ تھا آج قیامت کا بھی آنا   حجت جو خدا کی ہے تو باقی ہے زمانا
کچھ دن میں یہ تکلیف یہ ایذا نہ رہے گی
تم ہو گے نہ دنیا میں تو دنیا نہ رہے گی

۱۴

قسمت تمہیں دکھلائے جو پھر قبرِ پیمبرؐ   کہنا مری جانب سے کہ اے شافعِ محشر
دم بھر مجھے راحت نہ ملی آپ سے چھٹ کر   عاشور کو حضرتؑ کا نواسہ ہوا بے سر
جو قرض تھا مجھ پر وہ ادا ہو گیا نانا
میں آپ کی امت پہ فدا ہو گیا نانا

۱۵

صغراؑ سے یہ کہہ دیجیو بیزرے ہیں مارے   جس بھائی کی عاشق تھیں وہ دنیا سے سدھارے
پُرسے کے لیے آئیں اگر دوست ہمارے   کہہ دیجیو یہ بعدِ سلام اے مرے پیارے
مظلوم پہ مغموم پہ بے آس پہ رونا!
میں پیاس کا مارا ہوں مری پیاس پہ رونا   (از نتیجۂ فکر
میر نفیس

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com   http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مرثیہ (۲۷)

در حال شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

جب صدرِ زیں سے دوشِ نبی کا مکیں گرا | گویا زمیں پہ خاتمِ دیں کا نگیں گرا
۱
چلائی فاطمہؑ کہ مرا نازنیں گرا | قدسی پکارے خاک پہ عرشِ بریں گرا

ایذا ہوئی سوا جو شہ تشنہ کام کو
جنبش ہوئی مزارِ رسولؐ انام کو

جلتی زمیں پہ تھا گلِ زہرا جو خوں میں تر | بلبل بھی شاخِ گل سے پٹکتی تھی اپنا سر
۲
خارِ الم سے خوں تھا گلوں کا دل و جگر | ملتا تھا دم بدم کفِ افسوس ہر شجر

گیتی کا رنگ فق تھا صبا خاک اڑاتی تھی
جنگل سے ہائے ہائے کی آواز آتی تھی

ریتی پہ قبلہ رو تھا دو عالم کا پیشوا | آنکھیں تھیں بند کرتے تھے خالق سے یہ دعا
۳
کس منہ سے اے کریم ترا شکر ہو ادا | بخشا جو تو نے مجھ کو شہادت کا مرتبا

اب تجھ سے التجا ہے یہ مجھ دل ملول کی
امت کو بخش دے مرے نانا رسولؐ کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مصروف تھا دعا میں دو عالم کا بادشاہ ۴ خنجر کو تیز کر کے بڑھا شمرِ روسیاہ
آیا قریبِ لاش جو وہ دشمنِ الٰہ — زانو سے دابا مصحفِ ایماں کو آہ
رونق مٹی جو قبلۂ دنیا و دین کی
تھامیں ملائکہ نے طنابیں زمین کی

صدمہ ہوا جو سینۂ اقدس پہ ایکبار ۵ گھبرا کے غش سے چونک پڑے شاہِ نامدار
فرمایا آپ شمر سے باچشمِ اشکبار — منہ خشک ہے عطش سے مرا دل ہے بیقرار
پھنکتا ہے قلب پیاس بجھا دے تو ذبح کر
پانی ذرا سا مجھ کو پلا دے تو ذبح کر

یہ سن کے پھیرنے لگا خنجر وہ بدگہر — نکلیں رسول زادیاں خیمے سے ننگے سر
ماتم کا تھا یہ جوش کہ ہلتے تھے دشت و در ۶ اک شور تھا کہ لٹ گیا شیرِ خدا کا گھر
رانڈوں کے تھے یہ بین کہ اب دربدر ہوئے
بچے پکارتے تھے کہ ہم بے پدر ہوئے

چلا رہی تھی پیٹ کے سر بنتِ مرتضیٰ — ہے ہے شہید ہوتا ہے زہرا کا لاڈلا
کیونکر بچاؤں بھائی کو میں غم کی مبتلا ۷ فریاد ظالموں کی کروں کس سے اے خدا
کیا ضد ہے ان کو فاطمہؑ زہرا کی جان سے
ہے ہے یہ کیا سلوک کیا مہمان سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas